بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۴ / ۳

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ○ ۹۲

سیرتِ مریدین

مصنف

شیخ الاسلام برہان قادریان کریم الطرفین

حسنی الحسینی حضرت سید انور سعید نقیبی قادری

ابو العلائی جہانگیری

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ فیضانِ نقیب مدینہ کالونی

نقیبی روڈ سوئی گیس روڈ ○ مانانوالہ ○ ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا سے لے کر ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔

ت
پیر مریدین

مصنف

شیخ الاسلام برہان کریم الطرفین حسنی الحسینی

سید انور سعید نقیبی قادری ابوالعلائی جہانگیری

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ فیضانِ نقیب مدینہ کالونی

نقیبی روڈ ۔ سوئی گیس لائن مانانوالہ ضلع شیخوپورہ

نام کتاب ـــــــــ سیرتِ مریدین

مصنف ـــــــــ حضرت سید انور سعید نقشبندی قادری

تعداد ـــــــــ پانچ سو ـــــ ۵۰۰

قیمت ـــــــــ روپے

تاریخ اشاعت ـــــــــ ۱۹۹۲ء

فہرست مضامین

دیباچہ
سیرتِ مریدین

اے مولائے کریم تیری عنایت کا شکریہ ادا کرنے کیلئے نہ زبان میں تاب ہے اور نہ ہی قلم کو تحریر ہے کہ تو نے مجھ جیسے ناچیز بندے کو یہ کتاب لکھنے کی ہمت بخشی۔ جب میں نے اپنے کمزور لفظوں اور ناتمام عبادتوں کو کتاب کے حصے میں رکھکر سیرت مریدین کے نام شائع کیا ہے تو تو نے اپنے فضل سے اس پر برکاتِ غیب کے وہ چار چاند لگا دیئے۔ کہ اس کو طبع ہوتے ہی قبولیت عام نے اسے آنکھوں سے لگا کر آغوش دل میں بٹھا لیا، سب کو معلوم ہوا ہے کہ یہ اسرارِ معارف تصوف کا ایک بڑے سے بڑا گنجینہ ہے، اس میں مقام مرید بننے، مرید رہنے کے بہت نقاط ورموز ہیں، اس کتاب کے ہر فقرے میں دلچسپی ہے۔ آپ دیکھ رہے اور معائنہ فرما رہے ہیں اس میں اسرارِ الٰہی بھرے ہوئے ہیں حاکمان باطنی، جلالی و جمالی بنظرِ عظمت سیرتِ مریدین ان اخلاقی، ادبی، یقینی تعلیمات کی تفصیل کی تشریح میں ہے، جو مرید اور شیخ کے درمیان قلب کے رابطہ کا ذریعہ ہے، عام لوگ اخلاق ادب ارادت کے عمل کو کم درجہ دیتے ہیں، عوام کے اِس وہم کو قرآن پاک کے حوالے سے دُور کیا گیا ہے مریدین کے علاوہ بھی قوموں کی ترقی بھی اس میں ہے اس باب کے ہر گوشہ پہ اچھی طرح روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ملت کی تعمیر کا اہم جز اس میں ہے اگر مریدان مذکورہ طریقوں پر چلے تو مریدیں کشفی انکشافی شان پیدا ہو جاتی ہے اس کو نسبت کہتے ہیں، مرید اور مرشد کے اوصاف کا اشتراک ہو جاتا ہے، لیکن مرید کو مرشد کی شان کے متعلق اس آیات کے مدِنظر چلنا پڑے گا، پارہ نمبر ۲۵ سورت شوریٰ آیات ۱۱ لیس کمثلہٖ شی وھو السمیع البصیر ۰ ترجمہ = اس جیسا کوئی نہیں اور وُہی سُنتا دیکھتا ہے اس کتاب میں وہ خصوصیتیں لکھی گئی ہیں جو اصحاب صُفّہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے درمیان تھیں، ناظرین آپ نے کتاب سیرتِ مریدین کا ایک ایک صفحہ پڑھنا ہے اسلام کا عقیدت وارادت کے بارے میں ایک ایک لفظ آپ کی نظر کے سامنے آئے گا، اسلام کا فلسفہ ارادت کتنا مکمل اور کتنے اعلیٰ وعرفہ اصول بلند ہیں،

ظاہری علما اس کو بیان کرنے سے قاصر ہیں، چونکہ وہ اسلام کی روحانی تعلیم سے خود نا آشنا ہیں اس عقیدت کے سلیقہ وشعور سے عاری ہیں، اس کتاب میں بلند حکیمانہ اصول بیان کئے گئے ہیں، گراں نما اسلامی علمی شاہکار عقیدت مندوں کی پیاس بجھانے اور قلب ونظر کو روشن کرتی ہے، اس شاہکار میں سب اصولی مسائل لکھے ہیں اس موضوع سے کتابیں خالی ہیں، ہزار احتیاطوں کے باوجود قلم کے مسافر کو ایسی راہوں سے گزرنا پڑھا جن میں ہر قدم پر لغزش کا خطرہ تھا، اس شاہکار کے لکھنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی رہی اور بار ہا قدم کو آگے بڑھا، بڑھا کر کام لیا، اس فن کے انسان تعلیم وتربیت کثرتِ عمل سے اتنی بلند ہونی چاہیئے کہ عمیق، مشکل دقائق کو ایک نظر میں معلوم کرلیں، عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ حکمت قلبیہ سے کام کرنا پڑھتا ہے، پارہ نمبر ۱ سورۃ بقرہ آیات نمبر ۷۹ فویل للّذین سے لیکر یکسبون ٥ ترجمہ: تو قرآنی ہے ان کیلئے، جو کتاب اپنے سے لکھیں پھر کہہ دیں، یہ خدا کے پاس سے ہے، کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے اُن کیلئے اس کمائی سے اس کتاب میں سچائیاں یکجا ہیں اس کتاب نے نئے آنے والی نسل کیلئے ادب کے مینار کھڑے کر دیئے ہیں، اور آسانیاں پیدا کر دیں ہیں یہ ادب کا بہترین دستور ہے،

اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ہے جس کے بے بہا کرم سے پھر اس کام کو آگے بڑھایا اعتقادی منظریات پر ٹھوس دلائل پیش کئے ہیں، کسی شخص یا کسی مکتب فکر کیخلاف غیر سنجیدہ یا غیر شائستہ زبان استعمال نہیں کی یہ علم حکمت کے انمول موتی اپنی پلکوں سے چن کر انہیں الفاظ کے حسن وجمال میں پرو کر تشنگانِ علوم طریقت، حقیقت معرفت میں جی بھر کر سیراب ہوں اپنے اپنے ظرف کیمطابق انمول موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں، ہم نے ہر مسئلے کو چھان پھٹک کر لکھا ہے یہ کتاب ان کیلئے ہے جنہوں نے حق کی راہ میں نفسانیت

اور انانیت کو حائل نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس نے اس ذرّہ بے مقدار کو اپنے اسلامی ارادے کی صحیح ترجمانی کرنے والی کتابوں کی اشاعت کی توفیق بخشی اور یہ صدقہ ہے،

میرے شیخ و مرشد رفیع المنزلت حضرت خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ قادری ابوالعلائی جہانگیری کا اس کتاب کا مقصد صرف ارادے کو مضبوط کرنا ہے، اس کتاب میں ارادت عقیدت کے چند مسائل، فوائد اور نکات درج کر دیئے گئے ہیں، کہ عرفانی لذت کیساتھ یہ فریضہ ارادت پر لطف طریقہ سے ادا کیا جا سکے، حاضری فیوض و برکات کلی طور پر حاصل کئے جا سکیں، مرید کیلئے سب سے اعلیٰ رکن صرف عقیدہ کا مضبوط ہونا ہے، جتنا اعلےٰ ارادت ہو گی، اس کے مطابق اشرف مقام ملے گا، مرشد کو مرید کی سیرت کا اعلیٰ ہونا محبوب ترین ہے، مرشد کی جھونپڑی کو عرش مانے مجنوں جب سفر کی منزلیں طے کر کے لیلیٰ کے شہر میں پہنچا تو اس کے عشق کا یہ عالم تھا، کہ جھوم جھوم کر وہاں کے در و دیوار کو چوم رہا تھا۔ کوچہ مرشد خانہ کعبہ سے افضل ہے،

حضور پاک کا استقبال

حضور پاکؐ اور ابا بکر صدیقؓ تشریف لے آئے تو ہم لوگ مدینہ کے بعض غیر آباد مکانوں میں چھپ گئے، رسول اللہؐ نے ایک دیہاتی آدمی کو بھیجا کہ ہم دونوں کے آنے کی اطلاع انصار میں کر دے، چنانچہ قریب قریب پانچ سو انصاری آپؐ کے استقبال کے لئے گئے، انصار حضرات نے ملاقات کے بعد عرض کیا آپؐ ہمارے سردار ہیں وہ لوگ حضور پاکؐ کو اپنے درمیان میں لے کر چل رہے تھے، مدینہ کا یہ حال تھا کہ کنواری لڑکیاں بھی مکانوں کی چھتوں پر ایک دوسری سے آگے بڑھ بڑھ کر ان حضرات کو دیکھ رہی تھیں اور آپس میں دوسری سے پوچھ رہی تھیں کہ ان میں حضور پاکؐ کون سے ہیں،

راوی کہتا ہے کہ میں نے اس جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں جناب حضور پاکؐ جب انصار کے گھروں کی طرف تشریف لاتے تو انصاری بچے آپؐ کے گرد جمع ہو جاتے آپؐ ان کے لیے دُعا فرماتے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور انہیں اسلام کا طریقہ بتاتے۔ ہم سب بڑے لوگ اپنے آقا کا ادب کرتے۔ حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ اپنے عصا پر ٹیک لگائے ہوئے تھے ہم آپؐ کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے جب تک کہ آپؐ گھر میں تشریف نہ لے جاتے۔ اصحابہ کرام کو خاص کر اصحاب صفہ کو جتنی محبوب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت تھی کسی دوسرے کی نہ تھی۔ مرشد کی عادت جو ہے وہ قرآن شریف ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضور پاکؐ سے پانچ چھ مرید جدا نہیں ہوتے تھے اس وجہ سے کہ آپؐ کو دن رات میں کوئی ضرورت اگر پیش آئے تو پوری کیجائے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار کی زیادتیاں

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی اُمِ کلثوم کا نکاح عتیبہ بن ابولہب سے کر دیا اور دوسری صاحبزادی رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابولہب سے کر دیا۔ ابھی ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ حضور پاکؐ پر نبوت کا ظہور ہوا۔ جب سورۃ تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کہا کہ اگر تم دونوں اپنی بیویوں کو طلاق نہ دو گے، تو میرا تمہارے ساتھ رہنا حرام ہے۔ ان دونوں نے طلاق دے کر حضور پاکؐ کے پاس آکر کہا کہ ہم تمہارے دین کا انکار کرتے ہیں، اور حضور پاکؐ پر حملہ کر دیا جس سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض مبارک پھٹ گئی،

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بددعا کی یہ بات عتیبہ کی ہے۔ وہ شام میں تجارت کیلئے گیا ہوا تھا سب مل جل کر سوئے ہوئے تھے، عتیبہ نے اعلان کیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے کوئی مار رہا ہے، سب سوداگروں نے درمیان میں کر لیا، سو گئے شہر آیا اس نے چھلانگ لگائی عتیبہ کو مار ڈالا کفار مل جل کر حضور پاک کا مذاق اڑانے لگے اور دو صفیں بنا کر راستے میں بیٹھ گئے، اور ہاتھوں میں پتھر لیے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر پتھر مارتے اور مذاق اڑاتے، جب حضور پاک آگے گئے تو آپ کے دونوں قدموں سے خون بہہ رہا تھا، کفار نے حضور پاک کو اتنا زدو کوب کیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے، کفار نے حضور پر اونٹ کی اوجھڑی اس وقت رکھی جب آپ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے۔ حضرت فاطمہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کو جب پتہ چلا تو آپ نے تشریف لے جا کر اوپر سے اتار پھینکی اور کفار کو بددعا دی وہ کفار مر گئے اس بات کا دیگر اصحاب کرام کو پتہ چلا تو ابو البختری نے اپنے گھر کا کوڑا بمعہ گندگی ابوجہل کے سر پر زور سے پھینکا۔ کوڑا اوپر گرانے سے کفار اور مومنین میں ہاتھا پائی ہوئی۔ ابوجہل چلایا کہ یہ تمام لوگ ان کے پیروکار ہیں، یہ اوجھڑی گرانے والے سات کفار تھے۔ ان لوگوں کی اولاد ابھی موجود ہے جو اولیاء کرام کو برا بھلا کہتے اور گالیاں دیتے ہیں،

حضور پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے چار دانت شہید ہو گئے اور سر مبارک جنگِ احد میں زخمی ہو گیا، آپ اپنے چہرہ مبارک سے خون صاف کرتے جاتے اور فرماتے جاتے، یہ قوم کیسے فلاح پائے گی، جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور دانت شہید کر دیئے حضرت مالک بن سنان نے آپ کے زخم کو چوسا پھر خون کو نگل گئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا آدمی دیکھنا چاہے جس کے خون میں میرا خون مل گیا ہو تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے، اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ سے لیکر اُولٰئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞ پ ۱ سورۃ بقرہ، آیت ۲۷) ترجمہ: وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں مضبوط ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں، اس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم

دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم مجھے سہارا دو اور میری حفاظت کرو، میری نصرت پر امادہ ہو جاؤ تاکہ اللہ پاک کے احکام کی ادائیگی کر دوں جس کا مجھے امر ہے، آپؐ نے فرمایا لغزش ہمیشہ جلد بازی ہی سے ہوتی ہے۔ کمزور عقل والے مرید پر شیخ کو ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے اللہ تعالےٰ لیکن کوئے کروہی کھڑا ہو سکتا ہے، یارہ سکتا ہے، جس کی ذاتِ حق چاروں طرف سے محافظت کرے، حضور پاک ﷺ راستہ میں رات رہے، تو آپؐ نے فرمایا آج رات پہرہ داری کون کون کرے گا، دو آدمی پہرہ داری کیلئے کھڑے کیے گئے یہ نصف شب تک اس کے بعد دو دوسرے نصف رات سے صبح تک پہرہ دیں گے، ایک بار پہرہ دار زخمی بھی ہو گیا چونکہ رات کو کفار نے حملہ کر دیا تھا۔

حضور پاک ﷺ کے عقیدت مندوں کے ساتھ کفار کی زیادتیاں

تمام بزرگ اس جہاں کی جہالت و ظلمت جور و ستم گناہ و مصیبت کے خلاف اپنا جہاد کرتے چلے گئے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہزاروں انسان ان کے دشمن بلکہ ان کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں، اس تنہائی و بے کسی کے عالم میں جس سے ہر بزرگ کو دو چار ہونا پڑتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو نمرود کیساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کیساتھ حضرت رومیتوں، یہودیوں کیساتھ اور حضور پاکؐ ابو جہل، ابولہب وغیرہ کیساتھ، جب حضور پاک ﷺ نے دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تو مکہ کا بچہ بچہ آپؐ کا دشمن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کے آزار پہنچائے گئے آپؐ کے خلاف سینکڑوں منصوبے باندھے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازشیں ہوئیں تلواریں زہر میں بجھا کر رکھی گئیں، سوتے میں آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا گیا کمین گاہوں سے آپؐ پر حملے کیئے گئے۔ آپ کے سر پر پتھر گرانے کی تدبیر سوچی گئی کھانے میں زہر

دیا گیا۔ آپؐ جب مدینہ تشریف لائے تو صحابہ جاں نثاری کی بنا پر راتوں کو آپؐ کے گرد پہرہ دیا کرتے تھے، پ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۔ یاایھاالذین آمنوا سے لیکر کل المومنون ٥ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو، جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے۔ جن لوگوں نے ظاہری باطنی ہجرت کی اس کا مقام اچھا ہے، پ۱۴ سورۃ نحل آیت ۴۱، والذین ھاجروا سے لیکر فی الدنیا حسنہ ٥ ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے، مشرکین چاروں طرف سے حضرت ابوبکرؓ پر ٹوٹ پڑے بڑی بے دردی سے مارا پیٹا اور جو مسجد الحرام کے آس پاس مسلمان تھے انہیں بھی مارا پیٹا اور حضرت ابوبکرؓ کو روندا بھی عتبہ بن ربیعہ فاسق ان کے قریب آیا اور اپنے تلے والے جوتے آپؓ کے چہرہ پر مارتا رہا، اور پیٹ پر کودا بھی ابوبکرؓ اس قدر زخمی ہو گئے کہ آپ کا چہرہ اور ناک نہ پہچانی جاتی تھی بالآخر آپ کے خاندان کے لوگ بنی تیم بھاگ کر آئے۔ تب کہیں جاکر مشرکین نے ابوبکرؓ کو چھوڑا۔ بنی تیم ابوبکرؓ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائے اور انکے مکان میں داخل کیا۔ آپ کی موت میں شک نہیں تھا۔ چونکہ بہت مارا تھا، یہ بھی مار اپنے مرشد کی خاطر کھائی جب ابوبکرؓ کو ہوش آیا تو آپؓ نے فرمایا کہ نہ میں کھانا کھاؤں گا، نہ میں پانی پیوں گا، جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر نہ ہو جاؤں چنانچہ ایسا ہی کیا۔ حضرت عمارؓ اور ان کے والد اور انکی ماں کو دھوپ میں تپایا جا رہا تھا۔ کہ یہ اپنے مرشد حضور پاکؐ سے منہ موڑلیں، جو سمجھ جاتا ہے، وہ کب منہ موڑتا ہے، اسلام میں سب سے پہلی شہید خاتون حضرت عمارؓ کی والدہ ہیں، ابوجہل نے ان کی پیشاب گاہ میں نیزہ مار کر انکو شہید کیا۔ مشرکین نے عمار بن یوسف کو آگ میں پھینکا حضور پاکؐ نے ان کیلئے دعا فرمائی " اے آگ تو ٹھنڈی باعثِ سلامتی ہو جا جیسے ابراہیمؑ کے لئے ہوئی تھی، حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کو کفار پکڑ کر دیگ کے قریب لائے اس دیگ میں ایک اور مسلمان کو ان کے سامنے ڈالا

پانی اُبل رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رو رہے تھے کفّار نے پوچھا کیوں رو رہے ہو انہوں نے
کہا میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میں ایک بار دیگ میں ختم ہو جاؤں گا میری یہی ایک جان
ہے جو چلی جائے گی، خواہش تو یہ ہے کہ ہر ہر بال کے عوض میرے جسم میں جانیں ہوتیں
جو سب کی سب اپنے اللہ کے راستے میں اس دیگ میں ڈال دیتا طاغیہ بادشاہِ روم نے
ان سے کہا اچھا تم میرے سر کا بوسہ لے لو میں تمہیں چھوڑ دونگا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا
میرے تمام مسلمان قیدی چھوڑ دو گے۔ کفّار نے کہا ٹھیک ہے چھوڑ دونگا۔ آپؓ نے ان
کے سر کا بوسہ لیا تمام مسلمان قیدی رہا ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے
کہانی سن کر سب کو فرمایا کہ اب تمام مسلمان عبداللہؓ کے سر کا بوسہ لو۔ کفّار بہت زیادہ مسلمانوں
پر سختیاں کرتے، بھوکے پیاسے رکھتے۔ جب ابو سلمہ نے مدینہ کی طرف چلنے کا پختہ ارادہ
کر لیا تو میرے لیے اپنے اونٹ پر کجاوہ کسا۔ پھر مجھے اس پر بٹھایا اور میرے ساتھ میرے بیٹے
سلمہ کو میری گود میں دے دیا۔ چلے جا رہے تھے کہ بنی مغیرہ کے لوگوں نے دیکھ کر کہا کہ
اپنی خاتون کو ہمارے پاس رہنے دیں، ام سلمہ خود روایت کرتی ہیں، کہ مجھے چھین لیا۔
عبد الاسد جو ابو سلمہ کا قبیلہ تھا، بولا ہم اپنے بیٹے یعنی سلمہ کو جب تم نے ان کو ہمارے
آدمی سے چھین لیا تو تمہارے پاس نہ چھوڑیں گے۔ میرے بیٹے کو دونوں طرف سے
لوگوں نے کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ اس بچہ کا ہاتھ بھی اتر گیا۔ اس کو بنی عبد الاسد
کے لوگ لے گئے مجھ کو بنی مغیرہ کے لوگوں نے اپنے پاس رکھا یعنی قید کر لیا میرے شوہر
ابو سلمہ مدینہ چلے گئے ہم تینوں میں جدائی پڑ گئی میں سارا دن روتی رہتی، مغیرہ میں سے میرا
چچیرہ بھائی میرے پاس سے گزرا میری حالت دیکھی رحم آیا۔ اس نے اپنی قوم کو کہا اس
مسکینہ کو جانے کیوں نہیں دیتے۔ تم نے ان تینوں میں جدائی ڈال دی ہے اس پر ان
لوگوں نے مجھے اجازت دے دی۔ جب بنی عبد الاسد کو اطلاع ملی کہ چھوڑ دیا تو انہوں
نے میرا بیٹا سلمہ مجھے دے دیا میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر مدینہ روانہ ہوئی اپنے
اونٹ پر چل پڑی، ایک نیک آدمی نے مدینہ میں ان کے شوہر کے پاس پہنچایا۔ ام سلمہ فرماتی
ہیں اسلام لانے کے بعد بہت زیادہ مصیبت پہنچی، جنگ بدر میں مسلمان کے خدائی گروہ لشکر

میں حضرت عبیدہ بن جراح تھے اور ادھر کفار لشکر گروہ شیطانی میں ان کے باپ جو
مشرک تھے اپنے بیٹے کو جان سے مارنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے تھے حضرت
ابو عبیدہ نے جب دیکھا کہ میرا کافر باپ مجھ کو میرے اسلام کی وجہ سے قتل کرنا چاہتا
ہے تو ادھر ادھر بچ کر پھرتے رہے، اور آخر کار موقع پاکر باپ کو قتل کر دیا۔ بعض
لوگ دوسروں کو اپنے جیسا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بھی ہماری جاہلیت کے
پیروں کا رُبن جائیں، ان کی بات سُننا بھی جاہلیت ہے مریدوں کو ہر وقت اپنے
قلب کی نگرانی کرنا چاہیئے، مرید کی خوراک پریشانیاں اور مصائب جبکہ سالن صبر ہے
جو شخص اتباعِ مرشد کے بغیر خود کو صاحبِ طریقت کہتا ہے وہ جھوٹا ہے کیونکہ طریقت
تین چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اوّل سخاوت دوم مرشد بھائیوں کی خدمت سے سوم
ادب سے۔ اِنْ یَّدْعُوْنَ سے لیکر اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا o پ ۵ سورۃ
النساء آیت ۱۱۷۔ ترجمہ:۔ یہ شرک والے اللہ کے سوا پوجتے عورتوں کو اور
نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو مرید اپنی عورت کے پیچھے لگ کر مرشد کی تابعداری
چھوڑ دیتے ہیں، گویا عورت کا کہنا ماننا شیطان ہی کا کہنا مانا۔ ایسے لوگ عورتوں
کے پیچھے لگ کر اپنا آپ گنوا بیٹھتے ہیں، ذرا جانوروں پر غور کریں کہ جانور بھی اپنے
مالک کا کہا مانتے ہیں بھیڑیں چرواہے کی آواز پر چرنا چھوڑ دیتی ہیں، بد معاش کی
صحبت اختیار نہ کریں اس سے بدی ملے گی، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے وَلَقَدْ
ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ سے لیکر اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ o پ ۹ سورۃ
اعراف آیت ۱۷۹۔ ترجمہ:۔ اور بیشک ہم نے جہنم کیلئے پیدا کئے بہت جن اور
آدمی وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور
وہ کان جن سے سُنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ
وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ جو مرشد کا کہا نہیں مانتے یا تابعداری نہیں کرتے
ثُمَّ قَسَتْ سے لیکر عَمَّا تَعْمَلُوْنَ o پ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۷۴
ترجمہ:۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں۔ بلکہ

ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھر دل ہیں تو کچھ وہ ہیں، جو اللہ کے ڈر سے گر پڑے ہیں، اور اللہ تمہارے غلط ارادوں سے بے خبر نہیں یہ سب صفت انسانوں کی ہے پتھر بھی اولیاء اللہ کا حکم جانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح پتھر کرتے ہیں، مرید ہو کر کسی غلط پتھر دل انسان کے پیچھے مت لگو کیونکہ غفلت وسستی کے مارے ہوئے ہوتے یہ پتھروں سے بھی برے ہیں، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا سے لیکر لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پ۲۰ سورۃ قصص آیت ۵۰ ترجمہ:۔ اور پھر اگر وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا ہو کر بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔ جو مرشد کی ہدایت نہیں مانتا اس کا قلب بھی نہیں چل سکتا۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سے لیکر یا بِهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۔ پ۹ سورۃ انفال آیت ۲:۔ ترجمہ:۔ ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں انکا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں، یعنی مرید ڈریں، اور اپنے مرشد پر ہر طرح سے بھروسہ و توکل کریں تب قلب ترقی پاتے ہیں۔ اس واسطے گمراہی میں پڑھتے ہیں، کہ وہ تصوّرِ مرشد نہیں کرتے۔ مرید جب بھی کہیں تنہائی میں بیٹھے۔ مرشد کا عطا کردہ کپڑا اوپر کر کے بیٹھے کپڑے کی برکت سے روشنی مل جائے گی، ارادت و عقیدت صحابہ کرامؓ و تابعین اور تمام اولیاء کرام یکتائے زمانہ و لاثانی ہیں مگر حضرت بلالؓ کی محبت و ارادت سب سے عیاں و مقبول ہے آپؓ سابقین و اولین میں سے ہیں آپؓ کو مشرکین مکہ نے بہت سزائیں دیں، کہ آپ رسولِ پاکؐ کے ساتھ اپنے ایمان و محبت کے منسوب کرنے سے بعض آجائیں۔ مگر آپؓ نے رسولِ مقبولؐ کی محبت کو اپنے دل سے جدا نہیں کیا۔ مشرکین مکہ نے حضرتِ بلالؓ کو پکڑ کر لوہے کی زرہ میں پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر کے تپایا لیکن آپ نے راہِ خدا میں اپنے نفس پر آنے والی ہر مصیبت کو برداشت کیا۔ اور کسی مشکل کو خاطر میں نہیں لائے آپؓ اپنی قوم میں بے قدر ہوئے اور آپ کو نوعمر لڑکوں کے چنگل میں دیا جو آپؓ کے گلے میں رسیاں ڈال کر مکہ کی گلیوں

کا چکر دیتے مگر آپ کی زبان سے یہی کلمہ جاری رہتا کہ میرا محمدؐ اللہ کا رسول ہے جس پر وہ اور مشتعل ہو کر آپؓ کو گرم ریت پر لٹاتے اور کہتے کہ ہم میں لوٹ آؤ اور کلمہ توحید و رسالت کو چھوڑ دو لیکن آپ انکی بات کا انکار کر دیتے اور یا رسول اللہؐ کا نعرہ بلند کرتے۔ ورقہ بن نوفل نزدیک سے گذرا تو کہا کہ کب تک کلمہ پڑھتے رہو گے؟ آپ نے جواب دیا کہ جب تک آخری سانس بھی ختم نہیں ہو جاتا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ادھر سے گذر ہوا دیکھا کہ سخت ترین سزائیں مشرکین دے رہے ہیں تو بہت آزردہ ہوئے اور غصہ میں آگئے، ان کافروں نے کہا تم ہی نے تو اُسے بگاڑا ہے، اور تم ہی اب اسے ہم سے چھڑاتے ہو جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ہاں میرے پاس ایک بہت ہی ہوشیار حبشی غلام ہے جو کاروبار بہت کرتا ہے، اور تمہارے دین پر پکا ہے، جو میں تجھے بلالؓ کے بدلے میں دوں گا، تو امیہ نے فوراً قبول کر لیا چنانچہ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ واپس آئے اور ان ظالموں نے دوبارہ حضرت بلالؓ کو سزائیں دینا شروع کر دیں کہ شاید اب بھی مان جائے، اور کلمہ توحید و رسالت چھوڑ دے۔ انہوں نے آپ کو پتھریلی زمین پر لٹا کر بہت بڑا پتھر جو تپش سے جل رہا تھا آپؓ کے سینہ پر رکھ دیا اور کہا کہ ہمارے بتوں کی پوجا کرو اور کلمہ چھوڑ دو۔ تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے، مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اور کلمہ نہیں چھوڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے وہ غلام لا کر مشرکین کو دیا اور آپؓ کو ان ظالموں سے لے لیا۔ آپ حضرت بلالؓ نے اپنے مرشد پاک صاحب لولاک محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ ہادیِ سبل ختم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سخت سے سخت ترین سزائیں اور تکالیف برداشت کیں مگر نام وفا پر حرف نہیں آنے دیا۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن رہے، اور حضور سرورِ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ پاک کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اجازت لیکر شام میں چلے گئے اور حضور سرورِ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور سکونت اختیار کی، وہاں حضور محمد رسول اللہؐ نے خواب میں حکم فرمایا، اے بلالؓ یہ کیسی دوستی ہے کہ اب ملنے اور زیارت کرنے کیلئے بھی نہیں آتا۔ چنانچہ آپؓ بیدار ہوتے ہی مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے اور مسجد نبویؐ میں اذان دی تو تمام شہر میں زلزلہ و

خشیت کی کیفیت طاری ہوگئی اور تمام اصحاب نبی رونے لگے اور گریہ و زاری کرنے
لگے کہ معلوم ہوتا تھا عاشقانِ رسول ؐ کے آنسو دنیا کو سیراب کر دیں گے، اور دوزخ
کو بجھا دیں گے۔ انسانی زندگی کا اصل جوہر عقل و اخلاق ہے اور ایمان و شعور ہے
اور عقل و اخلاق اور ایمان و شعور کی صحت کا دارومدار بھی بڑی حد تک صحت جسمانی ایک
بنیادی حیثیت کی حامل ہے، کمزور و بیمار جسم میں عقل و شعور و دماغ بھی کمزور ہوتے
ہیں۔ عقل و دماغ کی نشو و نما اور تقاضات و فضائل اخلاق اور دینی فرائض کو ادا
کرنے کیلئے صحت جسمانی ایک بنیادی حیثیت کی حامل ہے ۔ بیماری کی حالت میں
تو زندگی ہی بے رونق بوجھ ہوتی ہے تو پھر بیمار آدمی نے دین کے کام میں دلچسپی
کیا لیتی ہے دوا سے پرہیز اچھا ہے ارشاد ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ٥
پ ١٩ سورۃ الشعراء آیت ٨٠: ترجمہ: اور میں جب بیمار ہوں تو وہی
مجھے شفا دیتا ہے۔ زندگی میں مومن کو جو اعلیٰ کارنامے انجام دینا ہیں، اور خلافت
کی جس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے اس کے لئے جسم کا تندرست توانا
ہونا اور عقل و دماغ کا قوی و حاضر ہونا اور قوتِ ارادی سے پر ارادوں کی مضبوطی
اور بلند حوصلہ کا مالک ہونا ضروری ہے انہی چیزوں کی موجودگی کا احساس علامہ
اقبال اپنے اس شعر میں کروا رہے ہیں۔

یقین محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم — جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

زندگی جوش و ولولہ اور امنگ و اعلیٰ جذبات سے بھرپور ہو تو تبھی گزرتی ہے،
صحت مند اور زندہ دل افراد ہی سے زندہ قومیں تعمیر ہوتی ہیں، ایسی قومیں مشکلات
سے نہیں گھبراتی ہیں، اور اعلیٰ مقامات کے حصول کیلئے قربانیاں پیش کرنے سے بھی
گریز نہیں کرتی ہیں، وہ اپنی جان و مال کو ملت و مذہب کے لئے پیش کر کے اپنا مقام
پیدا کرتی ہیں، خوش و خرم رہیں۔ خوش اخلاقی اور زندہ دلی جیسے گوہر بیش قیمت سے زندگی
کی آرائش و آراستگی کریں، غم و غصہ اور رنج و الم پر آزردہ و فکر مند ہونے کے بجائے
انہیں ہنسی خوشی برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کریں، حسد و بغض اور دوسروں کی

بدخواہی اور تنگ نظری و مردہ دلی نیز بزدلی جیسی خصائل بد سے بچ کر رہ ماغی الجھنوں سے بچیں ایسی اخلاقی بیماریاں صحت کیلئے انتہائی مہلک ہیں، یہ جہاں براہِ راست دل و دماغ معدہ پہ اثر انداز ہوتی ہیں، وہاں انسان کا وقار و معیار بھی معاشرہ میں گھرا دیتی ہیں، شرارتِ نفس سے روحانی بیمار پیدا ہوتی ہے اور اگر نفس غالب ہو کر روح کو دبا ڈالے تو سب کام بگڑ جاتا ہے ایسی حالت میں مریدین کو تجدید بیعت کرنی چاہیئے، اگر اپنا شیخ موجود نہیں اور غلطی ہو گئی ہے، تو اپنے بڑے پیر بھائی سے معافی طلب کرے یا دربار پر جا کر معافی مانگے ایک کلمہ بھی بے ضرورت بولنے سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے جتنا مال و زر زیادہ ہو گا پریشانی میں اضافہ ہو گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے اندر فلاں کیفیت محسوس نہیں کرتا۔ حضور پاک ؐ نے حضرت عمرؓ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ فوراً چلا اٹھے، کہ حضورؐ اب وہ صلاحیت میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں یہ ہے توجہ باطنی سے تزکیہ نفس کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپؐ کے بعد آپ کے خلفاء باطنی توجہ سے اپنے مریدین کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کرتے ہیں، یہی وجہ ہے، کہ جہاں علمائے ظاہر کی دھواں دھار تقاریر ناکام رہتی ہیں، وہاں اولیائے کرام کی ادنیٰ سی توجہ سے مریدین کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے، جس میں ان کی روحوں میں سے قوتِ پرواز آتی ہے اور مختلف منازل و مقامات طے کرتے ہوئے قربِ حق میں پہنچ جاتے ہیں، حضور پاک ؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حج پر آئے اور میری قبر پر زیارت کو نہ آئے تو اس نے میرے ساتھ بڑا بخل کیا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس پر واجب ہو گئی۔ مرید اس وقت تک حج نہیں کر سکتا جب تک مرشد کو یا مرشد کی اجازت نہ لے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ سے لیکر لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ پ۱۴ سورۃ نحل آیت ۹۰ :۔ ترجمہ:۔ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے، ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت والوں کو اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نا معقولی سے اور سرکشی سے اور نصیحت کرتا ہے تم کو تو کہ تم نصیحت پکڑو۔ مرشد کے دربار پر

رحمت کی بارش ہوتی ہے یہ مرید کے لئے جنت البقیع ہے مرید کیلئے مرشد خانہ رحمت کی دوکان ہے، امرشد بعد از وصال بھی وہی ہے جو اپنی حیات طیبہ میں ہے بعد از وصال بھی اسی طرح رسولؐ ہیں جس طرح اپنی مقدس زندگی میں ہیں،

دربار شریف پر بھی اسی طرح ادب ہے جس طرح ظاہری اپنی مقدس زندگی میں اصحاب قبور بھی زمان و مکان کی قید سے بالاتر ہوتے مرید کو فیض جاری رہتا ہے، اگروہ دربار شریف پہ آئے ایک سفر میں حضور پاک ﷺ کیساتھ صدیق اکبرؓ تھے رات کا وقت تھا صدیق اکبرؓ کبھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے جاتے کبھی پیچھے چلتے جاتے حضور پاکؐ نے فرمایا کیا بات ہے ابو بکرؓ تم کبھی آگے پیچھے چلتے ہو تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں سوچتا ہوں کہ کوئی دشمن آگے ہو تو آگے ہو جاتا ہوں جب سوچتا ہوں کہ کوئی پیچھے سے حملہ نہ کردے تو پیچھے ہو جاتا ہوں تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا! کہ اے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تو مجھے علیٰ کل شئی قدیر نہیں سمجھتا۔ ہندہ خاندان نبوت کی قدیم ترین دشمن تھی جنگ احد میں قوت بازوئے اسلام حضرت حمزہؓ کے شکم کو اسی نے چاک کیا تھا اسی نے ان کا جگر نکال کر چبایا تھا۔ جس کو نگل نہ سکی پھر اگل دیا تھا۔ اور اسی نے بعض شہدا کرام کے ناک، کان کاٹ کر گلے کا ہار بنایا تھا فتح مکہ میں بھیس بدل کر آپ کی خدمت اقدس میں ڈرتی ہوئی حاضر ہوئی گستاخی سے باز نہ آئی دربار رسالت میں پہنچ کر بھی کوئی بات کہہ دی۔ حضرت جناب بن ارت کو اسلام کے جرم میں طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، کوئلے جلا کر اس پر چت لٹا دیا ایک شخص نے ان کی چھاتی پہ پاؤں رکھے تاکہ کروٹ نہ لے سکیں، آخر کوئلے ٹھنڈے ہوگئے اور داغ پڑگئے لیکن اپنے آقا پہ مکمل ایمان رکھا۔ ارشاد ہے۔

وما محمد الا رسول سے لیکر شکرین ۝ ترجمہ:۔ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔ اور

عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا، حضور پاکؐ کے سایہ میں جو بھی پرورش پا رہے تھے سب نے اسلام کی محبت اور الفت میں سخت سے سخت اور کڑی سزائیں جھیلیں بعض نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

مرشد کا راز کسی کو بتانا منع ہے

جس کو جمالِ یار چاہیئے وہ اپنا مال و جائیداد خرچ کرے اہل دل اپنے اسرار ظاہر نہیں کرتے اسراروں کو چھپانا ہی اچھا ہے، جیسے گرم کھانا منع ہے اسی طرح مرشد سے جلدی دیدار باطن میں مانگنا منع ہے، سرد کھانے سے برکت ہوتی ہے سفرِ معرفت صرف دیدارِ الٰہی کیلئے ہے اس کی غذا بھوک و محبت ہے ارشاد ہوتا ہے،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے یکر وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ہ پ سورۃ مائدہ آیت ۱۰۱:۔ ترجمہ: ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی، اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے،

شیخ سر کا تاج ہے، مرید جلدی جلدی مکمل ہونے کی کوشش نہ کرے ہر چیز آہستہ آہستہ مکمل ہوتی ہے، تازہ بجلی کا جھٹکا لگنے سے بلب فیوز ہو جاتا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ رات کے اندھیرے میں تو غارِ ثور چلے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپؐ کے بستر پر سو گئے جب کفار آئے تو حضرت علیؓ بستر سے کھڑے ہوئے ان سے کفار نے پوچھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے علم نہیں ادھر غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بنا لیا۔ مرشد کا علم گہرا سمندر ہے ان کے عجائبات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ اللہ کی رسی ہے مرشد ہی قرآن ہیں، اصحاب بھی رویا کرتے تھے، قرضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری اور لوگوں کے دعووں کو پورا کرنے کی ذمہ داری مریدین پر ہے، جیسا کہ رسول پاکؐ

نے فرمایا میرے قرض کو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ادا کرے گا۔ یہ میرا قائم مقام ہے اگر شیخ کو کسی مرد یا عورت سے عشق ہو جائے تو مرید کو اس سے بداعتقاد نہیں ہونا چاہیے وہ اپنے دل میں یہ سمجھے کہ مرشد کوئی راز اس شخص کے مظہر میں دیکھ رہا ہے اس کی نظر لڑکے یا عورت پر نہیں ہے اس کے تماثل پر ہے، وَاٰتٰکُمْ مِّنْ سے لیکر لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۝ پ۱۳ سورۃ ابراھیم آیت ۳۴: ترجمہ: اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے بے شک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے۔

ہر نیکی اللہ کی طرف سے اور برائی اپنی طرف سے

مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ سے لیکر فَمِنْ نَّفْسِکَ ط

پ۵ سورۃ النساء آیت ۷۹: ترجمہ:۔ جو پہنچی ہے تجھ کو بھلائی پس خدا کیطرف سے ہے اور جو پہنچی ہے تجھ کو برائی پس جان تیری سے ہے،

یہ بات یقین سے جان لو کہ کفر اور گناہ کے کاموں میں اس کی رضامندی قطعاً نہیں ہے۔ جب ہر شے خالقِ مطلق کی تخلیق ہے اور ہر ایک شے میں اسی کا جلوہ موجود ہے، تو پھر برائی و گناہ اور کفر و عصیاں کی نسبتِ تخلیق بھی خالقِ مطلق کیطرف ہو گی۔ جب پاکی و ناپاکی اور کفر و عصیاں کا خالق، خالقِ مطلق ہی ہے، تو ان بُرے کاموں میں خدا کے پیدا کردہ کفر و عصیاں میں خدا کی عطا کردہ حیات اور اس کے بنائے ہاتھ پاؤں عقل و دماغ اور دیگر صلاحیتوں کیساتھ مصروف ہونے والا کیا مجبورِ محض ہے جسکا جواب ہے نہیں۔ کیونکہ بے شک حقیقت تو یہی ہے کہ تمام اشیاءً کا خالق تو وہی ہے، لیکن اس قادرِ مطلق نے انسان کو فہم و عقل عطا فرما کر اچھائی اور برائی میں امتیاز کرنا سکھایا اور اپنی کتب میں اس بات کی وضاحت فرما دی کہ کفر و عصیاں ہماری بارگاہ میں ناپسندیدہ اور قابلِ مواخذہ ہیں اس کے ساتھ اختیار کو معیارِ امتحان قرار دے کہ حق و باطل کا فیصلہ کر دیا۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ جس طرح وہ ہر شے میں جلوۂ خداوندی کا تصور کرے

اسی طرح ہر کام میں ہر ایک تصوّر میں اس رب العالمین کی ناپسندی اور خوشی کو بھی مدِ نظر رکھے۔ جن امور کو وہ پسند فرماتے ہیں اور بجالانے کا حکم فرماتے ہیں دل کی خوشی کیساتھ ان امور کو بجالائے اور جن کاموں کو پروردگار ناپسند فرماتے ہیں اور ان سے رکنے کا حکم فرماتے ہیں تو بغیر کسی ناراضگی کے ان سے فوراً رک جائے تب صحیح معنی میں مقامِ بندگی تک رسائی ہوگی سورج کی روشنی ہر پاک و ناپاک چیز پر پڑتی ہے، ذاتِ پاک کی صفات ہر شئے میں جلوہ گر ہونے کے باوجود بھی مکمل طور پر منزہ اور پاک رہتی ہے، ہر طرح کے خارجی اور داخلی تاثر سے ذات قطعی طور پر محفوظ ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ سورج کی روشنی ہر اچھی اور بُری چیز پر پڑتی ہے۔ اچھی چیز ہمیشہ اچھی رہے گی، اور بُری چیز ہمیشہ بُری رہے گی۔ ذات کا وہی حکم ہے، امر کے خلاف جو کام ہے وہ بُرا ہے جو امر کے تابع ہے، وہ صحیح ہے۔ ناپاکی سورج کی روشنی کو کم نہیں کرتی اور نہ ہی نیکی سورج کی روشنی کو زیادہ کرتی ہے بلکہ جیسی ہے ویسی ہی رہے گی۔ یہ سب لباس کی بات ہے ذات کی جلوہ گری صفات کی صورت میں ہر شئے میں موجود ہے اور صفات و ذات میں وفا سیرت نہیں، بلکہ غیبت ہے۔ کسی پاک بدن کیوجہ سے روح ہرگز پاک نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کسی ناپاک بدن کیوجہ سے روح ناپاک ہوتی ہے روح بھی سورج کی روشنی کیطرح ہے خیر و شر۔ خوبصورتی و بدصورتی، پاکی اور ناپاکی، ذرہ و پہاڑ، قطرہ اور سمندر غرضیکہ کائنات کی ہر شئے کا خالق وہی پروردگار ہے ہر ایک شئے میں اسکی جلوہ گری ہے، اللہ تعالےٰ کی ذات مکمل طور پر پاک ہے اور پاک انسان کو دوست رکھتا ہے، جس کی نظر ظاہری اور باطنی طور پر پاک ہو جاتی وہ اپنے ظاہر و باطن کو تجلیات ربانی کے مشاہدے میں لگا دیتا ہے، ایسے افراد اللہ تعالےٰ کو پسند ہیں۔ جو ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے، وہ جلال ہے جو قلب کی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ جمال ہے ذات کی دو صفات ہیں، جلالی اور جمالی، برائی اور اچھائی کی تخلیق

اللہ کی طرف سے سمجھو لیکن فعل کے لحاظ سے بندہ برائی کو اپنی طرف سے منسوب کرے
ہم نے امر کے مطابق کام کرتا ہے، برائی کو برا سمجھو اور نیکی کو اچھا مانو، اس جہان
کو دارالامتحان بنا کر انسان کو یہ اختیار عطا کر دیا کہ وہ اعمالِ خیر کا ارتکاب کرے۔۔۔
اللہ تعالےٰ خالقِ عباد بھی ہے اور خالقِ عمالِ خیر سے راضی ہے اور بُرے اعمال سے
ناراض ہے جو کوئی یہ کہتا ہے کہ وہ اعمالِ شر سے بھی راضی ہے تو وہ حق کا انکار
کرتے والا ہے، اللہ تعالےٰ نے اپنی پسند اور ناپسندیدگی کا اعلان بھی واضع طور پر
کر دیا ہے، اعمالِ خیر سے راضی اور اعمالِ شر سے سخت ناراض ہے، دیکھنا یہ ہے
کہ غضب کون لیتا ہے۔ اور رحمت کو کون لیتا ہے، کافر کا کفر پروردگار کے فیصلے
سے ہے۔ لیکن اس نے یہ بھی لکھ دیا ہے، کہ کفر کی سزا دوزخ ہے ایک باپ کا
بیٹا تو ہوتا ہے بُرے کام کی وجہ سے وہ اس کو بُرا جانتا ہے یا اس کو اپنی جائیداد سے
عاق کر دیتا ہے، نیکی کرنے سے تابعداری ہے برائی کرنے سے نافرمانی ہے، فَاِذَا
جَآءَتۡهُمُ سے لیکر هُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ پ۹ سورۃ الاعراف
آیت ۱۳۱: ترجمہ:۔ پس جب ان کی نیکی کہتے ہماری طرف سے ہے یہ امر اگر
پہنچتی ان کو برائی کہتے ہیں شوم ان کا نزدیک خدا کے ہے اور لیکن بہت ان کی نہیں
جانتے ارشاد دیگر ہے مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا سے لیکر بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝ پ۲۵
سورۃ حم سجدہ آیت ۴۶ ترجمہ:۔ جو کوئی عمل کرے اچھا پس واسطے جان
اپنی کے اور جو کوئی عمل کرے برا پس اوپر اس کے ہے اور نہیں پروردگار تیرا ظلم
کرنے والا واسطے بندوں کے مرشد کسی مرید کے لئے بد دعا کا ارادہ نہیں رکھتا
مرید اپنے کئے کا پھل پاتا ہے۔
وَمَآ اَصَابَكُمۡ سے لیکر عَنۡ كَثِيۡرٍ ۝ پ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۳۰
ترجمہ:۔ اور جو کچھ پہنچتی ہے تم کو مصیبت پس سب ان چیز کے لئے ہے کہ کمایا ہاتھوں
تمہارے نے اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے۔
نیکی برائی کا کفارہ چونکہ انسان کتنی ہی کوشش کرے اپنی فطری کمزوریوں کی

حد سے باہر نہیں نکل سکتا اس لئے جس طرح اس جہاں میں اس نے انسانوں کے دلوں میں یہ فطری اصول ودیعت کر دیا ہے کہ جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو اس کی معمولی برائیوں سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔ یا کوئی نیک کام اس سے اتنا زبردست ہو جاتا ہے کہ اس کی تمام اگلی برائیوں پر پانی پھر جاتا ہے اس کا نام کفّارہ ہے، پ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۱۴۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے لیکر لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

مرشد کا ادب

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ سے لیکر اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ پ۲۸ سورۃ حشر آیت ۷:۔ ترجمہ:۔ اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ مرشد جو عنایت فرمائیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے منع رہیں اپنی مرضی کرنا سخت گناہ ہے۔ آج اس زمانہ میں لوگ جب معارف و حقائق کی گفتگو کسی اہل حقیقت کی زبان سے سن لیتے ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم نے ایسی باتیں پہلے نہ سنی تھیں۔ سو ایسے لوگ ہرگز مشائخ عظام کے فیض باطن سے مستفید نہیں ہو سکتے شیخ کامل سے صرف وہی شخص فیض حاصل کر سکتا ہے جو تمام آداب و سلوک کا عملی طور پر پابند ہو اور مرید اپنے شیخ کا جتنا زیادہ ادب کرے گا اتنی ہی محبت بڑھے گی۔ جوں جوں محبت بڑھتی جائے گی اتنا ہی جلدی اس کو کمال حاصل ہوگا۔ ظاہر کا حسن و ادب باطنی حسن و ادب کی علامت ہے اس کا دل جھکتا ہے تو اس کے اعضاء بھی جھکتے ہیں۔ شیخ سے جو کچھ دیکھے اعتراض نہ کرے اور ان کے کلام کی تاویل نہ کرے بلکہ اس کے اسرار و رموز سے واقفیت پیدا کرے

اوراس کے ظاہر کلام پر استقامت کرے تاکہ اشارات پر ترقی کر جائے۔ اور یہ دروازہ اس کے لئے کھل جائے۔ مرشد سے کوئی کسی طرح کا مطالبہ نہ کرے خواہ سمجھے یا نہ سمجھے بلکہ ادب سے قبول کرے اور اپنے آپ کو کم ترین مریدوں میں تصور کرے۔ کامل اعتقاد کرے کہ اس کے وجود میں شیخ کے حق کے سوا اور کسی کا حق نہیں ہے نفس، کو شیخ کے ادب کے سوا کسی اور امر میں مشغول نہ کرے اور شیخ کی مسند شریف پر پاؤں نہ رکھے، ارشاد ہے، وَاتَّبِعُوا اَحْسَنَ سے لیکر وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٥ پ۲۴ سورۃ زمر آیت ۵۵ ترجمہ۔ تابعدار اور پیروی کرو جو اچھی سے اچھی بات تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی،

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ سے لیکر اُولُوا الْاَلْبَابِ ٥ پ۲۳ سورۃ زمر آیت ۱۸ ترجمہ :۔ جو کان لگا کر بات سنے اور پھر اس کے فرمان کے مطابق چلیں، بہتر پر چلیں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی یہ ہیں جن کو عقل ہے یہ مرید ہیں۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر وَاَجْرٌ عَظِیْمٌ ٥ پ۲۶ سورۃ حجرات آیت ۱ تا ۳ : ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور اونچی آواز سے چلا چلا کر نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو، • بے شک جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، رسول کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز کے لیے پرکھ کر چن لیا اور ان کے لیے بخشش اور بڑا درجہ ہے، قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ سے لیکر اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ پ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۱۰۸ ترجمہ :۔ اور تم کہو یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں اور اللہ کی پاکی ہے اور شریک کرنے والا نہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سے لیکر وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ٥ پ۳ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۶ تا ۱۷ :۔ ترجمہ وہ جو کہتے ہیں رب ہمارے

ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے اور سچے اور ادب والے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے۔ دیگر ارشاد ہے، یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے بِکُم اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝ پ۹ سورۃ انفال آیت ۲۴ ۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ اور رسولؐ کے بلانے پر حاضر ہو جب تمہیں رسول بلائیں اس چیز کے لیے جو تمہیں زندگی بخشے گی، اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہوتا ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ سے بِکُم عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ پ۱۸ سورۃ نور آیت ۶۳ ترجمہ:۔ رسولؐ کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو بے شک اللہ جانتا ہے، جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں، جو ادب سے دور رہا وہ خدا سے دور رہا اور جو ادب سے محروم رہا وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا، ادب زینتِ فقراء اور مسندِ فقراء ہے، قَالُوْا تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ۝ پ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۹۱ ترجمہ:۔ بولے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم خطاوار ہیں جو مرید غلطی کر کے معافی مانگ کر پھر غلطی نہ کریں، وہ سلامت ہو جاتا ہے جس قدر اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے، اسی قدر مخلوق اس کی جانب رجوع ہو جاتی ہے، مرشد کا عاشق بن کر پھر بھی نیند آجاتی ہے، تو وہ جھوٹا ہے قلب خانہ خدا ہے اس میں کسی دوسرے کو جگہ نہ دو، انسان سیرت سے انسان ہوتا ہے نہ کہ صورت سے ہر تکلیف میں صبر کرنا بہترین بندگی کی علامت ہے عقیدت کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب مرشد کو ہر چیز کا مالک تصور کرے، تواضع نام ہے، سر جھکا کر رکھنے کا اور زمین پر سونے کا۔ جن کو ابتداء میں ارادت حاصل نہیں ہوتی وہ انتہا تک ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ صبر اور ادب تمام برکتوں کی کنجی ہے، بے ادبی ایک ایسا شجر ممنوعہ ہے، جس کا ثمر بری تاثیر اور اچھی لذت کا مرکب ہوتا ہے۔ جب شیخ امر فرما رہا ہو تو کوئی مرید بات نہیں کر سکتا ہے۔ امور تقدیر کے نزول کے روگردانی کرنا دین و توحید اور توکل و

اخلاص کو ضائع کر دیتا ہے کامل مرید کا دل تقدیری حادثوں میں کسی قسم کا چوں چرا نہیں
کرتا۔ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ o پ ۷ سورۃ انعام
آیت ۱۵ ترجمہ: تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب
کا ڈر ہے، فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ o پ ۱۹ سورۃ
شعراء آیت ۲۱۶ ترجمہ:۔ تو وہ اگر تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو کہ میں تمہارے کاموں
کا ذمہ دار نہیں۔ شیخ اس مرید کا ذمہ دار ہے جو فرمانِ شیخ کے مطابق کام کرے گا۔ ہم
اگر اپنے مرشد کے غلام ہیں، تو خاص تابع ہو جاؤ اور ان کا امر بجا لاؤ اپنے مرشد
کی صورت میں دوسرے بزرگوں کی زیارت ضرور کریں ایسا نہ ہو کہ زبان سے فرمانِ
مرشد مانے لیکن قلب سے خلاف ہو، فرمان تو قلب سے مانا جاتا ہے، اگر زبان
سے فرمان کا اقرار کر لیا۔ لیکن دل سے انکار کیا۔ تو زبان کا مسلمان ہوا اور دل کا
کافر ہوا جو مرید فرمانِ شیخ نہیں مانتا اس کے دل پر شیطان خیمہ لگا لیتا ہے شیخ کی ایسی
خدمت کرو، کہ مخدوم نام رکھا جائے، مرید کی عادت خاموشی اور گمنامی نیز اخلاق کے
ساتھ پیش آنا۔ گونگا اور بے وقوف خاموش رہ کر سب علوم حاصل کرو شیخ کی
خدمت پر ناز نہ کر ادب سے دل میں روحانیت کا پودا پیدا ہو گا۔ شیطان کی عمارت گر
جائے گی، اور اللہ کی عمارت تعمیر ہو جائے گی، دل کی زمین کھود کہ اس میں سے حکمت
کا پانی پھوٹ نکلے۔ دل کے ہر مسام سے ادب داخل ہونا ضروری ہے، جب ادب
جواں ہو گا تو نفس امارہ کی تمام دیواروں کو گرا دے گا، جس طرح کا ادب ہو گا
اسی طرح کی روشنی ہو گی، پہلے اپنے اندر روشنی کی تعلیم حاصل کرو پھر دوسروں کو
تبلیغ کرو۔ اپنی زبان خراب نہ کریں، اپنے خیال کو مرشد کے خیال کے ساتھ ملانا ضروری
ہے۔ مرید کا اخلاق اچھا نہیں تو اسلام تک کیسے پہنچ سکتا ہے، اگر اسلام تک رسائی
نہیں تو ایمان کیسے ملے گا، اور اگر ایمان نہ ملا تو یقین کا درجہ کیسے حاصل ہو گا اگر یقین
نہ ملے تو پھر معرفت و ولائت کا حقدار کیونکر ہو گا۔ جو مرشد کا فرمان نہیں مانتا وہ پتھر
سے بدتر ہے۔ اپنا برتن دیدارِ مرشد سے بھر لو۔ جب شیخ کو ملنے جاؤ تو پہلے وضو

کرو پھر غسل کریں۔ بخاری شریف جلد دوم حدیث نمبر ۱۰، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس
کوئی خادم نہ تھا۔ پس ابو طلحہ نے جو میری والدہ کے دوسرے شوہر تھے میرا ہاتھ پکڑ
لیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ انس
ایک سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ چنانچہ میں نے سفر و حضر میں
آپ کی خدمت کی ہے،

حضور پاک ﷺ اپنے حجرہ شریف میں تشریف لائے چنانچہ تو آپ
کے اصحاب مریدین اس قدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حجرہ شریف بھر گیا، پھر
جریر بن عبداللہ بھی تشریف لائے اندر جگہ نہ دیکھی تو دہلیز پر بیٹھ گئے۔ حضور
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر لپیٹ کر ان کے پاس پھینک دی۔ اس پر بیٹھ
جاؤ جریر نے اس کو لے کر آنکھوں سے لگایا اس کو بوسہ دے کر رونے لگے پھر
تہہ کر کے آپ کے پاس پہنچا دی عرض کیا سرکار میں اس قابل نہیں کہ آپ کے
لباس پر بیٹھوں۔ آج کل کے ماحول میں ہماری قوم کا نوجوان آداب و اخلاق
سے عاری ہوتا ہے زیادہ باتیں کرنا مناسب نہیں کیونکہ بہت بولنا کم عقلی اور
نادانی کا ثبوت ہے اور قدر و منزلت میں کمی کا باعث ہے، بلا ضرورت جو باتیں
کرے وہ جاہل ہے جب تک کسی بات پر بہت غور نہ کر لو۔ زبان سے ادا نہ کرو
بلا وجہ کسی کی گفتگو میں دخل اندازی نہ کریں۔ ہر مقام پر موقع کے مطابق مناسب
گفتگو کریں۔ بزرگوں اور جاہلوں سے جھگڑا نہ کریں ایسے شخص سے دقیق گفتگو
نہ کریں جو اُسے سمجھ نہ سکتا ہو۔ گفتگو میں نرمی اختیار کریں، کسی کی نقل نہ اتاریں
جھوٹ بات نہ کریں چلنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ یہ طیش کی علامت ہے اور نہ
حد سے زیادہ سستی کرو کیونکہ یہ بیماری کی نشانی ہے اور مغرورانہ انداز سے نہ چلو
چلتے میں عورتوں اور مخنثوں کی طرح اپنا جسم نہ ہلاؤ اور چال میں اعتدال کا
خیال رکھو، چلتے ہوئے بار بار مڑ کر نہ دیکھو یہ احمقوں کا انداز ہے اور ہر وقت سر

جھکائے نہ رہو یہ غم و الم کے غلبہ کی دلیل ہے۔ مجلس میں پاؤں لمبے نہ کرو ایک پاؤں دوسرے پاؤں پہ نہ رکھیں۔ مجلس میں فضول حرکت نہ کریں۔ مجلس میں اپنے ناک اور منہ میں انگلی نہ ڈالیں مجلس میں ناک صاف نہ کریں، اپنے قمیض کے ساتھ ناک صاف نہ کریں۔ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

پ ۲۹ سورۃ نوح آیت ۲۸ ترجمہ:۔ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لا کر اور واسطے سب ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے یہاں مرد و عورت کو فرمایا گیا ہے۔ اگر ایک مرید کے گھر میں بیماری آگئی بخار یا دیگر مرض یا جانور مویشی وغیرہ فوت ہو جائیں تو مرشد کی مخالفت اگر بعد از بیعت معاشی حالات تبدیل نہ ہوں تب بھی مرشد کی مخالفت یہ کوئی یقین و ارادت اور عقیدت نہیں ہے۔ بات غور کرنے اور سمجھنے کے بعد بنتی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان ہے جس جس نے مانا وہ بچ گیا باقی طوفان میں غرق ہو گئے مرید کے سینے میں مرشد کی محبت ہونی چاہیے، مرید اپنے مرشد خانہ پہ ساری زندگی حاضری دیتا رہے اپنی جان قربان کر دے مرشد کے دروازے پہ بڑے بڑے سرداروں کو دست بستہ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کسی مرید کو مرشد اپنے فضل و کرم سے اپنے دروازے پہ حاضر ہونے کی اجازت بخشش دے، تو بڑی قسمت ہے جابر لوگ بھی مرشد خانہ پر ادنیٰ خادم کہلاتے ہیں۔ مرشد کے سامنے چہرے خاک پہ رکھتے ہیں۔ اور رو رو کر حاضری کے ساتھ اپنی حاجتیں عرض کرتے ہیں، اور اپنی غلامی کا اقرار کرتے ہیں۔ تاکہ مرشد ان کی تقصیرات معاف فرمائیں ظاہر و باطن میں مرشد کا شکر ادا کریں مرشد کے پاس اسطرح بیٹھنا چاہیئے۔ جس طرح دسترخوان پر حلقہ بنا کر خاموش بیٹھے ہیں کہ جیسے مسائل سن رہے ہوں مرید کے لئے مرشد ایسی تلوار ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے، خواہ تم آسائش یا تنگدستی ہو خواہ تمہیں پسند آئے یا ناگوار گزرے تمہیں اطاعت کرنی ہوگی، روحانیت کے لئے ہجرت ضروری ہے، جب جسم سے کفر ختم ہو جائے تو ہجرت ختم ہو جاتی ہے، جہاد باقی ہے، دار الکفر سے نکل کر دار السلام میں داخل ہو

جانے پر ہجرت ختم ہوگئی جب تک کفار سے جنگ باقی ہے، ہجرت ختم نہ ہوگی جس شخص نے ہجرت نہیں کی، اس کا دین مکمل نہیں۔ جب مکہ کو فتح کر لو تو ٹھیک ہے ہر صحابی حضور پاکؐ پر جان نثاری اور خدمت گذاری میں دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا اسی طرح کہ جیسے دو پہلوانوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ کسی نے حضور پاک ﷺ کی فرماں برداری کی تو دوسروں نے کہا خدا کی قسم یہ ہم سے آگے نہیں جا سکتا جب تک اسی طرح کی خدمت نہ کر لیتے چین نہ آتا۔ مرید اپنے مرشد کو اپنا لباس بنائے تب روحانیت زیادہ ہوتی ہے۔ اپنا وجود مرشد کا مکان سمجھو۔ مرشد کا وجود ایک شہر ہے شہر سے ہر چیز ملتی ہے۔ اگر عقل ہو ہر عناد اور مخالفت کے سر غالب آ کر رہو گے، پیشقدمی کرتے رہو گے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے، اللہ کے راستے میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے، دین کو چھوڑ کر دنیوی زندگی پر راضی نہ ہو، عزت کے عوض ذلت اور کمزوری نہ خریدو اپنے دین پر خون بہانا پڑے تو بہا دیں۔ دریغ نہ کریں، مرید جب مرشد سے رابطہ ڈھیلا رکھتا ہے، تو اس کی قدر و قیمت کم ہوتی ہے سنی نہ کر دست ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ ندامت اور شرمندگی اس کے گلے کا ہار بن جاتی ہے، یہ چند روزہ کی زندگی غفلت میں ضائع نہ کرو غلط بندوں کی صحبت میں نہ بیٹھو تم بھی خراب ہو جاؤ گے، نیک آدمی کی صحبت سے ثابت قدمی ملے گی، سکونِ قلب ملے گا۔ اور بری بات سے بچائے گا تنگی و ترسی، امیری، غریبی اور سختی و نرمی بیماری و تندرستی اور محرومی ہر حال میں مرشد سے موافقت لازم ہے، مرید کے لئے سب سے بہترین دوا رضائے مرشد پر راضی رہنا ہے تو پھر مرید کی ہر بات صحیح ہے، ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ گھر کا دروازہ سجا ہوا ہو مگر اندرونِ گھر ویران ہو گھر سے مراد قلب ہے شیخ کے لین دین اور حرکات و سکنات اقوال و افعال کی تابعداری کرو اگر آزمائشِ خداوندی نہ ہوتی تو سب لوگ مرید ہ کر ولی بن جاتے مخلوق سے پیار کرنا ادب کے لئے حجاب ہیں چونکہ مخلوق اللہ کی مخالف ہے مرید اپنا غم شیخ سے چھپائے بظاہر خوش رہے اگر شیخ کی شکایت کسی اور سے کرے گا تو مرید گر جائے گا۔ مرید کا اپنے قول و فعل میں سچا ہونا ضروری ہے جدھر بھی جاؤ شیخ کی طرف توجہ کریں کیونکہ وہ تیرے

لئے رحمت مہیا کرتے ہیں، خلقت کو دکھانے والی چیز زینت وار بنا رکھی ہے مثلاً کپڑے وغیرہ۔ غفلت کی زندگی چوپاؤں کے مشابہ ہے ایسی زندگی دوزخ ہے مرید ہونے کے بعد اپنے آپ میں تبدیلی لائے چونکہ اپنی حالت آپ تبدیل کرنے کا ارادہ کرے جیسا ارشادِ خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ سے بیکر مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط پ ۱۳ سورۃ رعد آیت ۱۱ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے زبان سے حالت نہیں بدلتی دل سے حالت بدلتی ہے، دربدر کی ٹھوکریں کھانے سے ایک ہی در کا بنا رہ تا کہ روح کو گرمائی مل جائے جس وقت مرید ادب میں جوان ہوتا ہے، تو اس کو کہا جاتا ہے اپنی خواہش بیان کر کیا چاہتا ہے، جب تک عاشق ہے جیر ابیان ساتھ ہیں۔ جب معشوق بنے گا تو حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب مرید عارف ہو جاتا ہے، تو مخلوق اس کے دل سے گر جاتی ہے، اس طرح کہ جیسے سوکھے پتے درخت سے گر جائیں۔ جب حضورِ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبوت آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال تک چھپا رکھا۔ ادب کے مدرسہ سے دوڑنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے جو مدرسہ میں تعلیم کرتے ہیں، وہی افسر بنتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے، وَاللّٰہُ غَالِبٌ سے بیکر لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۲۱ ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے امر کے نفاذ پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے مرشد جب حکم فرمائے اس وقت وہ کام کر دینا چاہیئے اس میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ادب جب مکمل ہوتا ہے تو شیخ روحانی علم عطا فرماتا ہے ارشادِ خداوندی ہے۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ سے بیکر نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۲۲ ترجمہ:۔ اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اسرارِ ربانی منکشف ہو جاتے ہیں اور جب تک مرشد کی خاص الخاص محبت دل میں نہیں آتی اس وقت تک مرید پر نورِ معرفت کا دروازہ بند رہتا ہے۔ جب شیخ کی محبت نصیب ہو جاتی ہے۔ تو اس کے بخت بیدار ہو جاتے ہیں اس کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں جس قدر محبت بڑھتی جائے گی مقامات میں ترقی نصیب ہوتی

رہے گی۔ شیخ کامل کی رہنمائی و دستگیری اور اس کی محبت و اطاعت کے بغیر اس راستے میں ایک قدم بھی اٹھانا دشوار ہے فیضِ محبت سے ملتا ہے، مرشد کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے سے دل سیاہ ہوتا ہے۔ فیض ضائع ہو جاتا ہے۔ دیپ سے دیپ تب روشن ہوتا ہے جب محبت مل جائے صحبت سے زندگی خود بخود بدل جاتی ہے۔ خاصانِ حق کی محبت محبتِ الٰہیہ کا سرچشمہ ہے اللہ والوں کی صحبت و محبت قلوب کے ان حجابات اور زنگ و میل کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ اور دل مہرِ انور کی طرح چمکنے لگ جاتا ہے۔ وظائف میں اپنی ذاتی رائے کو دخل ہرگز نہ دیا جائے۔ اپنی ترقی کے لئے اپنے مرشدِ کامل کا تصوّر کرے، اگر کسی بزرگ سے فائدہ پہنچے تو اُسے بھی اپنے شیخ کی جانب منسوب کرے دین دراصل ادب ہی ادب ہے۔ دین حاصل کرتے ہوئے ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیں اللہ تعالیٰ کا راستہ ادب ہی ادب ہے جب تک زندگی ہے مرشد کی طلب ہی طلب ہوتی چاہیئے۔ مرید اپنے مقصد میں کامیاب ہو یا نہ ہو لیکن اُمید ضرور رکھے۔ اپنے مرشد کی محبت سے سرشار رہے جوڑنے والا ہوتا ہے وہی مرید مرشد کے نزدیک ہوتا ہے۔ مرشد کی محبت اللہ کی محبت ہے، جب تک شیخ مخاطب نہ کرے، کلام کرنے کی کوشش نہ کرے اگر مرشد کوئی بات پُوچھے تو خوش مزاجی نرم کلامی کے ساتھ مختصر عرض کرے۔ جاہلانہ کلام نہ کرے شیخ پر اپنی برتری و فوقیت ثابت نہ کرے بلکہ عاجزی کا دامن تھامے رکھے مرید اپنے قلب میں جو کیفیات محسوس کرے انہیں اپنا کمال تصوّر نہ کرے بلکہ اپنے مرشد کے کمالات کا حصّہ تصوّر کرے مرشد سے کرامت نہ ڈھونڈے بلکہ شیخ کا وجود ہی بابرکت کرامت سمجھے۔ جو ادب مرشد کے سامنے کرے وہی مرشد کی بظاہر غیر حاضری پر ادب کرے تاکہ منزل مل سکے معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھے بلکہ اپنے قول و فعل کو حقیر سمجھے۔ شیخ کی صحبت میں جانے سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی خدا سے مانگ کر نورِ معرفت کی طلب لے کر حاضرِ خدمت مرشد ہو جائے کیونکہ غافل انسان کے قلب و سینہ کا زنگ اور میل اور اس کی نفسانی خواہشات بندگانِ خدا کی قلبی صفائی کو متاثر کر کے انہیں پریشانی میں مبتلا کرتی ہے،

وہی مرید کامیاب ہے، جو مرشد پاک کو اپنے دل میں بٹھالیں اور پھر انہیں کو ترجیح دے اور لالچ سے بچتا رہے، کیونکہ لالچ انسان کو آخرت سے غافل کر دیتا ہے مخالفتِ نفس ہی اصل عبادت ہے اور غور و فکر عبادت کی کنجی ہے مرید اگر کسی چیز کا شکر ادا کرتا ہے، تو وہ بھی عنایت مرشد ہے تم شکر گذاری کر کے شکر گذار بن رہے ہو۔ چور کو اندر مت داخل ہونے دو ہر وقت ہوشیار و خبر دار رہو، اور اگر اندر داخل ہو گیا۔ تو تمام، سامانِ توحید و ارادت کو خراب کر دے گا۔ اللہ خوبصورت و جمیل ہے اور جمال و خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، سرمایہ داروں سے تکبّر و نفرت سے پیش آنا اور غریبوں فقیروں سے محبت و انکساری سے پیش آنا اچھی بات ہے مالدار متکبر ہوتے ہیں حالانکہ تکبر اچھی چیز نہیں ہے اس لیئے مالداروں کی عزت نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ اپنی ذہانت و خوبی کے بل بوتے پر عزت کروائیں نہ کہ خود احساس کمتری کا شکار ہوں اگر سالک کو اپنی سلامتی درکار ہو تو ہرگز دنیاداروں اور نفس پرور لالچی لوگوں سے میل جول اور علیک سلیک نہ رکھے کیونکہ نافرمانوں کو اللہ ایسی آگ میں داخل کرے گا۔ کہ جس کا ایندھن جن و انسان اور پتھر ہوں گے۔ یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ بندہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہ ہو جائے۔ مرشد کی رضا پر چلتا ہے اپنی خدمت محنت اور عبادت سے لطف اندوز ہونا سم قاتل ہے، اس سے روحانیت ختم ہو جاتی ہے، اور نفسانی قوت بڑھتی ہے اگر کوئی زیادہ پریشانی آئے تو مرشد پاک کا زیادہ شکر گذار ہونا چاہیئے، مرید تدبیر چھوڑ دے اور تقدیر کا مشاہدہ کرے۔ مرشد نے جو فرمایا ہے وہی قدرت ہے۔ عقیدت ایک جلن ہے۔ ارادت اللہ کی طرف جانے کا ارادہ کرنے والوں کی منزلِ اوّل کا نام ہے یہ ہر قسم کی گھبراہٹ کو دُور کر دیتی ہے، مرید ہو جانے پر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا منع ہے۔ مرشد جو تعلیم دیں وہ لیں یہ کوشش نہ کریں کہ مرشد سے کشف و کرامات مل جائے یا ہم دیکھیں چونکہ یہ چیزیں حجابِ عظیم ہیں، ایسے حجاب سے پرہیز چاہیئے۔ آپ کو مرشد سے واسطہ ہے، نہ کہ کرامت سے چنانچہ مرشد کا ادب اپنی خاص عقیدت سے کریں ورنہ تفرقہ

کا شکار ہو جانے کا احتمال ہے، حرارت شوق کی شدت سے حجاب دل پارہ پارہ ہو جائے تو ہو جائے مگر آنکھ سے آنسو نہ بہیں۔ اور نالہ و فریاد و شکوہ لب پر آئے تاکہ حالِ محبت کسی کو معلوم نہ ہو۔ محبت رازِ ربوبیت ہے اور حالِ ربوبیت افشاں کرنا کفر ہے جو اس راہ کا راہرو یا متلاشی ہوگا۔ اسی کو پتہ چلے گا۔ جس کا ایمان ہی نامکمل ہے اس کا کیا علم جب تک دل میں ادب پیدا نہ ہوگا۔ کوئی چیز اور درستی مزا نہ دے گی۔ اگر مرشد کے یا سلسلہ کے بارے میں غلط ارادہ و خیال دل میں ہوگا۔

حکام الٰہی کو غور سے سن کر ان کی ادائیگی کے لئے جلدی کوشش کرنی چاہیئے، دُنیا کے ہر کام کے لئے ہر اعضاء کا بیمار ہونا چاہیئے روحانی رشتہ مرشد کے ساتھ وابستہ رکھنا اور ہر گناہ و لغزش سے پاک ہونا ضروری ہے، اور نفسانی و شیطانی خیالات کی نفی ضروری ہے جس طرح بغیر وضو مسجد میں جانا منع ہے اسی طرح نجاست سے پاک ہو کر آستانہ مرشد پر تشریف لے جائے مرشد کے سامنے سر جھکا کر جانا چاہیئے ارشادِ خداوندی ہے۔ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ سے لیکر مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ہ پ ۲۷ سورۃ النجم ایت ۲۸ ترجمہ:۔ اور انہیں اس کی کچھ خبر تک نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا۔

یعنی حق کو ذرہ بھر نہیں چھوڑ سکتے ارشادِ دیگر ہے، اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ہ پ ۳ پارہ آلِ عمران ایت ۶۰ ترجمہ:۔ اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا۔

مرشد کے بستر کا ادب

ابو سفیان نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بستر پر بیٹھنا چاہا۔ حضرت ام حبیبہ

نے اس بستر کو لپیٹ دیا۔ ابو سفیان نے کہا۔ اے میری بیٹی کیا تو اس بستر کو مجھ پر ترجیح دیتی ہے یا مجھے، حضرت ام حبیبہ نے فرمایا میں تم پر بستر کو ترجیح دیتی ہوں اس لئے کہ یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے تم ایک پلید مشرک آدمی ہو میں تمہیں اچھا نہیں سمجھتی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے عرض کیا کہ یا آقا آپ مجھے میرے والدین اور بچوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ محبوب ہیں، مجھے اس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک کہ دن میں ایک بار آپؐ کی زیارت نہ کرلوں، میرا جنت تو آپ ہی ہیں، دوسرا جنت پتہ نہیں کون چاہتا ہے۔ اور کہاں ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی طرف محتاجگی زیادہ تیزی کے ساتھ لپکتی ہے جو مجھ سے پیار کرے مرشد کے بستر پر کسی کو نہ سونے دیں۔ مرشد کی ہر چیز کا ادب ہے جب کسی بندہ نے مرشد کے ڈر سے برائی دور کی تو مرشد نے اس کے بدلے میں اسے بہتر جگہ دے دی معتدل کلام سے غلطی نہیں ہوتی زبان قلب کے قابو میں ہونی چاہیئے۔ حضرت ایوبؑ کی اتنی غلطی اور خطا تھی، کہ کسی مسکین نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم پر ان سے مدد طلب کی تھی، کہ میرے اوپر ظلم نہ ہونے دیں۔ انہوں نے اس کی مدد نہیں کی۔ اور نہ ہی ظالم کو روکا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو اس مصیبت میں ڈالا خیر ساری جنت سکونِ قلب میں ہے۔ مشغر ساری کی ساری دوزخ ہے بڑے پیر بھائی قائد ہیں ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے، تیز اولیائے کے برتن بھی ذکر کرتے ہیں۔ انسان مختلف طبقوں پر پیدا کئے گئے بعض مومن پیدا ہوتا اور ساری عمر مومن رہتا ہے، اور مومن ہی مرتا ہے بعض کافر پیدا ہوتا اور کافر ہی رہتا اور مومن ہو کر فوت ہوتا ہے۔ جنت و دوزخ انسان کے اندر ہے کھیل کی مجلس تصور بھلا دیتی ہے۔ مذاق کرنے والے کو ہلکا سمجھا جاتا ہے کلام کثرت سے کثرت لغزش ہوتی ہے۔ جس کو لغزش ہوئی اس کو حیا کم ہو گئی جس کو حیا کم ہو گئی، اس کی پرہیزگاری کم ہو گئی، اپنے یقین کو شک نہ بناؤ۔ اپنے علم کو جہالت نہ بناؤ سب سے بڑی دولت عقل ہے سب سے بڑی محتاجگی حماقت ہے سب سے بڑی کرم کی چیز اخلاق ہے، اپنے آپ کو احمق سے بچاؤ بخیل اور جھوٹوں کی محفل سے خود کو بچاؤ، عقل بہترین

دوست ہے بعض اپنے لباس کو سفید رکھتے اور دین کو میلا رکھتے ہیں، یہ غلط ہیں، حق کے لئے بہت مشکلیں پیش آتی ہیں، لیکن ہے خوشگوار شہوت اپنے ساتھ بہت سے مصیبتیں لاتی ہے۔ طویل رنج پیدا کرتی ہے، شہوت کی طرف توجہ کرنا دل کو مردہ کرنا ہے بدترین اندھا دل کا اندھا ہے مومن کو گالی دینا فسق ہے، نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے غصہ سے رحمت جاتی رہتی ہے، بداخلاق اور سخت دل سے امانت واپس لے لی جاتی ہے شیخ کے بیٹھنے کی جگہ کا بہت عزت و احترام کرنا چاہیئے۔ اس طرف پشت نہیں کرنا چاہیئے، وہاں عجز و انکسار کے ساتھ کھڑا ہو۔ گدی شریف کے سامنے اپنا منہ نیچے کی طرف کرکے کھڑا ہونا چاہیئے،

چونکہ شیخ منتخب روحوں میں ہے، برگزیدہ روحیں زمان و مکان کا فاصلہ طے کئے ہوئے ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں مرشد مجلس میں بھی موجود ہیں اور مدفن میں بھی اپنے مرشد کے وجود کو ذات حق سمجھو اپنے آپ کو اس کے سپرد کردو اپنی ہر خواہش کو اس کی رضا کے تابع کردو مرشد کے پوچھے بغیر کوئی عبادت نہیں کرسکتا مرشد کے پاؤں کی جگہ پاؤں نہ رکھیں۔ ان کے وضو خانہ میں وضو نہ کریں۔ مرشد کے برتن مرید استعمال نہ کرے مرشد کے سامنے بیٹھ کر کھانا پینا بھی نہ کریں، مرشد کی موجودگی میں کسی کی طرف متوجہ نہ ہوں، مرشد خانہ کی طرف پاؤں نہ کرے اور نہ ہی تھوکے۔ کلی" اور جزوی امور میں اپنے پیر کی اقتداء کرے سونے جاگتے میں شکل و عقل میں کرنے، کرانے، سُننے سُنانے نیز اُٹھنے بیٹھنے میں اقتداء کرے ادب کی توفیق مانگتے رہو بے ادب صرف اپنے آپ کو ہی تباہ نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے گھر والوں گلی اور محلہ والوں کو بھی خراب کرتا ہے۔ . . . . . .

ٹوپی کُلاہ کیسے پہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں حکم ہوا کہ قبتہ النور میں جائیں آپ اس

دروازہ پر پہنچے تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ آواز دینے پر اندر سے آواز آئی کہ کون ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں آواز آئی کہ واپس جاؤ آپ نے آگے سفر کیا اللہ تعالےٰ نے پوچھا کہ آپ قبۃ النور میں گئے آپ نے فرمایا میں گیا تھا۔ لیکن دروازہ بند تھا۔ آواز آئی ادھر من و مائی کا کیا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ حضوری میں من و مائی کا کیا کام ہے اب پھر جاؤ آواز آئے کون تو یہ کہنا ایک یتیم مسکین بے چارہ جس کی بیوہ والدہ خشک کیا ہوا گوشت کھا کر زندگی گذارتی تھی، اور جس کی پرورش ایک کافر نے کی ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تشریف لے گئے دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون آپ نے وہی ارشادِ باری تعالیٰ فرمایا۔ آواز آئی مرحبا، مرحبا آئیے ہم لوگ کئی سال سے آپکے منتظر تھے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے وہاں چھ اشخاص بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اوپر کی طرف بیٹھ گئے۔ غیب سے آواز آئی میری طرف آؤ، میری طرف آؤ حضور آواز کی دلکشی سے متاثر ہو کر حد درجہ مضطرب ہو کر اس طرف بڑھے کیفیت اس قدر بڑھ گئی کہ آپ کی دستار مبارک گر گئی۔ حضور پاک جب اپنی حالتِ کیف سے واپس آئے تو اُن چھ آدمیوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ ذوق اور جذبۂ حالت عطا فرمائی۔ ہم لوگوں کو بھی اس میں سے کچھ حصہ ملے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم وہی دستار مبارک، ان لوگوں کے سامنے رکھ دی کہ یہ آپ لوگوں کے درمیان گری ہے اس لئے یہ آپ لوگوں کے لئے ہے۔ ان لوگوں نے اس کو کئی ٹکڑے کر کے بانٹ لیا۔ وہ مکان قبہ کی شکل کا تھا۔ اس نقشہ پر اس دستار مبارک کی ٹوپیاں سی کر پہن لیں یہی نقشہ کلاہ ٹوپی کا رائج ہوا۔

قدم بوسی

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عداس کو ان کے نبی حضرت یونس علیہ السلام

بن متی کی خبر سنائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی تھی، تو عداس نے آپؐ کو سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کو چومنا شروع کیا۔ حالانکہ ان کا نبی اور دین اور تھا، اسی طرح کوئی تمہارے مرشد کی تعریف کرے تو صاف ظاہر ہے، کہ ادب کرو۔ گو یہ ہمارے لئے ضروری نہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے بیٹے نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کی حضور پاکؐ کا چہرۂ اقدس خوشی کے وقت چاند کی طرح منور ہوتا۔ ابو ہریرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے حضرت جریر بن عبد اللہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ مکان میں تھے، اور مجمع کثیر تھا۔ جریر دروازہ میں کھڑے ہو گئے اور دائیں بائیں نظر ڈالی مگر کہیں گنجائش نہ تھی، اور رسول پاکؐ نے اپنی چادر لپیٹ کر ہماری طرف پھینک دی فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ۔ جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے لے لیا اور اپنی چھاتی سے لگایا اور بوسہ دیا۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس کر دیا۔ مرشد کی چادر لنگی یا اور کوئی کپڑا استعمال کیا ہوا مرید اپنے استعمال میں نہیں لا سکتے۔ غسل دے کر آرام سے رکھیں، حضرت وازع بن عامر فرماتے ہیں۔ ہم آئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ حضرت عمر ملکِ شام تشریف لائے ان کا استقبال کیا گیا اور ہاتھوں کے بوسے لئے گئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی آتی اور حضورؐ کا ہاتھ پکڑتی اور بوسہ دینے کے بعد آپؐ کو اپنے ساتھ گھر لے جاتی۔ حضرت ابو ہریرہ نے حضور پاکؐ سے عرض کی آپؐ ہمارے پاس رہا کریں۔ ہمیں سکون ملتا ہے، جب یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ تو ہمارا خیال تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جنت و سکون مرشد کی خدمت میں ہے، مرشد کی بھاگ کر قدم بوسی کرو۔ حضرت طلحہ بن براء جب حضور پاکؐ سے ملے۔ تو آپ سے چمٹنا شروع کر دیا۔ آپؐ کے دونوں پیر مبارک چومے، عرض کی آپؐ سے بڑھ کر میرے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ حضرت اسید بن حضیر

بڑے ہنس مکھ ملیح آدمی تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے لوگوں کو ہنسا رہے تھے حضور پاکؐ نے ان کے پہلو میں ایک گھونسا مارا اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سخت چوٹ لگی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم مجھ سے بدلہ لے لو عرض، کیا آقا کرتہ آپ کے جسم پر ہے میرے نہیں تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیراہن اٹھا دیا۔ حضرت اسید آپؐ سے چمٹ گئے اور آپؐ کے پہلو کو بوسہ دیا۔ حضور پاکؐ اونٹنی پر سوار ہو کر اپنے مدینہ میں تشریف لائے، لوگوں نے اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ بہت جلدی کی اور ہوشیاری سے کام لیا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ سے لیکر لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ہ پ۷ سورۃ انعام آیت ۲۱ ترجمہ:۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اسکی آیتیں جھٹلائے۔ مرشد پر یا اس کی آیتیں یعنی مرشد کے خلفاء کو جھٹلائے۔ جھوٹا تصور کرے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ جس مرید نے اپنے مرشد پر جھوٹ باندھا وہ کیونکر منزل باندھ سکتا ہے۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ سے لیکر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ہ پ۲۹ سورۃ دھر آیت ۲۴-۲۵، ترجمہ:۔ تو اپنے رب پر صابر رہو اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو۔ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو، ایسے غلط انسان کے پیچھے مت لگو جو خود بھی غرق ہے اور دوسرے کو خراب کرنا چاہتا ہے، قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ سے لیکر عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ہ پ۱۸ سورۃ مومنون آیت ۱ تا ۳ ترجمہ:۔ بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نمازیں گڑگڑاتے ہیں۔ اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ وہ مرید کامل ہیں جو فرمانِ شیخ کے مطابق چلتے ہیں۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا سے لیکر بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ہ پ۲۴ سورۃ حم سجدہ آیت ۴۶ :۔ ترجمہ:۔ جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ مرشد کسی مرید پر زیادتی نہیں کرتا۔ اپنے عقیدہ کا پھل لیتے ہیں۔ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى سے لیکر الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ہ پ۲۷ سورۃ نجم آیت ۲۹ ترجمہ:۔ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔ جو مرید اپنے مرشد سے منہ

پھیرتا ہے اس سے شیخ بھی منہ پھیر لیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ سے لے کر
فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ پ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۳۳

ترجمہ:۔ وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ان کا بدلہ یہی ہے۔ کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں اور آخرت میں ان کو عذاب بڑا۔

مرشد پر اگر کسی جادو کیا ہو تو مریدین علاج کرائیں

"بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۰۴" عبداللہ بن محمد ابن عطینیہ ابن جریح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا جس کے اثر سے آپؐ کا یہ حال ہے کہ اپنی بیویوں کے پاس جاتے بھی نہ تھے۔ لیکن یہ خیال ہوتا تھا کہ ان کے پاس سے ہو آیا ہوں۔ یہ جادو کا سخت اثر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے بتا دیا جو میں نے معلوم کرنا چاہا، میرے پاس آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھا جو سر کے پاس تھا اس نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اس آدمی کو کیا ہو گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا بسید بن اعصم نے جو بنی زریق میں کا آدمی ہے۔ یہود کا حلیف اور منافق تھا۔ پہلے نے پوچھا کس چیز پر جادو کیا گیا ہے کنگھی اور اس کے بال پر جو کنگھی سے جھڑتے

ہیں۔ پہلے نے پوچھا کہاں ہے دوسرے نے کہا کنویں میں کھجور کی جھلی میں پتھر کے نیچے ہے وہاں سے نکلوالیں اور دفن کرا دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ اس جادو کا اعلان کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا مجھے شفا ہو گئی مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی کی برائی کو مشہور کروں۔ جادو سے یہ حال تھا کہ جو کام کر لیتے پھر دوبارہ کرنے کی کوشش کرتے جو نہ کیا ہوتا معلوم ہوتا کہ کر لیا ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ آپ کے فوٹو پر سوئیاں لگا کر جادو کیا گیا آپ نے فرمایا کہ فلاں کنویں میں سے میرے فوٹو کو نکال لاؤ اس میں سوئیاں لگا کر جادو کیا گیا ہے سوئیاں فوٹو سے نکال کر پانی میں پھینک دیں۔ اور فوٹو اپنے پاس رکھا اسی طرح اگر اپنے مرشد پر جادو یا بیماری کی حالت ہو تو مریدوں کا حق ہے کہ علاج کروائیں۔ جیسا کہ واقعہ ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ بیمار ہو گئے آپ کے مریدین نے کسی عامل کو بلا کر اپنے مرشد کو دکھایا اس جادوگر ہندو نے پانی کے چھینٹے مارے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ اے عامل تم نے اتنا بڑا کام کرنا کہاں سے سیکھا ہے اس نے جواب دیا کہ ہمارے گرو نے یہ بتایا ہے کہ اپنے نفس کی مخالفت کرو تو کامیاب ہو جاؤ گے میں نے ایسا ہی کیا تو میں کامیاب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر دیکھ میرے اندر کیا ہے۔ اس نے کچھ دیر بعد عرض کی کہ تمہارے قلب پر چھوٹا سا داغ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ابھی تک نفس امارہ کے خلاف کام نہیں کیا۔ عامل نے کہا کہ ہم نفس کے ہر الٹ کام کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے دین میں مسلمانوں کا کلمہ پڑھنا منع ہے تم نے نفس کے الٹ کام کرنا ہے لہٰذا ہمارا کلمہ کب پڑھا ہے عامل تسلیم کر گیا کہ میں نے نفس کے الٹ کام نہیں کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ وضو کرو وضو کے بعد ذکر کی ضرب لگوائی کلمہ پڑھایا۔ بیعت کیا پھر فرمایا کہ اب دیکھو میرے اندر کیا ہے اس نے دیکھ کر کہا کہ اب وہ کالا داغ

تمہارے قلب سے اتر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ظالم سیاہ داغ تمہارے قلب پر تھا جو کلمہ کی ضرب سے دور ہو گیا ہے۔ اس نے تسلیم کر لیا کہ یہ صحیح ہے اسی طرح بہت سے اولیاء کرام بیمار ہوئے تو ان کے مریدین نے تیمارداری اچھے طریقے سے کی۔ بیماری آنے سے مُرشد او رمرید کا امتحان ہوتا ہے کہ کون کامیاب ہوتا ہے مرشد کے رخصت ہو جانے کے بعد نو حصے ادب بڑھ جاتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ تلوار جب میان میں ہو تو خطرہ کم ہے جب میان سے نکل آئے تو خطرہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح کے ایک دو واقعات اور تحریر ہیں حضرت نظام الدین اولیاء پر جادو کیا گیا۔ ان کے مکان پر ایک بچے کا سیاہ نقش کھینچا ہوا تھا۔

آپ کی طبیعت سخت خراب ہو گئی بے قراری اور بے چینی بہت بڑھ گئی۔ آپ نڈھال ہو گئے آپ کا کھانا پینا اور سونا ختم ہو گیا۔ مریدین ایک عامل کو بلا کر لائے اس نے دیکھ کر کہا جادو کیا ہوا ہے۔ اس نے مکان کے چاروں طرف گشت لگایا زمین کو سونگھا پھر کہا اس جگہ سے زمین کھودو مریدین نے زمین کھودی زمین کے اندر سے کوئلہ سے سیاہ رنگا ہوا پتلا برآمد ہوا۔ اس پتلے کے کان ناک، آنکھ، ہاتھ پہلو اور پاؤں اور تمام جوڑوں میں سوئیاں لگائی ہوئی تھیں اس کے بعد جمنا کے پانی کے ساتھ آپ کے سر کو دھویا گیا اس پتلے سے سوئیاں نکالی گئیں۔ اس عامل نے کہا کہ نام بتاؤں آپ نے فرمایا کہ پردہ میں رہنے دیں اور اس کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اسی طرح حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ پر جادو کیا گیا جس سے آپ کی نیند اور کھانا پینا ختم ہو گیا۔ تمام جوڑوں میں درد ہیں اور بے قراری اور بے چینی تھی۔ آپ نے مریدین کو فرمایا کہ میری مرض کا پتہ چلائیں آخر اتنی تکلیف کیوں ہے۔ تمام مریدین پتہ چلانے اور صحت کی تدبیر کرنے میں مشغول ہو گئے پتہ چلا کہ ایک جادوگر کے لڑکے نے جادو کیا ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اس جادوگر کے باپ کی قبر پر کچھ پڑھ کر ڈنڈا مارا کہ بتاؤ اس کا علاج کیا ہے اس قبر سے آدمی باہر نکل کر

کہنے لگا کہ اس جگہ سے کھودو اسی ڈنڈے سے کھودا اس جگہ میں سے آواز نکلنے لگی ایک گز گہرا کھودنے سے ایک پتلا نکلا۔ اس میں سوئیاں لگائی ہوئی تھیں حضرت فریدالدینؒ کو غسل دیا گیا پتلا میں سے سوئیاں نکالی گئیں اور ساتھ ہی سکون ملتا گیا۔ اسی طرح حاسد لوگ بزرگوں پر جادو کرتے چلے آئے ہیں یہ نہیں کہ مرشد بیمار نہیں ہوتے رسول بیمار ہوتے رہے۔ حضرت ایوب کو کیڑے پڑنے سے امتحان لیا گیا۔

مرید کے فوت ہونے پر مرشد کو بلانا

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلال نامی دو آدمی ہوئے ہیں ایک بلال تو بلال ولد صہیب ولد سلمان یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور یہ اصحاب صفہ میں ہیں جبکہ دوسرے بلال ولد مغیرہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت اس دروازہ سے ایک شخص آئے گا جس کو اللہ اور اللہ کا رسول دوست رکھتے ہیں انتظار کرنے کے بعد خوش نصیب انسان بلال مغیرہ حاضر ہوئے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مسرت سے خوش آمدید فرمایا۔ بلال قدم بوسی کرنے کے بعد بیٹھ گئے حضور پاکؐ نے فرمایا کہ کچھ کھاؤ گے۔ عرض کی کہ روزہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو افطار کر دوں۔ حضور پاکؐ نے فرمایا افطار مت کرو۔ پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال مغیرہ نے آپس میں ایک دوسرے سے کان میں بات کی اس کے بعد بلال مغیرہ روانہ ہو گئے۔ حضور پاکؐ نے نماز پڑھانے میں دیر کی۔ آسمان پر سفیدی آ گئی۔ جبرائیلؑ نے کہا اللہ کا حکم ہے جب تک آپ نماز ادا نہ کر لیں آفتاب نہیں نکلے گا۔ اصحاب کرام ایک دوسرے کے منہ دیکھ رہے تھے کہ کس کا انتظار ہو رہا ہے سب کی

نظر دروازہ پر لگ گئی کہ یکایک بلال مغیرہ تہمند باندھے نمودار ہوئے اس
نے تکبیر کہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ حضور پاکؐ نے
بلال کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا مجھے یاد کرتے ہو ۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کی یاد کے بغیر زندگی حرام ہے۔ آپ کی یاد سے
بڑھ کر اور کون ہے جسے یاد کرنا ہے آپ ہی ہماری دولت سعادت ہیں۔
بلالؓ روانہ ہو گئے تو دوسری رات حضور سرور کونینؐ نے فرمایا کہ میرا دوست
اللہ کا دوست آج اس جہان سے روانہ ہو گیا ہے آپؐ ایک جماعت صحابہ
کرام کی لے کر مغیرہ کے گھر گئے مغیرہ نے بہت عزت و تکریم سے حضور پاکؐ
کا استقبال کیا۔ ادب سے کھڑے رہے حضور پاکؐ نے فرمایا کہ بلالؓ کہاں ہے
انہوں نے عرض کیا کہ مجھے صحیح معلوم نہیں کہ کہاں ہے اس کے پیٹ میں درد
ہو رہا تھا اور مویشی خانہ میں مویشیوں کا گوبر صاف کر رہا تھا۔ حضور پاک صلی اللہ
علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور بلال گوبر کے اوپر فوت ہو چکا ہوا تھا
حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے آپؐ نے فرمایا کہ عاشقوں
کا یہی حال ہوتا ہے۔ آپ نے بلال کے چہرے کو زانوؤں پر رکھ کر صاف کیا گرد
غبار دور کر کے عمرؓ کو غسل دینے کا حکم فرمایا۔ جب عمرؓ نے غسل دینا شروع کیا
تو بلال نے عمرؓ کے سینہ پر زور سے ہاتھ مارا۔ عمرؓ نے حضور پاکؐ سے عرض کی
کہ بلال مجھے غسل نہیں دینے دیتے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا بلال کام کرنے دو۔
غسل کے بعد کفن پہنا کر حضور پاکؐ جنازہ کے پیچھے پیچھے اس طرح جا رہے تھے
کہ جیسے کوئی باپ اپنے لڑکے کے جنازے کے پیچھے جاتا ہے دفن کرنے کے بعد
حضور پاکؐ نے فرمایا کہ اللہ ہر زمانہ میں سات ایسے آدمیوں کو پیدا کرتا ہے جن
کی وجہ سے یہ دنیا قائم اور دائم ہے ان کی دعا سے بارش ہوتی ہے سبزہ اُگتا
ہے تمام بلائیں اور آفتیں دور ہوتی ہیں۔ ان کے سر پہ تاج ہوتا ہے۔

مرشد کی بیوی سب کی والدہ ہے

اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ سے لے کر فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا

(پ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت ۶)

ترجمہ :- یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ لہذا کوئی مرید اپنے مرشد کے گھر داخل نہیں ہو سکتا اگر اجازت مل جائے تو گھر چلے جائیں اور پھر اپنی والدہ کو والدہ سمجھیں اور اپنی نگاہیں نیچی رکھیں یہ حکم خداوندی ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ سے لے کر قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۲)

ترجمہ :- اے نبی کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اگر کوئی غلط ارادے سے دیکھتا ہے تو اس کو خاوند کے ذریعہ تبلیغ کراؤ اس کو ہدایت کرو تاکہ اس کا دلی روگ ختم ہو جائے اپنے آپ کو پردے سے باہر نہ نکالو۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ سے لے کر وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

ترجمہ :- اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبیؐ کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

بزرگوں کی بیویاں ایسی ہونی ضروری ہیں جو دوسری عورتوں کی طرح نہ ہوں، سمجھدار نیک سلجھی ہوئی ہوں، تاکہ دوسری عورتوں کو ہدایت کر سکیں، اگر وہ جاہل ہے تو دوسری عورتوں سے پاک اور افضل کیسے ہو سکتی ہے، یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے لیکر وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۹ ترجمہ:۔ اے نبیؐ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

مرشد کی لڑکیوں اور بیویوں کو دوسری عورتوں سے علیحدہ کردار کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ خود نیک پردہ دار ہیں۔ تو دوسری عورتوں کے لئے نمونہ ہیں۔ ورنہ بزرگوں کے گھر رہنے کے قابل نہیں ہیں، مرید کو اگر اجازت مل جائے گھر آنے کی تو وہ نیچی نگاہ گھر آئے ورنہ نہ آئے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۳ ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ۔ نہ یہ کہ باتوں میں بیٹھے دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیوی سے نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

مرشد کی بیوی کے ساتھ بعد از وفاتِ مرشد کوئی مرید اپنی والدہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ مرشد کی بیوی تمام مریدوں کی والدہ ہے، ہاں مگر مرشد کسی مرید کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے خواہ مرید زندہ ہے یا رخصت ہو چکا ہو ارشاد ہے وَاِذْ تَقُوْلُ سے لیکر اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۷ :۔

ترجمہ:۔ اور اے محبوب یاد کرو، جب تم فرماتے ہو اس سے جسے اللہ نے نعمت عطا
کی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے دے، اور اللہ سے
ڈر اور تم اپنے دِل میں رکھتے تھے، وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔ اور تمہیں
لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا، اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو اور پھر
جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی
کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے، ان کے لئے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے
ان کا کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا۔ زید حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا پرورش کیا ہوا تھا۔ اس کی شادی زینب بنت جحش سے ہوئی کچھ عرصہ بعد
طلاق دے دی پھر عدت کے بعد حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادی کر لی تھی

والدین کا احترام

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا سے لیکر کَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ہ پ ۱۵
سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳ تا ۲۴ = ترجمہ:۔ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا
کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے
سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور ان سے اف نہ کہنا
اور انہیں نہ جھڑکنا اور نہ ان سے تعظیم کے خلاف کی بات کہنا اور ان کے لئے
عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے رب تو ان دونوں پر رحم کر
جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے، پیار محبت سے پیش آؤ غصہ سے
پیش نہ آؤ اور پیار سے سمجھاؤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ سے لیکر بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ہ پ ۲۰ سورۃ عنکبوت آیت ۸ ترجمہ:۔ اور ہم نے آدمی کو تاکید
کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے، اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا
شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان میری ہی طرف تمہارا پھرنا

ہے۔ تو میں تمہیں بتا دوں گا، جو تم کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ مرشد کے مدِ مقابل کوئی بھی آئے مگر جو شانِ مرشد ہے وہ کسی کی نہیں ہاں البتہ ماں باپ کی تابعداری لازم ہے، اگر وہ مرشد کے بارے میں جھگڑا نہ کریں۔

سالکِ مرید جتنا خدا سے خائف رہتا ہے۔ اتنا ہی مخلوق بھی اس سے خوفزدہ رہے گی، ایسا نہ ہو کہ ماں باپ بھائی بیوی یا کنبہ کے کسی فرد کے کہنے پر مرشد کے خلاف ہو جائیں۔ تمہارے والدین اگر تمہیں آستانہ عالیہ یا شیخ کی خدمت کے لئے خرشح کرنے سے منع کریں۔ تو ان کی بات پہ کان نہ دھرو اور اگر تم کو کارخانہ کے مالک نے چھٹیاں کرنے پر طعنہ دیا یا غصہ سے بولا تو کوئی فکر نہ کریں روزی کا فکر مت کرو بیعت ہونے کے بعد تمام تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ جس قدر قرابت مضبوط ہوتی ہے، اسی قدر حقوق بھی مؤکر ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ مخصوص اور قریب ماں باپ کی قرابت اولاد کے ساتھ ہے جو شخص صبح کے وقت اپنے ماں باپ دونوں کو خوش رکھے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ماں باپ کا نافرمان اللہ کا فرماں ہے اس کے لئے جنت کی خوشبو نہیں ہے اگر ماں باپ فوت ہو گئے ہیں۔ تو ان کے لئے دعائے معفرت کرو، ان کا عہدِ وصیت بجا لا ان کے دوستوں کی تعظیم کر اولاد ماں باپ کے لئے کھلونا گلدستہ ہے، فرزند کی پیدائش کے ساتھ ساتوں روز عقیقہ کرنا اور نام رکھنا چاہیئے جب چھ برس کی عمر ہو تو اس کو آداب سکھانا ضروری ہے نو برس کا ہو تو اس کا بستر علیحدہ کیا جائے تیرہ برس کا ہو تو نماز کا حکم کریں، سولہ برس کی عمر میں شادی کر دینی چاہیئے۔ بچہ روٹھ جائے تو اسے مناؤ اس پر اس پر اتنی سختی مت کرو کہ وہ گھر سے بھاگ جائے۔ بچہ اگر خراب کرتا ہے، تو اس کے کانوں میں اذان سناؤ جو خود کھاتے وہ اولاد کو کھلاؤ اولاد سے بزور یعنی زبردستی کام مت لو جس کی طاقت نہ ہو جب غصہ آئے تو یوں سوچے کہ یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے، جس کا غلام ہوں میں بھی اطاعت میں قصور کرتا ہوں، اور وہ سزا نہیں دیتا۔ دھن النّاس سے بیکر فی

ھُدًی وَبِرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پ۲۰ سورۃ عنکبوت آیت ۱۰ ترجمہ:۔ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انہیں تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب برابر سمجھتے ہیں۔ دین کے معاملہ میں اگر کوئی پریشان نہ ہو جائیں۔

مرید نہ دوزخ سے ڈرے نہ جنت کی تمنّا کرے

مرید نہ دوزخ سے ڈرے اور نہ جنت کی آرزو کرے، اور نہ وہ درجہ اور مقام کا طلبگار رہو وہ ہر وقت دل کو بیدار رکھے، فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ پ۳۰ سورۃ فجر آیت ۲۹ تا ۳۰ - ترجمہ:۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ پریشانی دوزخ ہے سکونِ قلب جنت ہے، جنت دارالامان ہے اس میں جانے والوں کو پھر بھی خوف طاری ہے۔ یہ خوف دوزخ کی آگ سے جلنے کا نہیں ہے بلکہ تجلئی جلال کا خوف ہے حنظل کا مزہ وہی بتا سکتا ہے جس نے اس کو چکھا ہو شیخ کا غضب دوزخ ہے۔ شیخ کی خوشی جنت ہے بیماری دوزخ میں ہے چونکہ وہ بھی اپنے شیخ کا عاشق ہے ہمیشہ منزل دکھ میں ملتی ہے ارشاد باری ہے۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ سے یکراِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت ۴ تا ۶ = ترجمہ:۔ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

عاشق کا ذکر ہمیشہ بلند ہوتا ہے عاشق کو نہ دوزخ کا ڈر ہے نہ جنت کی تمنا۔

محفل پر یا عرس پر اگر مرشد تشریف نہ لائیں تو مرید گھبرائے

اگر مرشد سے مرید نے محفل کا وقت و پروگرام لیا ہے اور انتظامِ محفل پر بہت خرچ

کیا ہو مگر مرشد پاک تشریف نہیں لائے تو کوئی فکر و غم مت کریں، وہ مالک ہیں جیسے
چاہیں کریں۔ آئیں یا نہ آئیں ہو سکتا ہے پانچ چھ ہزار خرچ کروا کر آزمائش لی
ہو کر اس مرید کا عقیدہ کچا ہے یا پکّا۔ زبان سے تو ہر کوئی کہتا ہے کہ سب کچھ
مُرشد کا ہے لیکن جب مرشد تشریف نہ لائیں تو پھر خرچ کے مرید نہ بنو۔ سرمایہ
آنے جانے والی چیز ہے شیخ کے ہر کام میں راز ہے۔ مرید کی اصلی حالت تو بوقت
آزمائش ظاہر ہوتی ہے مرید کو آزمائش کے وقت ثابت قدم رہنا چاہیئے اگر ڈگمگائے
تو پہلا کام اکارت گیا۔ محبت میں ہر طرح کی مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کرنا
پڑھتی ہیں۔ شیخ کی توجہ کا اثر قیامت تک قائم رہتا ہے روح کی توجہ روح پر
ہوتی ہے آزمائشِ ربانی میں سب طرح سے نفس سرکش کی مخالفت کرے تا
کہ شرارت نفس سے محفوظ رہے کوئی پریشانی آئے مرشد پر پکا اور سچا یقین
رکھے مصائب پر صبر کرے اور ہوشیار رہے اور اس میں کسی قسم کی غفلت کا
موجب نہ بنو اپنے حالات درست کرو پھر دوسرے کی طرف توجہ کرو پہلے اپنے
نفس کی اصلاح کرو، پھر دوسروں کو ہدایت کرو، اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
سے لیکر وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پ۴ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۳۴
ترجمہ:۔ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، خوشی میں اور رنج میں اور غصہ
پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے
محبوب ہیں۔ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ پ۳۰ سورۃ الانشقاق
آیت ۱۹ ترجمہ:۔ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے، فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا ۝ پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت ۵ تا ۶ ترجمہ:۔ بے شک دشواری
کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ فَارْتَقِبْ
اِنَّھُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ پ۲۵ سورۃ الدخان آیت ۵۹ : ترجمہ،
تو تم انتظار کرو وہ بھی کسی انتظار میں ہیں۔ ہر کام امر مطابق ہوتا ہے۔

خواب اللہ کی طرف سے ہے کسی کو مت بتائیں

وَ اِذَا جَآءَ هُمۡ سے لیکر لَا تَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝ پ۵ سورۃ النساء آیت ۸۳ ترجمہ:۔ اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔

خواب اللہ کی طرف سے القاء ہوتا ہے۔ اور وہ مخصوص ترین بندوں کو ہوتا ہے۔ ہر کس و ناکس کو نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ صوفیاء کو سلاتا ہے، اور آخرت کے تمام امور کو دکھلا دیتا ہے جو وہ بیداری کی حالت میں ہزار سال میں بھی نہیں دیکھ سکتے۔ بیدار آدمی کام میں مشغول رہتا ہے، سوئے ہوئے بے کار آدمی کو کہیں اور سے کام مل جاتا ہے۔ سویا ہوا آدمی ہر طرح کے فکر سے فارغ رہتا ہے خواب فضلِ الٰہی ہے اگر خواب اپنی سمجھ میں نہ آئے تو بڑے پیر بھائی ہیں۔ ان سے خواب کی تعبیر کرنی ضروری ہے، چونکہ وہ صاحبِ امر ہیں اگر پتہ نہیں چلتا تو پھر مرشد کی طرف رجوع کریں، کسی کو نہ بتائیں خواہ اچھا خواب ہو یا برا اس کا چرچہ نہ کریں۔ قَالَ يٰبُنَیَّ سے لیکر لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝ پ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۵ ترجمہ:۔ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے، پس یہ فیض محض خواب پر منحصر نہیں کیونکہ یہ فیضِ ولایت ہے اور خواب باوجود آثارِ نبوت میں سے ایک اثر ہونے کے فیضِ ولایت پر غالب نہیں آتا نہ اس کو روک سکتا ہے یہ فیض ارادت و یقین سے اعلیٰ نہیں سب سے اعلیٰ ارادت ہے خواب جو بزرگ دائیں طرف سے کوئی

چیز عنایت کریں وہ لے لو وہ فیضِ نبوی ہے۔ یہ تعبیر کا محتاج نہیں ہے بائیں جانب سے ولی آئیں گے سامنے سے مرشد کا فیض آتا ہے۔ مرید کی ظاہر یا باطن میں کسی ابدال اوتاد یا ابرار خضر علیہ السلام برگزیدہ ارواح میں سے کسی سے بھی ملاقات ہو جائے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر صرف شیخ کا دامن پکڑے۔ مرشد کے سامنے جیسا گمان کرے گا، ویسا ہی بنا دے گا۔ کسی بزرگ کو اپنے مرشد سے بہتر نہ سمجھیں۔ اپنے بیٹے کی پرورش ہمیشہ باپ ہی کرتا ہے۔ باطن میں ملنے والے بزرگ کو مرید کلی مقصود نہ بنائے بعض کہتے ہیں۔ کہ کسی سے جو ملے وہ لے لو یہ بہت غلط بات ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے، لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ سے لیکر فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۳ پ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۲۔

ترجمہ: تحقیق تو تھا بیچ غفلت کے اس سے پس کھول دیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا پس نظر تیری آج تیز ہے۔

جس طرح چمگاڈر روزِ روشن میں دیکھنے سے محروم ہے، اسی طرح اس کی آنکھوں پر بھی پردہ پڑ گیا ہے، اور وہ حقیقت کے خلاف دیکھنے لگا ہے، شیطان حقیقت کو نہیں دیکھتا۔ ذاتِ آدم تجلیات خداوندی کا مظہر ہے سالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ باقی رہنے والے آفتابِ وحدت تک رسائی ہو جائے۔ یہ سورج جو قدرتِ خداوندی کا ایک بہت ہی معمولی قسم کا مظہر ہے لیکن اس قدر روشنی والا ہے کہ تمام جہان کو اپنی روشنی پہنچاتا ہے تو پھر اس کا خالق کس قدر عظیم الشان اور بے مثال قدرت سے متصف ہو گا۔ یہی حقیقی سورج ہے سورج حضور پاک ﷺ ہیں چاند سید عبدالقادر جیلانیؒ ہیں، اللہ نے تو وہی کیا جو نفس الامر میں تھا اللہ تعالےٰ نے ہر بندے کی چشم بصیرت ایسی نہیں کھولی کہ اشیاء کی فطرت اور ان کی حالتِ نفس الامری کو جانتا ہو کیونکہ بعض لوگ عالم ہیں بعض جاہل ارادہ الٰہی کو سب سے برابر تعلق ہے، خطاب الٰہی مواقِ عقل دیا گیا ہے موافق کشف نہیں دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن تو بہت ہیں مگر عارف اور صاحب کشف بہت

کم ہیں، عالمِ شہادت کا مرتبہ عالمِ خیال ومثال سے بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ ایک شخص نے مکاشفے یا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دوسرے نے عالمِ شہادت میں حضرت کو دیکھا کیا دونوں برابر ہیں ہرگز نہیں عالمِ شہادت میں جو دیکھے وہ شخص صحابیٔ رسول ؐ ہے اور جو خواب میں اور کشف میں دیکھے وہ صحابی ہرگز نہیں ہو سکتا وصالحین سے ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اولیأ میں سے سمجھا جائے گا خواب تین قسم کے ہیں کشف چار قسم کا ہے، جن لوگوں کی قوتِ تخیل قوی ہوتی ہے ان پر عالمِ مثال خوب کھلتا ہے اور جن کی قوتِ تعقل اچھی ہوتی ہے ان پر معارف خوب نازل ہوتے ہیں، ایک شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے ایک سائبان دیکھا اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اس کو ہتھیلیوں میں لیتے ہیں بعض کو زیادہ ملا ہے اور بعض کو کم ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے۔ یارسول اللہ ؐ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے وہ رسی پکڑلی اور اوپر چڑھ چڑھ گئے اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے وہ رسی پکڑلی اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک شخص نے وہ رسی پکڑلی اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے وہ رسی پکڑلی اور رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس کے لئے جوڑ دی گئی پھر وہ چڑھ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے تصدق مجھے تعبیر فرمائیں۔ سرکارِ دو عالم ؐ نے فرمایا تم تعبیر کرو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعبیر کی کہا وہ سائبان اسلام ہے گھی شہد جو ٹپک رہا ہے وہ قرآن کو کم یا زیادہ لینے والے اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے، وہ دینِ حق ہے، اللہ آپ ؐ کو بلند کرے گا، ابوبکر رضؓ نے عرض کی۔ میرے آقا! میں نے تعبیر صحیح کی یا غلط تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ صحیح ہے اور کچھ غلط ہے، اور اس رسی کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط پ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۲۲ ترجمہ:۔ پس مضبوط پکڑ رسی اللہ کی کو،

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص پ ۴ سورۃ آلِ عمران ۱۰۳

ترجمہ:۔ اور مضبوط پکڑو ساتھ رسی اللہ کی اکٹھے اور مت متفرق ہو۔ مرشد کی محبت مضبوط تھامنے کے بعد کشف الہام شروع ہوتا ہے محبت خود بخود آنکھ کھول دیتی ہے، وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ پ ۲۹ سورۃ قیمۃ آیت ۲۲، ۲۳ = ترجمہ:۔ کتنے منہ اس دن تازے ہیں، طرف پروردگار اپنے کو دیکھنے والے ہیں۔

اللہ رسولؐ کی محبت والے سوئے اور جاگتے اللہ اپنے کی زیارت کرتے ہیں، جو لوگ اس راستہ پر نہیں آتے وہ حجاب میں رہتے ہیں ان کو کشف و الہام نہیں ہوتا۔ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ پ ۳۰ سورۃ مطففین آیت ۱۵ ترجمہ:۔ ہرگز نہیں یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اس دن البتہ حجاب میں ہیں۔

جو عشق کی منڈی میں نہیں آئے ان کے قلب خشک پتھر کی مانند ہیں، جاننا چاہیئے عالم خواب میں فائدہ سالک کے لئے یہ ہے، کہ وہ ان کی وجہ سے نفس کی برائی بھلائی اور سیر و سلوک کے زمانہ میں اپنے حال کی ترقی و نقصان سے آگاہ ہو جاتا ہے، اور خواب مکاشفات اس کے دل کے لئے آرام کا سبب بن جاتے ہیں، اور حق و باطل اور واقعات نفسانی اور شیطانی اور حیوانی اور سبعی اور ملکی اور قلبی اور روحی اور رحمانی میں فرق و تمیز حاصل ہو جاتی ہے، کیونکہ حرص کی خصلت کو چوہے اور چیونٹی کی شکل میں اور بدنیتی کو خنزیر کی صورت میں اور تکبر کو خرس چیتے کی شکل میں بخل کو کتے اور بندر کی صورت میں اور کینہ کو سانپ کی شکل میں اور غصہ کو بندر شیر دیگر درندوں کی صورت میں ظلم و زیادتی کرنا وغیرہ شہوت کو گدھے کی صورت میں حیوانیت کو بکری کی شکل میں۔ شیطانی صفت گمراہ کرنے فریب دینے لومڑی اور خرگوش کی شکل میں لاکر دکھائی جاتی ہیں، سالک کو خواب سمجھنا چاہیئے کہ خواب میں کیا دکھائی دے رہا ہے، کون سے عناصر کا میرے اوپر دباؤ ہے، اس وقت سالک آرام سے نہ بیٹھے جب تک غفلت کاہلی سے نجات حاصل نہ

کرے سالک کو فنا حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں عجیب حرکتوں اور بے عقلی سے سالک کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ شیطان خوش ہوتا ہے، سالک کو کتنا کشف کیوں نہ ہو جائے مگر خدا نہ کہلوائے بندہ بندہ ہے، اللہ اللہ ہے۔ اگر سالک کو خوابیں طرح طرح کی آئیں تو وہ ابھی تک اپنے نفس کا بندہ بنا ہوا ہے، نفس کو محبوب اور خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اسی وجہ سے اسی تعلق سے خوابیں آتی ہیں، عام لوگ خوابیں دیکھتے ہیں سالک کی خواب عام تو نہیں ہوتی لیکن مقام نہیں ملا ہوا سب خوابوں کی تعبیر کی حاجت ہوتی ہے، گو بندہ خواب کو فراموش کر دیتا ہے وحدت حاصل کرنا بہت دور کی بات ہے بستر بنوت پہ پہنچنا بہت مشکل ہے، یہ کبیر الاولیاؒ کی بات ہے مظہرِ ذاتِ حق بننا بہت مشکل مقام ہے، غفلت و کاہلی کو دور کرتے ہوئے اپنے آپ کی حفاظت و نگہداشت کرنی ضروری ہے اولیاء مثل ستاروں اور چاند کے ہیں، قرآن پاک میں ارشاد باری تعالےٰ ہے، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ج پ ۲۳ سورۃ صفت آیت ۱۰۵ =

ترجمہ :۔ تحقیق سچ کیا تونے خواب کو،

خواب میں اگر دودھ کی قے آجائے، تو علم روحانی سے محروم ہوگا، اگر خواب میں کوئی دودھ دیتا ہے تو روحانی علم کا فیض ملتا ہے، وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ سے لیکر فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ پ ۷ سورۃ انعام آیت ۵۹ = ترجمہ :۔ اور نزدیک اس کے ہیں۔ کنجیاں غیب کی نہیں جانتا ان کو مگر وہ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور دریا کے ہے، اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے، اس کو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے ہے،

اللہ تعالےٰ کے اولیاء کا وجود ایک بیان کرنے والی کتاب ہے اس میں سب کچھ موجود ہے غیب بھی ہے نہیں بھی ہے چونکہ وہی ذات ہے، ارشادِ باری تعالےٰ ہے، عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ سے لیکر مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝

پ۲۹ سورۃ جن آیت ۲۶ تا ۲۷۔ ترجمہ:۔ وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کسی کو مگر جس کو پسند کرتا ہے رسولوں میں سے پس تحقیق وہ چلاتا ہے آگے اس کے سے اور پیچھے اس کے سے نگہبان۔ ارشاد ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۴۴۔ ترجمہ:۔ یہ خبروں غیب کی سے ہے، وحی کرتے ہیں اس کو طرف تیرے۔ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ سے لیکر اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ پ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۴۹ ترجمہ:۔ یہ خبروں غیب کی سے ہے کہ وحی کرتے ہیں۔ ہم ان کو طرف تیری نہ تھا۔ تو جانتا ان کو تو اور نہ قوم تیری پہلے اس سے پس صبر کر تحقیق آخر کار واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔ حضور پاک ﷺ کو چھ مہینے تک خواب نظر آتے رہے۔ زندگی ایک خواب ہے، مرنا بیداری ہے۔ اور آدمی ان دونوں کے درمیان چلتا پھرتا خیال ہے، حضور پاک ﷺ کا خواب دیکھنا خواب در خواب ہے، فرشتہ بھی ایک عالم خیال تھا۔ اللہ تعالے ارشاد فرمایا ہے، اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا سے لیکر فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ پ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۴ تا ۵۔ ترجمہ:۔ تحقیق دیکھے میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھا۔ میں نے ان کو واسطے اپنا سجدہ کرنے والے۔ کہا اے چھوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجیو خواب اپنے کو اوپر بھائیوں اپنے کے پس مکر کریں گے، واسطے تیرے کچھ مکر۔ پہلے پہلے خواب آتے ہیں وہ سچے ہوتے جاتے ہیں۔ باطنی طاقت کی تصدیق ہو جاتی ہے، وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ سے لیکر رَبِّيْ حَقًّا ؕ پ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۱۰۰ ترجمہ:۔ اور کہا اے باپ میرے یہ ہے تعبیر خواب پہلے کی تحقیق کر دیا اس کو پروردگار میرے نے سچ۔

نیند ایک طرح موت مرنا ہے، جب نیند میں خواب آئے باطن میں بعض چیزوں کا پتہ چلے تو صاف ظاہر ہے کہ زندگی خواب ہے اور سونا نیند بیداری کا

جاگتا ہے جس سے ہر کام کے متعلق پتہ چلے۔ لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰہُ سے لیکر فَجَعَلَ مِنۡ دُوۡنِ ذٰلِکَ فَتۡحًا قَرِیۡبًا ۔ پ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۲۷ **ترجمہ** :۔ بے شک اللہ نے سچ کردیا اپنے رسول کا سچا خواب بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گئے اگر اللہ چاہے۔ امن وامان سے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں۔ تو اس سے پہلے نزدیک آنے والی فتح رکھی۔ انسان جسم وروح سے عبارت ہے۔ روح جب تک جسم میں ہے اس کی جلوہ نمائی کے دو رخ ہیں۔ جسمانی وروحانی، اپنے جسمانی دروازہ سے وہ جھانکتی ہے تو اس کو جسم کے مادہ کی سطح پر رنگا رنگ کے نقش ونگار اور گلکاریاں نظر آتی ہیں۔ یہ اس کے وہ تعلقات اور دلچسپیاں ہیں۔ جو اس کے اس جسمانی ومادی عالم کے ساتھ قائم ہیں۔ لیکن اس کے پیچھے ایک دوسرا دروازہ ہے جہاں سے وہ روحانیت کے عالم کی سیر کرسکتی ہے جس قدر اس تعلق انس اور دل بستگی شیفتگی اور مشغولیت عالم جسم سے زیادہ ہوگی اسی قدر دوسرے عالم کی طرف سے فراموشی غفلت اور بے تعلقی زیادہ ہوگی، حالتِ خواب میں روح کی ظاہری جسمانی مصروفیتیں چونکہ کم ہوجاتی ہیں۔

اس لئے اس کو دوسری کھڑکی کی طرف جھانکنے کی فرصت مل جاتی ہے اور پھر روح کو جس قدر تعلقاتِ خارجی سے بیگانگی زیادہ ہوتی ہے جو روحیں اس عالم جسمانی کی بندشوں میں رہ کر بھی ان میں گرفتار ومقید نہیں ان کے لئے عالم بیداری میں بھی اقلیمِ روح کی گلگشت سے مانع نہیں۔ اسی کا نام مشاہدہ اور مکاشفہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مقدس قالبوں میں جو ارواح طیبات ہیں وہ عالمِ ظاہری کی گرفتاریوں کے بعد بھی جس حد تک آزاد اور بے تعلق رہتی ہیں وہ عام حدِ انسانی سے بہت آگے اور بہت بلند ہے اسی لئے عالم مشاہدہ اور عالم خواب دونوں میں حقائق اور اسرار کی بستیاں ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتی ہیں بیداری تو بیداری وہ سوتے بھی ہیں تو بیدار رہتے ہیں ان کے جسم سوتے ہیں لیکن ان کی روحیں

ہمیشہ جاگتی رہتی ہیں۔ ومن آیتہ منامکم باللیل سے یکر لقوم یسمعون ہ پ ۲۱ سورۃ روم آیت ۲۳ ترجمہ :۔ اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا اور بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے،

یا یہا الملا افتونی فی رؤیای سے یکر حلام العلمین ہ پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۴۳-۴۴ = ترجمہ :۔ اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی اے دربار یو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہے۔ بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔

تفسیر۔ گو عالم خواب کا نظارہ ہر انسان ہستی کو کبھی کبھی پیش آتا ہے، جو روح سے وابستہ ہے، اور جس میں کالے گورے کی کوئی تمیز نہیں روحانی صحت ٹھیک ہونی ضروری ہے، عالم خواب کے مشاہدات ان کے لئے ہیں جن کے روح و دل کی بینائی تیز اور روشن ہو۔ الذین امنوا و کانو سے یکر ھوالفوز العظیم ہ پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۶۳، ۶۴ ترجمہ :۔ وہ جو ایمان لائے پرہیز گاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے اس جہان کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے تفسیر سب سے سچا خواب وہ دیکھتا ہے جو سچ بولتا ہے، زبان سچ بولے گی، دل باطن دیکھے گا۔ رسولوں کو بھی پہلے خواب دکھائے جاتے رہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں پہلے جنگ کی ہار جیت دکھائی گئی تھی۔ جو خواب مرشد دیکھتا ہے وہ مکمل مرید نہیں دیکھ سکتا۔

مرشد سے پہلے حج نہ کریں

مرید مرشد کو چھوڑ کر خانہ کعبہ حج کے لئے نہ جائے البتہ شیخ ہی اگر کسی مصلحت کے تحت اس کو اس طرف بھیجے تو جائے۔ مرید حج کرنے کے لئے شیخ سے اجازت

ے اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ بلا اجازت نہ جائے، حضرت جنید کے ایک مرید نے آپ ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں حج پہ گیا تھا وہاں سے واپس آرہا ہوں، آپ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو نے سب گناہوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ مرید نے جواب دیا نہیں! پھر فرمایا کہ پس تو نے سفرِ حج اختیار ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کہ حج کے سفر میں راہِ سلوک کی منزل طے کی کہ نہیں مرید نے جواب دیا نہیں۔ پھر فرمایا تو نے میقات میں احرام باندھا پہلا لباس جسم سے جُدا کیا تو کیا اسی طرح صفاتِ بشریت کو بھی اس لباس کی طرح اتار پھینکا۔ جواب مرید کہ نہیں۔ پس تو نے احرام باندھا ہی نہیں۔ شیخ! کیا تو نے میدان عرفات میں قیام کیا تو کیا وہاں اس قیام میں تجھے کشف و مشاہدۂ حق کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ جواب! نہیں کیا۔ پس تو نے عرفات میں قیام ہی نہیں کیا، شیخ! جب تو مزدلفہ میں بھی نہیں گیا۔ اور تیری مراد حاصل ہو گئی، تو کیا اسی مراد کو پا کر تو نے باقی سب مرادوں کو ترک کر دیا جوابِ مرید کہ نہیں۔ پس تو مزدلفہ میں بھی نہیں گیا۔ تو نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ تو تو نے اپنے باطن کو الطافِ جمالِ حق میں محو پایا۔ جواب ملا نہیں۔ پس تو نے طواف بھی نہیں کیا، شیخ نے ہر بات پوچھی تو نا مکمل ہوئی۔ تو فرمایا۔ جاؤ تمہارا حج نہیں ہوا لہٰذا جس طرح ہم نے بتایا اسی طرح کرو۔ پس حج ایک مجاہدہ ہے جو کشف و مشاہدہ کی خاطر کیا جاتا ہے، لیکن یہ مجاہدہ اس مشاہدہ کی علّت نہیں ہوتا۔ بلکہ محض اس کا سبب ہوتا ہے حج کا یہ مقصود نہیں ہوتا کہ بس خانہ کعبہ کا دیدار کر لیا۔ بلکہ اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ مشاہدہ حق کا کشف ہو جائے۔

مرشد کی ہر چیز مقدس ہے

حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے یا بلغم تھوکتے تو صحابہ کرامؓ جھپٹ کر اسے لیتے اور چہرے اور جسم پہ مل لیتے۔ حضور پاک ؐ نے فرمایا تم ایسا

لئے کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کی ہم برکت کے لئے کرتے ہیں۔ آپ حضور پاکؐ نے فرمایا ساتھ یہ بھی خیال کریں، کہ گفتگو میں سچائی اختیار کریں۔ امانت کو ادا کریں اپنے پڑوسی کو تنگ نہ کریں۔ عامر بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ پچھنے لگوا رہے تھے، جب آپؐ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے عبداللہ رضی اللہ عنہ اس خون کو لے جاؤ اور کہیں اس طرح سے ڈال آؤ کہ تمہیں کوئی نہ دیکھے جب یہ آپ کے پاس سے نکلے تو چھپ کر وہ مقدس خون پی گئے۔ واپسی پہ آپ نے اشارہ کیا تو عبداللہ نے جواب دیا کہ محفوظ جگہ ڈال دیا ہے۔ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے گا، آپ نے واضح فرمایا کہ تم پی گئے ہو تم کو لوگ نقصان پہنچائیں گے، چونکہ تیرے اندر میرا خون ہے۔ جس طرف بھی میری محبت ہوگی، اس کو پریشانی ہوگی، جنگ احد میں، میں مالک بن سنان نے جب حضور پاکؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا دیکھا تو چہرہ مبارک سے خون صاف کر کے پی لیتے حضور پاکؐ نے فرمایا اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی حضرت اقیمہ رضؓ فرماتی ہیں، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا، جسے آپؐ چارپائی کے نیچے رکھتے اس میں پیشاب کرتے۔ صبح کو پیالے والا پیشاب غائب تھا۔ اصحابہ کرام نے عرض کی کہ ام سلمہ کی خادمہ سرہ اسے پی گئی ہیں، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پہ جہنم حرام ہے،

حضور پاکؐ نے عمرہ کیا اور اپنا سر منڈایا لوگ آپ کے موئے مبارک کی طرف لپکے میں لوگوں سے آگے بڑھا، میں نے آپؐ کی پیشانی کے بال اٹھائے ان کو اس ٹوپی کے اندر رکھ لیا جب کبھی ضرورت پڑتی یہ ٹوپی میرے ساتھ ہوتی مجھے فتح وبرکت ملتی۔ حضور پاکؐ کا لعاب دہن تھوک مبارک کبھی تھوکنے کا اتفاق ہوتا تو اصحابہ کرام اس کو اپنے ہاتھوں پہ لے لیتے مزید براں یہ اسے اپنے چہرے پہ مل لیتے۔ ادھر آپ کے فضلہ یعنی بلغم اور وضو کے پانی پر ٹوٹ پڑتے آپؐ کی عظمت کا یہ درجہ تھا۔ کہ کوئی صحابی آپؐ کو نظر بھر کر نہیں دیکھتا تھا

مرشد طبیبِ روحانی ہے

ظاہری زیب و زینت نہایت دل کش اور دل فریب ہے مگر حقیقت میں خطرناک اور تباہ کن ہے دنیا کی زیب و زینت اور رنگا رنگی پر فریفتہ نہیں ہونا چاہیئے، اس سے لگاؤ نہیں رکھنا چاہیئے اس لذت و محبت میں پھنس کر دین کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بڑی حماقت ہے کہ انسان اپنی مرضی کے مطابق وقت گزارے اور امید سکونِ قلب رکھے اگر سکونِ قلب کی ضرورت ہے تو غلامِ اولیأ بن کر دکھاؤ۔ اولیاء کی مجلس میں قلبی امراض ختم ہو جاتی ہیں، چونکہ اولیاء قلبی امراض کے طبیب ہوتے ہیں۔ مرید ہی حقیقی والد اور طریقت کا رہبر اور مرید جہالت کی تاریکی سے معرفت کے نور اور سعادتِ ابدی و نجاتِ سرمدی کی طرف نکالنے والا اور فرشتوں کے ساتھ ملانے والا ہے، کیونکہ شیخ ہی گناہوں کا طبیب ہے، والدین انسان کے دُنیا پر آنے کا ذریعہ وسبب ہیں، اس کی جسمانی پرورش بچپن سے لے کر جوانی تک کرتے ہیں، اور اپنی اولاد کے لئے بہتر انتظام و اقدام کر کے ان کے مستقبل کو سنوارتے ہیں اسی طرح پیر اپنے مرید کا روحانی باپ ہے، جو کہ مرید کی تربیتِ حسنہ کرتا ہے، اس امراضِ قلبی کا علاج کر کے روح کو غذا پہنچا کر روحانی پرورش کرتا ہے مرید اپنے پیر و مرشد سے تعلق و نسبت قائم کر کے اللہ کا نام سیکھتا ہے مرید کو مرشد کی ہدایت کے مطابق محنت کرنے سے اس کا قلب و سینہ منوّر ہو جاتا ہے، جس طرح اللہ والوں سے روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اس طرح برے لوگوں سے غفلت کا حصہ ملتا ہے غفلت کا حصہ روحانی فیض سے جلد کامیاب ہوتا ہے۔ غفلت کا عکس براہِ راست دل پہ اثر پیدا کر کے ذوق و شوق ختم کرتا ہے مرشد کی توجہ کی بدولت مکان سے لامکاں تک عروج نصیب ہوتا ہے۔ جتنا ماہر نبض شناس ہوتا ہے مریض کے مرض کی تشخیص جلدی کر لیتا ہے۔ اور اس کے لئے موزوں و مناسب علاج

تجویز کرلیتا ہے ہاں مگر معالج قابل و ماہر کسی وقت یہی کچھ وقفہ کے لئے بیمار نا مناسب حالات کی وجہ سے ہو جائے تو مریض علاج سے محروم ہی نہیں رہ جاتا بلکہ مریض کی بیماری بڑھ جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے مریض کو معالج تندرستی اور عمر درازی کے لئے دُعا گو ہونا ضروری ہے یہی طریقہ پیر و مرید کا ہے مرشد اپنے مرید کی تعریف نہ کرے۔ چونکہ اس کے نفس کو خوراک ملتی ہے۔ مرشد مرید پر سخت رہے تاکہ مجاہدہ ہو جائے، اللہ کے یہاں درجات و مقامات اپنے اپنے عشق و محبت اور اخلاق کے درجے پر مرتب ہوتے ہیں جس کا جتنا زیادہ عشق و محبت اور اخلاص کامل ہوگا، اس کے اتنے ہی درجات و مقامات بلند ہونگے ہر ایک قوم پر نگاہ رکھ کر منازل راہِ سلوک طے کرنے ہوتے ہیں کیونکہ نفس امارہ اپنی مکاریوں اور فریب کاریوں کا جال پھیلا کر پھاندنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، مرید اپنے آپ کو گونگا کرکے کامل صحبت میں خاموش رہ کر رہ فیض حاصل کرے اپنی عقلمندی کے کمالات کو چھوڑ کر خاموشی اختیار کرے اپنے آپ کو پیاسا تصور کرے کامل بزرگوں کو اپنے مرشد کی صورت میں دیکھے، وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ سے لیکر مِنَ الْاٰخِرِیْنَ ۞ پ۲۷ سورہ واقعہ آیت ۱۰ تا ۱۴ ترجمہ:۔ اور آگے نکل جانے والے آگے ہیں۔ سب یہ لوگ مقرّب ہیں۔ نیچ بہشتوں نعمت کے بڑی جماعت ہے پہلوں سے اور تھوڑی ہے، پچھلوں میں سے۔

خلفاء میں سے کوئی بدنصیبی اور بدبختی کی وجہ سے نفسِ امارہ کے فریب میں پھنس کر روگردانی میں ہے خدا کی معرفت کے دریاؤں کے دریا بھی پی لے تو بھی کم جاننا چاہیئے اپنے ہونٹوں کو خشک ہی تصوّر کرنا چاہیئے لیکن زبان تک لفظ نہ لایا جائے دل میں ہی رہے، بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں با ارادہ بیعت حاضر ہوئے تو اس وقت خواجہ صاحب ایک خشک درخت کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھے تھے بابا صاحب کو خیال آیا کہ تعجب ہے کہ جس درخت سے خواجہ صاحب نے ٹیک لگا

رکھی ہے وہ خشک ہے چنانچہ بابا صاحب نے ایک نظر ڈالی تو وہ سرسبز ہو گیا اور
اور خواجہ صاحب نے نظر کی تو پھر خشک ہو گیا۔ الغرض دوبارہ پھر اسی طرح الٹ
پلٹ ہوئی اور خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔ میاں فرید تم فقیری کرنے آئے ہو یا خدا
سے لڑنے۔ رضائے الٰہی تو یہی ہے کہ درخت خشک رہے مگر تم اسے ہرا بھرا
کرنا چاہتے ہو۔ اس بات پر غور کریں کہ بابا فرید میں اتنی بڑی قوتِ روحانی موجود
تھی، مگر اس کے باوجود آپ مرشد کی بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے، آج کل
تو ذرا سا آدمی اگر ایم۔ اے مولوی یا منشی فاضل ہو جائے تو بس وہ کہتا ہے کہ
میں سب کچھ بن گیا ہوں۔ یا چند وظائف سیکھ لئے ہوں اور چند کتابیں پڑھ لی ہوں
تو بس وہ ولی کہلواتا ہے پھر خواجہ غریبؒ نواز نے فرمایا جاؤ! قطب الدینؒ کے پاس
وہ ذرا تمہاری خبر لے گا۔ اور وہیں تمہارا حصّہ ہے بابا صاحب حسبِ ارشاد پرانی
دلّی میں آئے اور قطب الدین صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ان کی عمر کم تھی
بچوں کے کھیل کود کا تماشا دیکھ رہے تھے، بابا فرید کے دل میں خیال آیا کہ پیر تو ملا۔
مگر لڑکا سا ادھر قطب الدین صاحبؒ کو یہ ضمیر منکشف ہوئی، فوراً حجرہ شریف کے اندر
گئے۔ اور بوڑھے بن کر نکل آئے فرمایا کہ لو اب میں تمہاری پیری کے قابل ہو گیا ہوں،
بابا صاحب بیعت ہوئے اس بات پر غور کرو تو یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ ہماری
عمر زیادہ ہے، اور پیر کی عمر کم ہے، دیکھنا روحانیت کو ہے کہ ہے یا نہیں ہے،
بابا فرید نے اپنے پیر و مرشد کو وضو کرانے کی خدمت اختیار کی موسم سرما میں نصف
رات کے بعد پانی گرم کرنے کے لئے آگ کی ضرورت پڑی اور آپ نے تمام شہر
میں تلاش کی مگر آگ کہیں نہ ملی بہت گھبرائے اور آخر کار ایک ضعیف عورت آگ
اس شرط پر دینے کے لئے رضامند ہوئی کہ آگ کے بدلے میں اسے اپنی ایک آنکھ
دیں گے، آپ نے اس کی شرط قبول کرلی اور آنکھ دیکر آگ حاصل کرلی اور واپس آ
کر پانی گرم کر کے حضرت کے لئے تیار کیا۔ اور عین وقت پر وضو کرایا اور صبح کو جب
قطب الدین کے روبرو حاضر ہوئے تو آپ نے ایک آنکھ پہ پٹی باندھ رکھی تھی

شیخ نے فرمایا فرید پٹی کیوں باندھ رکھی ہے، آپ نے عرض کی حضور آنکھ آئی ہوئی
قطب الدین نے فرمایا۔ آنکھ سوائی ہوئی شیخ کے فرمان کے بعد فرید الدینؒ نے پٹی کھولی
تو آنکھ پہلے سے بھی بڑی تھی مرید میں اگر آج بھی اتنی عقیدت وارادت ہو تو مرشد
اتنا ہی کرم فرماتا ہے جتنا یقین پختہ ہو اتنا ہی فیض ہوتا ہے خوشبودار پھول ہر
ایک کو پسند اور پرکشش ہوتا ہے مرید کے لئے چھ گھاٹیاں ہیں۔ اوّل عزت
کروانے کا دروازہ بند کرو ذلت کا دروازہ کھول دو۔ دوئم اچھی چیزوں کے حصول
کی خواہش کا دروازہ بند کرو اور اپنے نفس پر سختی کا دروازہ کھول دو، سوئم نیند
کا دروازہ بند کرو بیداری کا دروازہ کھول دو۔ چہارم راحت وآرام کرنے کا خیال
کا دروازہ بند کرو۔ پنجم۔ سرمایہ دار دولت مند بننے کا دروازہ بند کر کے مسکینی کا
دروازہ کھول دو۔ حضرت ابراہیم بن ادھم باغ انگور کے مالی تھے، ایک فوجی سپاہی
وہاں سے گزر رہا تھا۔ اس نے ابراہیم ادھم سے انگور طلب کئے۔ آپ نے جواب
دیا کہ مجھے اجازت نہیں ہے، اس پر فوجی سپاہی نے پیچ وتاب کھا کر آپؒ کو
مارنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا اس سر کو خوب مارو کیونکہ
اس نے کافی عرصہ اللہ کی نافرمانی کی ہے جس پر فوجی شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ مرشد
جب کسی مرید سے پیار کرتا ہے۔ تو اس مرید کے غم کو زیادہ کرتا ہے اور جب کسی
بندے سے بغض کرتا ہے۔ تو اس پر اپنی دنیا کو کشادہ کر دیتا ہے، بعض لوگ
کہتے ہیں کہ اولیاء کرام جنگل میں رہتے ہیں۔ ہر اولیاء کی صفت مختلف ہے، تعجب
سے اس شخص پر کہ جو جنگل کو اس خیال سے طے کرتا ہے کہ وہ اللہ کے گھر پہنچ
جائے گا۔ اور آثارِ ولایت دیکھے گا۔ دراصل یہ غلط ہے، حقیقت یہ ہے کہ
اپنی خواہشاتِ نفس کو طے کرو اور اپنے دل تک پہنچ کر اپنے مرشد کے آثار
دیکھیں۔ جس مرید نے اپنے جسمانی اعضاء کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی اس
نے اپنے دل میں شجر ندامت بو یا۔ طمع وحرص کا باپ شک ہے جب ارادت ٹھیک
ہو جائے تو آثارِ برکت ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں شجر معرفت فکر یعنی تصوّر

مرشد کے پانی سے سیراب ہوتا ہے اگر مدارجِ ارادت طے کرنے سے قبل ہی معرفت
کے حصول کی خواہش کرے تو یہ صریحاً جہالت ہو گی۔ اگر مقامِ توجہ کو درست کرنے
سے قبل کوئی مرید بننا چاہے تو معلوم ہے تجھے کس چیز کی تلاش ہے، مرید کے لئے
بدترین غفلت یہ ہے کہ وہ اپنے مرشد کو یاد نہ کرے یہی پریشانیوں کی جڑ
ہے۔ ہر بات جس کے متعلق تجھ سے سوال کیا جائے اسے علم کے جنگل میں تلاش
علم میں نہ ملے تو اپنے آئینہ دل میں دیکھو اگر میدان دل میں نہ ملے میدان
کرو اور اگر ان تینوں مقامات پر نہ ملے تو پھر اسے شیطان کے منہ پہ طمانچہ بنا کر مار دو

پانچ چیزیں مرید کے لئے دوا کا کام کرتی ہیں۔ اچھے طریقے سے تلاوت قرآن
پاک اور اپنے پیٹ کو خالی رکھنا اور رات کو ذکر فکر کرنا۔ صبح کو اپنے پیر و مرشد
کے لئے ہدیہ درود و سلام بھیجنا اور صحبت صالحین میں بیٹھنا۔ دیدارِ مرشد سے
ہر برکت ملتی ہے، جب مرید اپنے مرشد پاک سے باطنی تعلیم حاصل نہیں کرتا
تو کل کو وہ پیر کیونکر بن سکتا ہے اور فرضِ محال ایسے شخص کو خرقۂ خلافت مل بھی
جائے تو اپنے مرید کی تربیت کیونکر کر سکتا ہے۔ جس مرید نے کسی بھی وقت مرشد
کا فریضہ ضائع کر دیا تو وہ اس فریضہ کی لذت سے محروم ہو جاتا ہے مرید اپنے
نفس کے لئے کسی کے ساتھ جھگڑا نہ کرے کیونکہ یہ نفس تیرا نہیں ہے بلکہ
تیرے مالک اس کے آقا اس کا مالک ہے۔ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کروائے۔
نفس مرید اور مرشد کے درمیان ایک بہت بڑا حجاب ہے اور نفس کو فتح کرنا بہت بڑی
بات ہے جبکہ جسم قائم ہے۔ اس وقت امر لاگو ہے مرید کا سفر اس وقت تک جاری رہتا
ہے۔ جب تک کہ وہ اپنی ذات تک رسائی نہیں کر لیتا۔ اور جب وہ اپنی ذات کو پہچان
لیتا ہے، تو وہ اپنے مقام پہ پہنچ جاتا ہے مرید اکثر بیمار رہتے ہیں نفس سلامت
نہیں رہتا کیونکہ اس کے ساتھ کوئی آسانی نہیں برتی جاتی۔ اگر مرید مرید کا نفس نہ ہو تو وہ
طاقت نہ رکھے اسے رچا بسا ہوا معلوم ہوتا ہے نفس کبھی سچ نہیں کہتا۔ دل کبھی جھوٹ
نہیں کہتا۔ نوجوان توبہ کرنے والے اللہ کو زیادہ پسند ہیں نوجوانی میں بیعت ہونے
والے کی بات ہے توبہ کے معنی رجوع کرنے کے ہیں مرید اپنی غلطی پہ جلدی شیخ سے معافی

مانگے۔ توبہ کی نشانی آنسوؤں کی بارش ہے، جو مرید ابتداً ہی بارگاہِ مرشد میں کھڑا رہنے سے گریز کرتا ہے آخر وہ بیٹھنے کا بھی حقدار نہیں ہے، حرکت میں برکت ہے جو مرید اپنے دین کو سلامت رکھنا چاہے۔ وہ اپنے دل اور بدن کو راحت سے دور اور عوام الناس سے خود کو دور رکھے یعنی علیحدہ رہے، ایسا نہ ہو کہ گوشہ نشین ہونے کے باوجود دل عوام میں رہے، ہاں عوام میں رہتے ہوئے اپنا دل مرشد سے وابستہ رکھنے۔ تمام تر آفت لالچ میں ہے، اس سے بچنا چاہیئے۔ کامل مرید بننے کے لئے اپنے نفس کو پگھلانا چاہیئے۔ زبان ایک درندہ ہے اس کو جکڑ کر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ زبان عوام میں رسوا کر دے گی، عاشق خاموش رہے تو مر جاتا ہے، عارف خاموش رہے تو زندہ ہو جاتا ہے، خوفِ مرشد ارادت کی زینت ہے مرشد سے ڈرنے کی وجہ سے بلند مراتب ملتے ہیں مرشد پاک سے غم ہی ملتا ہے اعشق بہت بڑا غم ہے، اگر دل میں غم نہ ہو تو دل ایک ویران وسنسان جگہ ہے غمِ مرشد تمام غموں کو معطل اور خارج کر دیتا ہے کسی شاعر نے خوب کہا ہے "اک تیرا غم ہو گا تو کتنے غم نہ ہونگے۔" ارشادِ باری تعالےٰ ہے،

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ سے لیکر فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ پ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۹ ترجمہ :۔ اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کو جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو، اور جو اپنے نفس سے بچا یا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ روحانی پیشوا یعنی مرشد انسانیت کے حقیقی رہبر و رہنما ہوتے ہیں مرشد کے فیض و برکت کی قوّت کے اثر سے جمادات، نباتات، حیوانات اور انسانوں میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے، جبکی بنا پر اشیاء سے مافوق الفطرت اور خلافِ معمول افعال و حرکات اور اثرات رونما ہوتے ہیں۔ پانی کا خون ہو جاتا عصا کا سانپ بن جانا ہتھیلی کا چمکنے لگنا۔ عصا کی ضرب سے دریا کا خشک

ہو جانا۔ چٹان سے پانی بہنا، چاند دو ٹکڑے ہو جانا خرمے کے تنے کا رونا اور آواز
کا آنا۔ درحقیقت بیمار دلوں کے روحانی طبیب بن کر آئے کبھی کبھی ارواح وقلوب کے
معالجہ میں ان کو جسمانی امراض وعوارض کا علاج بھی کرنا پڑتا ہے۔ حضرت علیؓ کی
آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگانا۔ کسی مرید کی ٹانگ پر اپنا دست مبارک لگانا
اور اس کا فوراً اچھا ہو جانا۔ تلواروں کے زخم ٹھیک ہو جانا ابوہریرہ کا مرض
نسیان دور کر دینا۔ وضو کے پانی سے فیض لینا وغیرہم،

مرشد اپنے مرید کو دوسری روحانی زندگی بخشتا ہے

اولم یروا انا جعلنا سے لیکر یکفرون ہ پ ۲۱ سورۃ عنکبوت
آیت ۶۷ ترجمہ:۔ اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین پناہ بنائی
اور ان کے آس پاس والے لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ تو کیا باطل پر یقین لاتے
اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ناشکری کرتے ہیں۔ مرشد سے امن چین ملتا ہے اور
کونسی جگہ ہے جہاں سے امن بسر آسکتا ہے۔ یاایھا الذین سے لیکر الیہ
تحشرون ہ پ ۹ سورۃ انفال آیت ۲۴ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ
اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو
تمہیں زندگی بخشے گی۔ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں
میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ مرشد کی نظر مرید
کے قلب پر پڑتی ہے مرشد آفتاب حق کی کرنیں ان کثیف بادلوں میں سے بھی
چھن چھن کر سطح قلوب پر پڑتی ہیں، قلب کو روشن کرتی جاتی ہیں۔ مرشد دوسری
پیدائش دیتا ہے، ارشاد ہے، ام خلقوا من سے لیکر بل لا یوقنون ہ
پ ۲۷ سورۃ طور آیت ۳۵ تا ۳۶ ترجمہ:۔ کیا یہ یوں ہی آپ پیدا ہو گئے یا
ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیدا کیا یا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔
بلکہ یہ بات ہے کہ ان کو یقین نہیں۔ مرشد کو ملنے سے دل نور سے معمور ہوتا ہے پیش

قدمی کرکے قدم بوسی کرنا مرید کا کام ہے وہ مرید خدا کا شکر ادا کرے جس کے مرشد
لطف وکرم کی بدولت مرید صاحبِ تاج رتاج وتخت اور خزانہ ہائے روحانی گراں
بہا کے مالک اور معزز تر کون ہے، اس مرید کی ہمسری کی خصائص کا دعوی کون کرسکتا ہے
تمام مریدین کا انتخاب مرشد ہے مرشد کے فیصلوں پر مریدین گردنیں جھکا دیتے ہیں
مرشد جس کو چاہے چمکا دے جس کو چاہے داغ دے مرشد خوش جمال فیاض بہادر
ہوتا ہے، جب مرید خرچ کرتے ہیں تو دوسرے مخالف لوگ اس بات سے روکنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔ ھم الذین سے لیکر لا یفقھون۰
پ۲۸ سورۃ منفقون آیت ۷۔ ترجمہ:۔ وہی جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول
اللہؐ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمانوں اور
زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں۔ مخالف لوگ ہمیشہ مخالفت کرتے ہیں ان سے
بچنا چاہیے ابرِ رحمت جب برستا ہے تو یکساں برستا ہے وان تعجب فعجب سے
لے کر خلق جدیدہ پ۱۳ سورۃ رعد آیت ۵۔ ترجمہ:۔ اور تم تعجب کرو تو اچنبا
تو ان کے پاس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر نئے بنیں گے بعض مرید اس سے
انکاری کرتے ہیں حالانکہ مرنے سے پہلے مرنا اور مرنے کے بعد ادھر زندگی ملتی ہے،
ارشاد ہوتا ہے۔ ومن کان سے لیکر واضل سبیلا۰ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل
آیت ۷۲۔ ترجمہ:۔ اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور بھی
زیادہ گمراہ ادھر اس زندگی میں زندہ ہونا ہے اگر ادھر زندہ ہے تو دوسرے جہان
میں بھی زندہ ہے۔ مرشد اپنے مرید کو پاک کرتا ہے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے ذکر
کرا کر پاک کرے چاہے توجہ سے پاک کرے، اس میں مرید کی دخل اندوزی نہیں ہے
ارشادِ باری تعالےٰ ہے، یھدی بہ اللہ سے لیکر صراط مستقیم ۰ پ۶ سورۃ
مائدہ آیت ۱۹ ترجمہ:۔ اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر
چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم
سے انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ ھو الذین سے لیکر ضلل مبین ۰ پ۲۸ سورۃ جمعہ آیت ۲

ترجمہ :- وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ان میں ہی سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں۔ اور انہیں پاک کرتے ہیں۔ اور انہیں کتاب حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔ اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے، لقد من اللہ سے لیکر لفی ضلل مبین ۰ پ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۶۴ ترجمہ:۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ہے مسلمانوں پر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے، اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ ارشادِ باری ہے۔ الذین یتبعون الرسول سے لیکر ھم المفلحون ۰ پ۹ سورۃ عراف آیت ۱۵۷ :۔ ترجمہ:۔ وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے، اتارے گا۔ تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے مرشد زنگ آلود نفوس اور سیاہ کار قلوب کو جلا دیتا ہے اور اچھی روحانی تعلیم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے۔ اپنے مریدین کے بوجھ اتارتا ہے ان کے پاؤں کی بیڑیاں کاٹ ڈالتا ہے، مرشد ہدایت کا چراغ ہے اوپر والی آیات اور آئندہ آنے والی آیات کو سمجھنا ضروری ہے کہ اب بظاہر وجود حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں نبی کی نبوت کن کے ذریعہ رواں دواں ہے صرف ان بزرگانِ دین کے ذریعہ سے ہی ہے اب یہی پاک لوگ اپنے مریدین کو پاک کرتے ہیں یہی بہت بڑا انعام ہے، سینہ کھل جانا پاک ہو جانا بزرگانِ دین کو جاہل جھوٹا سمجھتے ہیں چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے، وما انت الا سے لے کر ان کنت من الصدقین پ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۱۸۶ تا ۱۸۷ = ترجمہ :۔ تم تو نہیں مگر ہم جیسے

آدمی اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم سچے ہو
اولیائے کرام جو کچھ بھی کریں جاہلوں نے نہیں ماننا کفار یہ کہتے تھے، کہ ہم ایمان لے آتے
ہیں۔ہم کو زمین سے ایک چشمہ بہا دو اسی طرح آج مسلمان ہونے کے
باوجود کفار والا عقیدہ ہے۔ بزرگوں سے کرامت طلب کرتے ہیں یہ بہت بری
بات ہے۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ سے لیکر اِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ٥ پ۱۵
سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹۰ تا ۹۳ = ترجمہ:۔ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ
لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو یا تمہارے لئے
کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو، یا تم ہم پہ آسمان گرا
دو جیسا تم نے کہا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ یا تمہارے
لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ۔ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پہ بھی ہرگز ایمان
نہ لائیں گے۔ کَانُوا قَلِیلًا سے لیکر یَسْتَغْفِرُونَ ٥ پ۲۶ سورۃ ذاریات
آیت ۱۷ تا ۱۸ ترجمہ:۔ وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے
ستر دو بہتر فرقے اندر موجود ہیں جتنے خیال ہیں اتنے فرقے بن گئے۔ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ
عَلَی سے لیکر مُشْرِكُوْنَ ٥ پ۱۴ سورۃ نحل آیت ۱۰۰ ترجمہ:۔ اس کا
قابو تو انہیں پر ہے، جو اس سے دوستی ہیں کرتے اور اسے شریک ٹھہراتے ہیں،
شیطانی ہوا ایک تنکا کو فوراً ہلا کر رکھ دیتی ہے، گھاس کا تنکا نہ بنو۔ مرشد کا
کام ہے، ہر چیز کے متعلق فرمانا مرید کا کام ہے، کان دل لگا کر چپ چاپ توجہ سے
سنیں جو شخص لغو اور فضول باتیں سننے کا خوگر ہو۔ وہ بزرگان کی ان کیفیات سے
متاثر و مستفیض نہیں ہوتا۔ دیکھو آدمی پری کے گیت نہیں سن سکتا کیونکہ وہ
پریوں کے اسرار سے بیگانہ ہے نہ سننے کی وجہ یہ ہے کہ ہم جنس نہیں ان کے احوال و
اعمال سے باخبر نہیں۔ اسی طرح جاہل آدمی اولیائے کرام کے فرمان و ارشادات نہیں
سمجھ سکتا۔ پری اور آدمی دونوں اس جہان کے قیدی ہیں۔ تب غفلت میں قید ہیں،
کیونکہ ارشادِ خداوندی ہے، وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ٥ پ۲۷

بھی سوئے مجلسِ اولیاءٔ مجلسِ انبیاءٔ کرام علیہ السلام میں پہنچ جاتا ہے یہ ہے آرام کی نیند اسی طرح دوسری جگہ قرآن فرماتا ہے۔ ثُمَّ انزل علیکُم سے لیکر طائفۃ منکم ۵ پ؎ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۵۴ = ترجمہ:۔ پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے میں تھی، اور گروہ کو۔ مرید پر پریشانی آئے تو وہ برداشت کرے مرشد خود بخود کرم فرمائے گا، جو مرید اپنی آنکھیں اپنے مرشد سے نہ بنواسکے وہ کل کو شیخ کیسے کھلواسکے گا۔ چونکہ اس کی آنکھیں مدت سے بیمار ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں کا علاج کروائے آنکھ سب کچھ دیکھتی مگر اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی اپنے آپ کو دیکھنے کے لئے وہ ایک آئینہ کی محتاج ہے، ایک مصفیٰ آئینہ لا کر سامنے رکھ دو وہ اپنے آپ کو دیکھنے لگے گی احسان اسی مرید کے ساتھ کیا جاتا ہے جس سے کوئی خاص تعلق ہو مرشد کی نصیحت جو بمنزلہ دودھ کے ہے محبت صفائیِ دل سے جوش میں آتی ہے جس طرح بچے کی جسمانی نشوونما شیرِ مادر سے ہوتی ہے اسی طرح طالبِ ہدایت بزرگوں سے پند و نصائح سے روحانی زندگی حاصل کرسکتا ہے جس طرح ماں کا دودھ اس محبت و شفقت کی وجہ سے جوش زن ہو کر شیر خوار کے کام دھن تک پہنچتا ہے ایک بیج پانی کی مدد سے درخت بن کر پھوٹ نکلتا ہے پھر دھوپ کے اثر سے بڑھتا ہے اور پھولتا ہے ارشادِ باری تعالےٰ ہے، ولا تفسدوا فی الارض سے لیکر قریب من المحسنین ۵ پ؎ سورۃ اعراف آیت ۵۶ ترجمہ:۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنوارنے کے بعد اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے دریا کا پانی مردے کو اوپر اٹھالیتا ہے زندہ ہو تو ڈوب جاتا ہے، فنا پر فائز ہونے والا اختیاری موت کے ساتھ مردہ ہو چکتا ہے۔ اس لئے دریائے معرفت میں غرق ہونے کا خوف نہیں کیونکہ مردہ دریا میں تیرتا رہتا ہے جب جوش مر گیا تو قیامت آگئی چونکہ جوش میں پتہ نہیں ہوش میں مصیبت ہے قیامت ہے ذوقِ طلب پر موقوف ہے۔ جیسی طلب ویسا ذوق میسر ہوگا۔ موسم بہار موسم خزاں کی بربادی بے رونقی کو سرسبز

سورۃ رحمٰن آیت ۳۳ ترجمہ :۔ اے گروہ جن و انسان اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ دیکھو مگر کچھ ایسا ہی زور ہو تو نکلو، بے وفا مرید خالص زہر ہے، ظاہری غم و شادی کے لئے مفید رہنا یہ مرید کی پستیٔ نگاہ ہے حالات و آثار جسمانی سے آزاد رہنا ضروری ہے جسمانی جز کو چھوڑ کر روحانی جز کو پکڑنا چاہیئے اسی جز سے ذوق ملتا ہے۔ اپنے تمام خیالات کو چھوڑ کر مرشد کے خیال کو اپنانا چاہیئے، مرشد کے خیالوں کا اپنے اندر مینہ برسانا چاہیئے مرشد کے خیالات فیوض و برکات کی روحانی بارش کا امیدوار ہونا چاہیئے مرید کا دماغ بلکہ پورا جسم مرشد کی پاکی بولتا رہے تب بات بنتی ہے، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے، سبحنہ وتعلی عما یقولون سے لیکر حلیما غفورہ پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۳ تا ۴۴ :ترجمہ :۔ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

مرید بطغ بن جائے۔ یعنی جس طرح بطغ خوراک کے لئے پانی میں اپنا سر نیچے کرتی ہے روحانی خوراک کے لئے اپنا سر نیچے کرنا چاہیے مرنے سے پہلے مر جائے تو یہ موت بمنزلہ بہار ہے۔ غفلت سے لا پرواہی پیدا ہوتی ہے۔ یہی مرید کے لئے ایک داغ ہے اللہ تعالےٰ غفلت کی اونگھ نیند سے ہر ایک کو بیدار کرے (آمین) اذ یغشیکم سے لیکر بہ الاقدام ٥ پ ۹ سورۃ انفال آیت ۱۱ ترجمہ :۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی، اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جما دے پہلے انسان پر غفلت کی نیند ہوتی ہے۔ اب شیخ کرم فرماتا ہے تو غفلت کی نیند دور کرکے چین آرام کی نیند شروع ہوتی ہے دن رات جب

شادابی میں بدل دیتا ہے اسی طرح پر کامل مرشد اخلاقی و روحانی طاقت پیدا کرتا ہے مرید نہیں کہہ سکتا کریں ہوں۔ مرشد کے پاس وہ تحفہ پیش کریں جو عام نہ ہو کوئی اعلیٰ قسم کا فروٹ یا دیگر چیز پیش کریں اپنے زخم کو جراح کے پاس لیجاکر پاک صاف سکتے ہیں وہ جانتا ہے یہ پھوڑا کونسا ہے پیر روحانی مرہم کرسکتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یوم تبیض سے لیکر کنتم تکفرون ہ پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶-۱۰۷: جس دن کچھ منہ اُجالے ہوں گے۔ اور کچھ منہ کالے ہونگے تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور جن کے منہ اوجالے ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا رسول،

جاہل لوگ جاہلانہ مطالبہ کرتے ہیں۔ انبیاء علیہ السلام نے بہت سے معجزے دکھائے۔ ورسولا الیٰ بنی سے لے کر ان کنتم مومنین ہ پ۳ سورۃ آلِ عمران آیت ۴۹: ترجمہ:۔ اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہے پھر اس میں پھونک مارتا ہوں، تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے۔ اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندے کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔ اگر تم ایمان رکھتے۔ یہی واقعہ آیت ۱۱۰ سورۃ مائدہ میں ہے۔ مردوں کو زندہ کرنا مورتیں بناکر پھونک مار کر زندہ کرنا ان آیات سے بہت سے مقصد حاصل ہوتے ہیں۔ کہ بزرگوں کی پھونک سے روحانی زندگی ملتی ہے بیماریوں سے شفائے کاملہ ملتی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُولیاء کرام کی آنکھ ناک منہ ہاتھ بن جاتا ہوں باقی کیا رہا اللہ تعالےٰ اپنا حکم بدلتا

نہیں اگر انبیاء علیہ السلام کے معجزے ہیں تو اولیاء کرام کی کرامتیں ہیں کرامت طلب کرتے ہیں۔ جو جاہل مطلق ہے۔

سنتہ اللہ سے لیکر تبدیلا ۵ پ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۶۲ ترجمہ: اللہ کا دستور چلا آتا ہے۔ ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے۔ یہی آیت سورۃ روم رکوع ۴ چار میں اور بھی دیگر سورتوں میں ہے۔ اولیاء سے تو لوگ راہ پاتے ہیں۔ وعلمت سے ے کر یھتدوت ۵ پ ۱۴ سورۃ نحل، آیت ۱۶ ترجمہ: اور علامتیں اور ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں۔ ان اولیاء سے حقیقت کی پہچان ہوتی ہے مرشد کی تعلیم سے مریدین نیک بن جاتے ہیں مخلصین کا گروہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو صفائے باطن خلوصِ نیّت اور شدتِ ایمان کی بنا پر کسی کرامت کا خواستگار نہیں ہوتا تاہم تائید مرشد خود اس کی طلبگار ہوتی ہے ہر موقع پر اس کی حفاظت کی جاتی ہے یقین والے مرید کی مدد کرنا مرشد پر فرض ہے پارہ ۲۱ سورۃ روم آیت ۴۷ آخری حصہ آیت کا۔ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ۵ ترجمہ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے،

مسلمانوں کی مدد فرمانا اولیاء کرام کو جب کسی بات پر مجبور تنگ کرو گے۔ تو تکلیف ہو گی۔ اور آخر نہ ماننے والوں پہ ہی قہر نازل ہوتا ہے، لا یومنون بہ سے لیکر لا یشعرون ۵ پ ۹ سورۃ الشعراء آیت ۲۰۱ تا ۲۰۲ ترجمہ: وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ دیکھیں، دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر آ جائے گا۔ اور انہیں خبر نہ ہو گی۔

مرشد اور مرید کو ہوشیار رہنا چاہیئے

مرشد کو زیبا نہیں کہ ہتھیار پکڑے یا کسی کے فیصلہ کرنے کے لئے چل کر جائے جو بھی فیصلہ کرنا کرانا ہو وہ اپنے آستانہ پہ کریں۔ دوسرے مریدین یا پیر بھائی بھی اپنے مرکزی سربراہ کو تکلیف دیں، ہاں مشورہ ضرور لے لیں۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کہیں

جانا پڑے یعنی محفلِ سماع محفلِ میلاد عرس وغیرہ پر تو پیر مرید ہوشیار رہیں، کہیں مرد یا عورت کوئی الزام نہ لگا دے یا قتل کرنے یا زہر دینے کا منصوبہ بنایا ہوا ہو۔

یاایھا الذین امنوا سے لیکر ما فعلتم ندمین ۰ پ۲۶ سورۃ حجرات ایات ۶ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ ہر عبارت لکھنے میں تحقیق ضروری ہے اسی طرح کوئی کتاب کے لئے ضروری ہے، کہ پڑھنے والا تحقیق کرے۔ کسی زیادہ اجتماع میں خاص خیال رکھیں چونکہ ہجوم زیادہ ہوتا ہے، کوئی زیادتی نہ کر جائے، لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے، دوسری جماعتوں کے لوگ ایسا کام کرواتے ہیں کفار کی خواتین نے انتقام بدر کے جوش میں مسلمانوں کی لاشوں سے بھی بدلہ لیا۔ ان کے ناک کان کاٹ دیئے۔ معاویہ کی ماں ہندہ نے پھولوں کے ہار گلے میں ڈال کر حضرت حمزہ کی لاش پر گئی، اور ان کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکالا اور چبا گئی۔ ہندہ کا ایمان نامکمل تھا۔ مرشد کے موجود ہوتے ہوئے پر مرید چار طرف نظر رکھیں۔ تین صحابہ کی لاشوں کو کفار لیجانا چاہتے تھے، کہ شہد کی مکھیوں نے لاشوں پر پہرہ ڈال دیا۔ نزدیک نہ آنے دیا۔ ان اصحابہ کرام کے نام حضرت خبیب حضرت زید حضرت الدثنہ تھے بعض ظاہر میں مسلمان کہلواتے تھے لیکن حقیقت میں منافق تھے، من الذین قالوا امنا بافواھم ولم تومن قلوبھم ۰ پ۶ سورۃ مائدہ ایت ۴۱ ترجمہ:۔ کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں، ہم ایمان لائے اور ان کے مسلمان نہیں،

سمعون للکذب سے لیکر یضروک شیئا ۰ پ۶ سورۃ مائدہ ایت ۴۲:۔ ترجمہ:۔ بڑے جھوٹ سننے والے، بڑے حرام خور تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں۔ تو ان میں فیصلہ فرما دو یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو۔ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لوگے، تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے، ایسے لوگوں سے بچنا چاہیئے۔ جو گناہ کی طرف دوڑتے ہیں۔ وترکثیرا سے لیکر ما کانو یعملون ۰

پ۷ سورۃ مائدہ آیت ۶۲ ترجمہ :۔ اور ان میں تم بہتوں کو دیکھو گے، کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں۔ بے شک بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں بعض لوگ سلسلہ میں خراب کرنے کی خاطر داخل ہوتے ہیں۔ وقالت طائفۃ سے لیکر یرجعون ہ پ۳ سورۃ آلِ عمران آیت ۷۲ ترجمہ :۔ اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پہ ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں۔ کفار لوگ مسلمانوں کو بہت طریقوں سے خراب کرتے ہیں۔ اب بھی سرمایہ دیتے ہیں رشتہ دیتے ہیں۔ اب نفس امارہ سے جنگ سخت ہے یہی جہادِ اکبر ہے۔ یہ لوگ لعن طعن کرتے رہتے ہیں، یاایھا الذین سے لیکر ایمانکم کفرین ہ پ۴ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۰ ترجمہ :۔ اے ایمان والو اگر تم کچھ کفار کے کہے پہ چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے درویشوں میں امن سلامتی پائی جاتی ہے لہٰذا شیطان دوسرے لوگوں میں داخل ہو کر خراب کرتا ہے، یہ لوگ رئیس المنافقین ہوتے ہیں، کفار حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ اگر اپنا نام اور اپنے والد کا نام لکھیں تو ٹھیک ہے، آپؐ نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ میرا نام لکھو، حضرت علیؓ نے محمد الرسول اللہ لکھ کر رسول کے لفظ پر انگلی رکھ لی۔ عالمِ عشق میں کبھی امر بڑھ جاتا ہے، کبھی ادب بڑھ جاتا ہے، حضرت علی نے اپنی نظر جمال مبارک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ رکھی، جمال مرشد شاہ و گدا کے لئے برابر ہے۔ مریدوں میں جاہل مرید بھی ہوتے ہیں۔ جو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں جن مریدوں پر انعام کی بارش ہوتی ہے، وہ اہلِ ادب اہلِ یقین ہوتے ہیں، دوسرے امر خلاف ہوتے ہیں۔ انعام نہیں ملتا تو باتیں کرتے ہیں، باتیں کرنے سے مشکلات میں پھنس جاتے ہیں، عورت اپنی ہو یا دوسری عورتوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے،

مرشد کے کام میں مداخلت نہ کریں

واذ سی النبی سے لیکر العلیم الخبیرہ پ ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۳ ترجمہ:۔ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا۔

بعض عورتوں کو نفسانی خواہش بہت زیادہ ہوتی ہے، درویشوں کی قوت مردمی اتنی تیز نہیں ہوتی جتنی لوگ سمجھتے ہیں، اگر بیوی نہیں رہنا چاہتی تو اس کو طلاق دے کر رخصت کردو اس معاملہ میں مرید مرشد سے کوئی بات نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ یا ایھا النبی قل لاذ سے لیکر اجرا عظیماہ پ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۲۸ تا ۲۹ ترجمہ:۔ اے غیب بتانے والے اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے مرشد کی بیوی کسی مرید کی لڑکی ہی کیوں نہ ہو مرید مداخلت نہیں کرسکتا۔

مرید جو بھی کام کرتا ہے اپنے لیے کرتا ہے مرشد پر احسان نہیں

فلما بلغ معه سے لے کر ۔۔۔ الصٰبرین ہ پ ۲۳ سورہ صفت آیت ۱۰۲ ترجمہ:۔ جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا۔ کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے،

کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

حضرت اسماعیلؑ نے نہایت استقلال کے ساتھ گردن جھکا دی کہ یہ سر حاضر ہے

حضرت اسماعیلؑ کا سب سے بڑا عظیم الشان عقیدہ تسلیم و رضا ہے جب مرشد نے قربانی کا حکم سنایا تو مرید نے گردن جھکا دی یہ وصف مقبول بارگاہ ہوا تسلیم کر لینے کا نام مسلمان ہے۔ اس عقیدت میں جسمانی اور روحانی ارادت موجود ہے، یہی مرید کو کرنا چاہیئے مرید کو چاہیئے کہ اپنی پیاری چیز پیش کر دے کیونکہ حکم خداوندی کے مطابق اس کے بغیر بھلائی کو نہیں پہنچ سکتا۔

لن تنالوا سے لیکر بہ علیمہ o پ۴ سورۃ آلِ عمران ایت ۹۲ ترجمہ:- تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے، جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے ایک طرف ۹۰ نوے سالہ پیر ضعیف ہے دوسری طرف مرید نوجوان ہے جس نے بچپن سے آج تک باپ کی محبت آمیز نگاہوں کی گود میں پرورش پائی ہے، لیکن مرشد کے فرمان پر لبیک کہا مرشد کا حکم سرعام کرنے والا سرعام کرو خفیہ رکھنے والا حقیر رکھو، مریدین کو لوگ اکثر مذاق کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان مذاق کرنے والوں پر اور ہنسنے والے لوگوں پر مرید ہی حاوی ہو جاتے ہیں،

فاصدع بما سے لیکر المستھزئین o پ۱۴ سورۃ حجر آیات ۹۴ تا ۹۵ ترجمہ:- تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں۔ اگر مرید اپنے مرشد کا فرمان نہیں مانتا تو اس کو مرشد امتحان میں ڈال سکتا ہے مار پیٹ کر سکتا ہے

کلا لئن لم سے لیکر فلیدع نادیہ o پ۳۰ سورۃ علق ایت ۱۵ تا ۱۷ ترجمہ:- ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس ہر مرید کو ہر طرح کی تکلیف آتی ہے، جب پہلے حضور پاک نے تبلیغ شروع کی تو کفار نے ظلم کے عبرتناک کارنامے

اور بدامنی دور کرتا ہے۔ یمنون علیک ے سے نیکراتِ کنتم صدقین پ ۲۶ سورۃ حجرات آیت ۱۷۔ ترجمہ :۔ اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے، کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ یہ مرشد کا کرم ہے۔ کہ اس نے اپنے دامنِ رحمت میں چھپالیا یہ احسانِ مرشد ہے، مرشد کے احسان سے تاریک دن رات اور برائی کی گھٹائیں دور ہوجاتی ہیں۔ ظلم وستم کی تاریکیاں چھٹ کر حق و صداقت کا آفتاب طلوع ہوجاتا ہے۔ یہ سب احسانِ مرشد ہے آشنائے حقیقت شہنشائے روحانیت پھٹے پرانے کپڑوں میں گلیوں کے اندر دنیاوی تاج و تخت سے بے نیاز ہوکر چلتے پھرتے ہیں، مال وزر سے خالی خدم وحشم کے بغیر دلوں پر حکومت مرشد کرتا ہے، رحمتوں کا خزانہ مرشد ہیں، نورِ ایمان سے دلوں کو روشن کرتا ہے، یہ تمام فیاضیاں مرشد کے پاس ہیں، مرید کو مرشد کے رنگ میں ڈوب جانا چاہیئے۔ تاکہ ظاہر و باطن منور ہو جائے صحابہ کرام میں سے بعض عقیدت مند ایسے تھے، جو جہان کے سب کام کاج چھوڑ کر ہمہ وقت خدمتِ اقدس میں حاضر رہتے خاص کام انجام دیتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ حضور پاک ؐ جب اٹھتے تو آپؐ کو جوتیاں پہناتے راہ میں آگے آگے عصاء لے کر چلتے جب آپ کسی مجلس میں بیٹھتے تو فوراً نعلین مبارک اتار کر اپنے پاس رکھ لیتے جب آقائے دوجہان پھر اٹھتے تو فوراً پاؤں مبارک میں پہناتے جلوت و خلوت میں ساتھ رہتے حضرت بلال مؤذن کے علاوہ دربان خاص تھے، گھر کا سودا سلف لانا قرض لینا اور دینا۔ مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام کرنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کام تھا، پھول ہمیشہ ایام بہار میں ہی کھلتے ہیں جب مرشد خوش ہو ہر کام ہوجاتا ہے، یقین پر نجات پانے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے، ولا تمنن تستکثر ہ پ ۲۹ سورۃ مدثر آیت ۶ ترجمہ :۔ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو، ہر ایک کا احترام کرنا فرض ہے، خواہ وہ جانتا ہو، یا نہیں خواہ کسی بچہ کا باپ ہے یا نہیں کلا بل سے بکر

المسکین ہ پ ۳۰ سورۃ فجر آیت ۱۷ تا ۱۸ ترجمہ:۔ یہ بات نہیں بلکہ بن باپ بچہ کی تم عزت نہیں کرتے اور آپس میں محتاج کو کھلانے کی تاکید نہیں کرتے یعنی کسی کام کو بھی کرتا ہے تو اللہ کے لئے کریں کسی پر احسان نہیں جانا آنا کھانا پینا سب اللہ واسطے ہونا چاہیئے، ویطعمون سے لیکر و ۱ شکورا پ ۲۹ سورۃ دہر آیت ۸ تا ۹ ترجمہ:۔ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گذاری نہیں مانگتے۔

مرشد یا ولی اللہ سے کرامت مانگنا گناہ ہے

سابقین و اولین، صدیقین و صالحین مرید کبھی اپنے مرشد سے کرامت یا مسئلہ وغیرہ طلب نہیں کرتا ایسے مریدین کی چشم باطن کھل جاتی ہے، صادق مرید مشکلات میں بھی تابعدار رہتا ہے، غفلت کے زنگ کی چھائیاں دور کرنی مرید کے لئے ضروری ہیں، جب کوئی محبوب وعزیز شخص خطرناک بیماری یا تکلیف میں مبتلا ہو تو ناگوار سے ناگوار شے بھی زور اعتقادی کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یعنی مرشد کے معاملہ کوئی چیز اچھی نہیں ہے ویقول الذین سے لیکر قوم ہاد پ ۱۳ سورۃ رعد آیت ۷ ترجمہ:۔ اور کافر لوگ کہتے ہیں، ان پر ان کی طرف کوئی نشانی کیوں نہیں اتری، تم تو ڈرسنانے والے ہو، اور ہر قوم کے ہادی، آج کل نہیں پرانے غلط لوگ چلے آتے ہیں۔ جو بزرگوں سے کرامت طلب کرتے آئے ہیں، چلو کافر کا کام تو ہے، لیکن مسلمان بھی کافروں جیسا عقیدہ رکھتے ہیں، کرامت طلب کرنا غلط ہے، جن کے دل کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں، وہ تعصب وعناد اور جہل کے باعث حق کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ نیکوکاروں نے آج تک کسی بزرگ سے کرامت طلب نہیں کی تمام صحابہ کرام نے معجزہ نہیں مانگا۔ جب طلب کیا کفار ابوجہل وابولہب نے

طلب کیا۔ لیکن پھر بھی منکر رہے، کرامت ہمیشہ جاہل طلب کرتے ہیں، ارشادِ باری تعالےٰ ہے، وقالوا لولا نزل سے لے کر یعلمون ہ پ ۷ سورۃ انعام آیت ۳۷ :۔ ترجمہ :۔ اور بولے ان پر کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں، جب جاہل مخالفت کرتے ہیں، ان کو ہر چیز میں بدی نظر آتی ہے، اپنے قلب کے شک کو خود دور نہیں کر سکتے ہر قسم کی دلیلوں کے سن لینے کے بعد بھی وہ اپنے لاعلاج مرض شک سے نجات نہیں پاتے آخر اولیاء کرام سے کرامت طلب کرتے ہیں، چونکہ انہیں بدگمانی سے یہ یقین ہوتا ہے کہ ہماری طرح کا ایک مدعی انسان کبھی ایسی عجیب و غریب چیز پہ قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اولیاء کرام کرامت دکھا ہی دیں، تو وہ جادو پکار دیتے ہیں۔ کہ یہ جادو ہے، ثم ادبر واستکبر یوثر ہ پ ۲۹ سورۃ مدثر آیت ۲۳ تا ۲۴ ترجمہ :۔ پھر پیٹھ پھیر دی اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا نہ ماننے والے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، اگر ان کے سامنے بزرگوں نے مردے زندہ کئے ہیں۔ لیکن نہ ماننے والوں نے نہیں مانا ولو اننا نزلنا سے لیکر یجھلون ہ پ ۸ سورۃ انعام آیت ۱۱۲ ترجمہ :۔ اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مردے زندہ ہو کر باتیں کرتے اور ہم ہر چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے، مگر یہ کہ خدا چاہتا ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں، ہر زمانہ میں بزرگوں کو جھوٹا کہا گیا ہے۔ قد نعلم انہ لیحزنک سے لے کر بایت اللہ یجحدون ہ پ ۷ سورۃ انعام آیت ۳۳ ترجمہ :۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ تمہیں رنج ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کو جھٹلاتے اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جب کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بظاہر یا کسی دوسرے نبی کا بھی جسم اقدس موجود نہیں تو پھر یہ لوگ کن کو جھوٹا کریں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ بزرگوں کے سوا اور کوئی نہیں نہ ماننے والوں کے سامنے جو چاہو کرلو وہ ہرگز نہیں مانتے،

لا یؤمنون۔ بہ سے لیکر قوم مسحورون ۰ پ ۱۴ حجر آیت ۱۲ تا ۱۵
ترجمہ:۔ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑچکی ہے اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس پر چڑھتے جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے کرامت نہ ماننے والوں پہ عذاب بھی ہوتا ہے، ذات حق نے اپنے کائنات روحانی کو بھی ایک نظام اور اصول کے تحت رکھا ہے عام لوگ اپنے دل میں اولیاء کرام محاسن تعلیم کا کوئی خاص ذوق نہیں پاتے،

اولیاء کرام ہمیشہ اپنی معاشرت اپنی وضع اپنے لباس عرض اپنی ایک ایک ادا سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ فیض کا منبع صرف روحانی قوت ہے پیغمبروں میں حضرت ابراہیمؑ نے پہلے تصدیق کی ہے، تصدیق کے بعد انسان کی پیدائش ہوتی ہے، غور کرو، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اصحابہ جمع ہیں، اور سب بیان کر رہے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازدواج کو طلاق دے دی ہے۔ صحابہ عموماً ثقہ اور عامل ہیں اور ان کی تعداد کثیر اس واقعہ کو بیان کر رہی ہیں باوجود اس کے جب تحقیق کی جاتی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ واقعہ نہیں بلکہ قیاس تھا۔ ولما جاءھم سے لیکر کفرون ۰ پ ۲۵ سورۃ زخرف آیت ۳۰
ترجمہ:۔ اور جب ان کے پاس حق آیا بولے یہ جادو ہے، اور ہم اس کے منکر ہیں جب کرامت دکھائی جائے تو کہتے ہیں۔ یہ جادو ہے۔ واذ تتلی علیھم سے لیکر سحر مبین ۰ پ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت ۷ ترجمہ:۔ اور جب ان پر پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو کہتے ہیں یہ کھلا جادو ہے،

انعام میں دانائی ملتی ہے

انعام میں کیا ملتا ہے دانائی اور توجہ دلاتا ہی انعام بڑی چیز ہے، پارہ ۱۴

سورۃ یوسف آیت ۶ کا نصف حصہ وکذلک سے لیکر علیک ۔ ترجمہ:
اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا۔ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے
گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔ دانائی اس نور کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ
اپنے خاص بندے کے قلب کو روشن اور منور کرتا ہے۔ اگر بیٹا زیادہ محنت
ادب کے ساتھ کرتا ہے، تو اسی کو دانائی مل جائے گی، لازمی نہیں، لازمی نہیں
باپ زیادہ دانا ہو لیکن ادب ضروری ہے۔ پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیات ۴۳
تا آیت اِنّی قد جاء نی سے لیکر صراط سویا ہے ترجمہ:۔ اے میرے
باپ بے شک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا۔ تو میرے پیچھے چلا آ میں
تجھے سیدھی راہ دکھاؤں، پارہ ۳ سورۃ بقرہ آیات ۲۶۹ یؤتی الحکمۃ
سے لیکر خیراً کثیراً۔ ترجمہ:۔ اللہ حکمت دیتا ہے، جسے چاہے اور جسے
حکمت دانائی ملی۔ اسے بہت بھلائی ملی، خیر و شر کی تمیز کرنا ہی دانائی ہے،
قرابتداروں اور بے کسوں سے نیک سلوک کرنا اچھا برتاؤ کرنا ہر بات دانائی
کی۔ ہر قدم دانشمندی سے اٹھانا چاہیے۔ منافق غلط رائے دیکر بہکاتا ہے
دانا دانائی سے اس کو سنوارنا چاہتا ہے آپ کو سرچشمہ فیض بننا چاہیے۔ پارہ ۱۶
سورۃ طٰہٰ آیت ۲۵ تا ۲۸ قال رب اشرح لی سے لیکر قولی،
ترجمہ:۔ عرض کی اے میرے رب، میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور
میرے لئے میرا کام کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات
سمجھیں پارہ ۳۰ سورۃ نشرح آیت ۱ تا ۲ الم نشرح سے لیکر وزرک
ترجمہ:۔ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار
لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے سینہ میں حکمت دانائی بھر دیتا ہے،
سینہ مبارک کھل جاتا ہے۔ پارہ ۲۳ سورۃ زمر آیات ۲۲ افمن
شرح اللہ سے لیکر من ربہ ۔ ترجمہ:۔ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ
نے اسلام کے لیے کھول دیا۔ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

دانائی نور ہے، اور نور دانائی ہے، پ ۱۴ سورۃ نحل آیت ۱۲۵ ادع الی سبیل
سے لیکر ھی احسن ۔ ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ، پکی تدبیر اور اچھی
نصیحت دانائی سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو، جو سب سے بہتر ہو،
پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیات ۴۳ تا ۴۴ ۔ اذھبا الی فرعون سے لیکر یتذکر
او یخشیٰ ۰ ترجمہ :۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سر اٹھایا
تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے دانائی
سے بات کرنے کا طریقہ بھی واضح ہے پارہ ۵ سورۃ نساء آیت ۶۳ ۰
فاعرض عنھم سے لیکر قولا بلیغا ۰ ترجمہ :۔ تو ان سے درگزر کر اور
ان کو نصیحت کر اور ان سے ایسی بات کہہ جو ان کے دلوں میں اثر کرے،

مرید جلد بازی نہ کرے اس سے نقصان ہے

پس طالب کو چاہیئے کہ پہلے ادب سیکھے بداخلاقیوں سے اپنے آپ کو
محفوظ کرے جس طرح حق ایک ہے، اسی طرح کعبہ ایک ہے شیخ ایک ہے،
جلد بازی سے بربادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا، جلد بازی سے بہت لوگ
برباد ہو چکے ہیں، اپنے آپ کو تباہ ہوتے سے بچانا اپنی حفاظت کرنا طلب
مقصود میں ہمت نہ ہاری، وصول میں بے شک دیر لگے یہ طالب کا کام ہے
اپنی عادات کو ہمہ تن ختم کردے۔ تب وجود کا چراغ روشن ہوگا۔ رات دن
خشکی میں دریا میں سفر میں حضر میں تونگری میں فقر میں تندرستی میں بیماری میں
ظاہر میں باطن میں ہر سانس یاد مرشد لازمی ہے، نطفہ میں دیکھو بظاہر سفید
بدبودار پانی ہے، مگر حقیقتاً اس کے اندر کیسی کیسی دلفریب صورتیں پوشیدہ ہیں
اسی نطفہ کو دیکھو بظاہر سفید کو اگر ہیرے زمرد سونے یا چاندی کے ظروف میں
رکھا جائے تو برباد ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ نطفہ میں گو قابلیت ہے مگر
تندرست رحم مادر مختص ہے، اس کے لیئے کہ وہ قابلیت نتائج بخشی ہو،

یہی حال مرید کی نیت دل دماغ روح کا ہے، مرید کی پاکیزہ نیت میں مرشد
کی توجہ کام کرتی ہے مرید کی ذاتی نیت کوئی نہ ہو جیسے چراغ کو رکھا جائے،
جب چراغ میں تیل ڈالا جائے بتی ڈالی جائے۔ پھر روشن کیا جائے لیکن چراغ
بولتا نہیں۔ کہ ہمیں روشن کرو کہ ہمیں روشن کرو۔ گوشت کو آگ کے انگاروں
پر رکھو گے، تو جل جائے گا۔ کچھ کچا رہ جائے گا۔ انگاروں کی بجائے دیگچی میں
پانی رکھو اور گوشت پانی میں ڈال کر رکھو۔ پانی گرم ہو کر گوشت کے ریشہ ریشہ
میں سرایت کر کے گوشت کو خوب اچھی طرح سے پکا دے گا۔ اور جلنے سے
محفوظ رہے گا ایک مرید ہوتے کے بعد دوسرے مرشد کی طرف خیال کیا تو یہ
اس عورت کی مثال ہے جو اپنے شوہر کے جیتے جی دوسرے پر نگاہ ڈالے
اور زنا کرے اس بارے میں قرآن فرماتا ہے، پارہ ۲۷ سورۃ رحمٰن آیت ۵۶
قیصرٰت سے لیکر ولاجان ۔ ترجمہ :۔ ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر
کے سوا کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتیں ۵ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی
اور نہ جن نے ہمارے علاقہ کا واقعہ ہے۔ کہ ایک آدمی کی شادی ہوگی لیکن
رات کو اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا میں نامرد ہوں، تم کو طلاق دے دوں
تو تم میرے چھوٹے بھائی سے شادی کر لو۔ اس عورت نے کہا بس آگے بات
نہ کرنا۔ صبح کو غسل کر لیا کرو۔ اگر میں طلاق لیکر دوسرے سے شادی کروں جو
وہ بھی نامرد نکل آیا تو پھر کیا کروں گی۔ تم کافی ہو، عرصہ بیس سال کے بعد ان
ان کے والدین نے دوسری کر دی اب وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اس نے
نکاح کرنے کے بعد رات آنے سے پہلے پہلے سنکھیا زہر استعمال کر لی، یعنی کھا
لی، یوں ہی زہر پیٹ میں گئی تو اس کو قوتِ نفسانی ظاہر ہوئی۔ اس نے رات
پہلی بیوی سے ہمبستری کرنا چاہا۔ لیکن پہلی بیوی نے اپنا صبر قسمت دکھاتے
ہوئے کہا کہ یہ میری قسمت میں نفسانی قوت نہیں تھی، یہ اسی کا حق ہے۔ نئی بیوی
کے پاس جاؤ اسی سے ہمبستری کرو، اسی طرح ہوا نئی دوسری بیوی سے سارے حالات

شروع کئے جب دوپہر ہو جاتی تو وہ کفار غریب مسلمانوں کو پکڑ کر تیز دھوپ میں ریتیلی زمین پر لٹاتے چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے کروٹ نہ بدلنے دیتے لوہے کو گرم کرکے بدن کو داغتے جب زخم بن جاتا۔ تو پانی ڈبوتے یہ مصیبتیں بےکس مسلمانوں پر عام تھیں بعض کفار کوئلے جلا کر زمین پر بچھاتے اور مسلمانوں کو اس آگ پر چت لٹاتے ایک آدمی چھاتی پہ پاؤں رکھتا تھا۔ بعض کفار کوٹلے مرچیں جلا کر دھواں ناک میں دیتے یہ تمام مظالم جلادانہ تھے، ایسا نہ ہو کر جیسے عیسٰی علیہ السلام کو سولی پر لے گئے تو ان کے پیرو کار بھاگ گئے ان کا نشہ دیتی جاتا رہا اپنے مقتداء کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے برعکس اس کے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں پیش کیں، کل دشمنوں پر آپ کو غالب کیا۔ جان نثاران طریقت ہر قسم کی تکلیف جھیل سکتے ہیں، ان کا پیمانہ صبر لبریز نہیں ہو سکتا، مرید جو کچھ بھی کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے، اپنے مرشد پر احسان نہیں کرنا چاہیئے، ہر مرید کو درد کے لذت سے آشنا ہونا چاہیئے، لطف و آرام کو چھوڑ دینا چاہیئے درختوں کے پتے کھا کر تبلیغ کرنی پڑتی ہے، جو مرید جان نثاریاں کرتے ہیں۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے آفتاب کی روشنی دور پہنچ کر تیز ہو جاتی ہے شمیم گل باغ سے نکل کر عطر فشاں بنتی ہے، مرید کو چاہیئے کہ وہ ہمہ تن وفا ہو دولت شہادت کے لئے تیار رہیں جلد نظر آجاتا ہے۔ کہ حق اکیلا تمام جہان پر فتح پا جاتا ہے، مرشد کا روئے سخن ہمیشہ مریدین کی طرف ہوتا ہے اگر آگ اور سمندر میں جانے کا حکم ہو تو فوراً کود پڑیں لیکن مرشد ناجائز حکم نہیں کرتا، مرید کا کسی کے ساتھ مسئلہ مسائل چھڑ گیا ہے، تو مرید تصوّر اسم ذات کا باندھ کر بات شروع کرے کامیابی ہوگی، یاایھا الذین سے لیکر تفلحون ۔ پ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۴۵۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب کسی گروہ سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور بار بار خدا کا نام لیتے جاؤ، تم کامیاب ہوگے دوسروں کو اس طرح جھاڑو جسطرح موسم خزاں میں پتے جھڑتے ہیں، مرشد کے آستانہ ہی پر مرید کو اطمینان میسّر آسکتا ہے، اس گھر کے مالک کا ادب کریں اور فرمان مانیں جو روحانیت بخشتا ہے

کام چلا۔ صبح کو وہ غسل کے بعد چند گھنٹے بعد فوت ہو گئی چونکہ زہر کا استعمال
اس میں تعلقہ کے ذریعہ داخل ہوا۔ پہلی بیوی زندہ رہی اس سے چار بچے پیدا
ہوئے اب بچوں کے بھی بچے ہیں۔ ما نا نو الرین شیلر ہے یہ ہے صبر کا پھل مرید
ہمہ وقت اپنی نیت پاک صاف رکھے، مرشد کے سامنے کوئی ورد، وظیفہ نہ کرے
ہر وقت، ہمہ تن مرشد کی طرف توجہ رکھے، عملیات میں زندگی تباہ و برباد نہ
کرے۔ جلد بازی گناہ ہے، مرید یہ سمجھتا ہے، جیسے کہ پہلے تھا، ویسا ہی اب
بھی ہوں کوئی فرق اسے محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن مرشد کامل سمجھتا ہے کہ طالب
کس منزل میں ہے مرید کی حالت اس سے اوجھل کر دی جاتی ہے، جب وقت
مناسب آتا ہے، تو وہ حالت اس پر ظاہر کر دی جاتی ہے، مایوسی کفر ہے مایوسی
شیطان کا ایک دھوکا ہے، مکھی۔ مکھی کا فرق ہے، ایک بیماری پیدا کرتی ہے
دوسری شہد بنا کر بیماری دور کرتی ہے، کسی شخص نے حضرت موسیٰ سے عرض کی۔
کہ ہمیں ہر جانور کی بولی سمجھ میں آنی چاہیئے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ ٹھیک نہیں
اس نے اصرار کیا۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی تو وہ جانوروں کی بولیاں سمجھنے لگا۔
ان کے پاس کتا، مرغ۔ گھوڑا۔ اونٹ تھا۔ صبح کو جب نوکرانی لونڈی نے دسترخوان
جھاڑا تو مالک بھی وہاں آن کھڑا ہوا۔ دسترخوان سے جو ٹکڑے گرے وہ مرغ
کھا گیا۔ کتے نے کہا مرغ تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم تو گھر میں کھاتے رہتے ہو، مجھے
استعمال کرنے دینے تھے، مرغ نے کہا۔ ارے کتے ناراض نہ ہو کل صبح گھوڑا
مر جائے گا تم پیٹ بھر کر کھا لینا۔ مالک نے سن کر گھوڑے کو فروخت کر دیا،
دوسرے دن پھر دسترخوان جھاڑا تو مرغا۔ کتا وہاں موجود تھا، مالک سن رہا
تھا۔ کتے نے کہا ارے مرغ تم نے بہت جھوٹ بولا مرغ نے کہا نہیں سچ
ہے۔ مالک نے گھوڑا فروخت کر دیا اب وہی بلا آفت اونٹ پر آئی اونٹ
مر جائے گا۔ مالک نے اونٹ فروخت کر دیا۔ دوسرے دن کتے نے پھر مرغ
سے کہا۔ بھائی تم غلط ہو، مرغ نے کہا کہ مت غصہ کر اونٹ بھی تو مالک نے

فروخت کیا۔ اب نوکر ملازم مرجائے گا، خوب کھانے تیار ہوں گے تم اور ہم پیٹ بھر کر کھائیں گے، مالک نے غلام ملازم کو بازار میں فروخت کر دیا۔ کہتے پھر مرغ سے بات کی۔ مرغ نے کہا کہ اب بڑا جشن ہوگا۔ چونکہ وہ آفت اب مالک پر آئے گی، یہ فوت ہو جائے گا، اب مرید بھاگا، بھاگا اپنے مرشد حضرت موسیٰ سے عرض کی سرکار۔ بلا آفت ٹال لیجئے اور ہمارے سے یہ علم لے لیں جو آپ نے عنایت کیا کہ ہر جانور کی بولی سمجھ میں آتی ہے۔ ابلیس نے نعمت خداوند کریم کی قدر نہ کی۔ نافرمانی کی۔ اس کو مقام سے گرا دیا گیا۔ چڑیا ہو یا طوطا ہو اس کو پنجرے کے اندر کیلا، چاول، امرود وغیرہ فروٹ مل سکتا ہے، جب پنجرے سے آزاد ہوگی، تو یہ خوراک ختم۔ اسی طرح انسان اپنے اندر گم ہو جائے تب بات بنتی ہے۔

پارہ ۲۸ سورۃ حشر ایت ۲۱ ۔ لو انزلنا ھذا القرآن سے لیکر خشیۃ اللّٰہ ۔ ترجمہ:۔ اگر ہم قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ اس خوف سے ڈرتا اور پاش پاش ہو جاتا دیکھتے، ہمارے سامنے آگ۔ ہوا۔ پانی" مٹی مردہ ہیں، لیکن مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ مرشد اپنے مریدوں کو تراشتا ہے۔ تب کہیں مرید انسانوں میں ہوتا ہے۔ پارہ ۸ سورۃ اعراف ایت ہے وتنحتون من الجبال بیوتا ۔ پہاڑوں کو تراش کر بناتے ہو۔ حضرت نظام الدین اولیا پالکی میں جا رہے تھے، آپ کے مرید بندہ گیسو دراز محمد حسین پالکی اٹھائے جا رہے تھے۔ کہ آپ گیسو ایک بانس میں پھنس گئے گردن ٹیڑھی ہو گئی لیکن مرید نے مرشد کے آرام میں خلل نہیں آنے دیا۔ ایسے ہی چلتے رہے اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کی۔ مرشد کی بے آرامی تکلیف کو ذرا گوارا نہ کیا مرید اپنے مرشد کا خدائی مہمان ہے لہٰذا مرشد مرید کی خدمت کرے گا۔

تقدیر انسان کے لئے لازم وجود ہے اس لئے تقدیر سے بھاگنا گویا اپنے آپ سے بھاگنا ہے اگر باطن پاک ہے۔ تو ظاہر بھی پاک ہے اگر باطن خبیث ہے

تو ظاہر برباد ہے۔

دانہ جب زمین میں دب جاتا ہے۔ اس کے بعد دب جاتے۔ چھپ جانے کی بدولت۔ پودے کی صورت میں نکل کر باغ کی سر سبزی کا باعث بن جاتا ہے چاندی یا سونا۔ پتھر کے نیچے نہ ہوتا تو کیسے زیادہ ہوتا۔ چھوٹا سا بیج زمین میں دب کر باغ بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ بیج زمین سے باہر رہے گا۔ تو باغ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے۔ کبھی بیج کو آواز نکالتے دیکھا ہے۔ مرشد کے اسراروں کو۔ اپنے اسراروں کو دل میں رکھے گا۔ تو باغ بن جائے گا۔ دل میں اسرار رکھنے سے نتائج اچھے نکلے گے۔ تو ب صورت پھول بن جائیں گے۔ پارہ ۲۶ سورہ ذاریات آیت ۲۰ تا ۲۲ وفی الارض ایات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ۔ ترجمہ:۔ زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے کافی نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے اندر بھی۔ پس کیا تم غور نہیں کرتے مرشد کا دامن پکڑے رکھو تاکہ آخری زمانے کی آفت سے نجات پائے۔ مرشد کامل کا فیض مومن ومخلص مرید کی دستگیری کرے گا۔ مرشد کے آستانہ پر باریاب ہونے کے لئے ان کے کسی مقرب ترین خلیفہ کے توسل کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام مرید اپنے مرشد کی دُلہین ہیں۔ تمام اولیاکرام اللہ تعالےٰ کی دلہنیں ہوتی ہیں۔ اور دلہنوں کو صرف محرم لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں۔ من مانی بات اچھی نہیں۔ یہ بات غلط ہیں۔ جو جاتا کرلیا اس طرح دل میں فرقہ بندیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نفس امارہ کی کانٹ چھانٹ کرتے رہنا چاہیئے۔ جس طرح مچھلی پانی سے سیر نہیں ہوتی اسی طرح عاشقان الٰہی عشق سے بس کرتے عالم بھر کو جگمگاتے دیتا آفتاب کا فیض وکرم ہے۔ خدا کا فضل عاجزوں کے سوا کسی کی دستگیری نہیں کرتا۔ مرید اگر تربیت وتعلیم پا چکا ہو۔ تو اس کو قرب جسمانی کی ضرورت نہیں۔ معیت روحانی کافی ہے، بشرطیکہ اس کو مرشد سے محبت کامل ہو۔ پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیات نمبر ۲۳ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ترجمہ:۔ اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرتے اور ان سب سے سوال ہو گا مرید

مرید کا یہی عقیدہ ہے کہ مرشد کوئی پوچھنے والا نہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اس سے پوچھنے والا کوئی ہے وہ مرید ہی نہیں ہے، پارہ ۱۳ سورۃ رعد آیات ۴۱ ۔ واللہ یحکم سے لیکر سریع الحساب ۔ ترجمہ :۔ اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا نہیں اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی مرشد ہر مرید سے حساب لے لیتا ہے، جب چاہے پارہ ۳۰ سورہ الانشرح آیات - عنان مع العسر یسرا ۔ ترجمہ ۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے جو آج یادِ الٰہی میں تکلیف اٹھاتا ہے وہ کل کو حصول مرادات سے خندہ مسرور ہوتا ہے۔ مبارک بندہ وہی ہے جو کل کی بہتری کے لیئے آج تکلیف و زحمت گوارہ کرے۔ جہاں پانی ملتا ہے وہاں سبزہ اُگتا ہے جس آنکھ سے آنسو جاری جاری ہیں۔ وہاں سبزہ یعنی روحانیت ضرور پیدا ہوتی ہے، وہ بدنصیب مرید ہیں، جو اپنی طریقت کے عظیم المرتبت رہنماؤں وخلیل القدر پیشواؤں کے اصول اور ان کے بتائے ہوئے طریقے ملت کے بیش بہا گراں مایہ علمی جواہر پاروں اور ان کی بے پناہ جدوجہد و انتھک کوششوں کے ثمرات دین و دنیا کے انمول موتیوں کو ضائع کردے۔ تو سمجھ لیجئے اس کی تباہی قریب ہے ان مریدین عقیدت کا شعور مردہ و ملی احساس زائل ہو چکا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے راستہ میں کانٹے بو دیئے ہیں۔ جس سے آنے والی نسل کا گزر مشکل ہے عقیدت مندوں کی دلی تمنا یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ساری دنیا کے انسانوں اپنے مرشد کے غلام بنا لینے گوشہ دل میں ان کی محبت پیدا کرے۔ مرید کو طعنوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ مایوس اور بددل انسانوں کو جناب مرشد پاک کا عشق دیکر زندہ رہنے کے قابل بنا دیا۔ مرشد تھکے ہارے قافلوں کو نئی زندگی بخش رہے ہیں۔ پارہ ۷ سورۃ انعام آیت ۱۲ قل لمن ما فی السموت والارض سے لیکر لا یومنون ۔ ترجمہ :۔ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تم فرماؤ اللہ کا ہے، اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے،

بے شک تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا۔ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی۔ ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ بارش ڈالتا ہے اس میں تکلیفات کے لئے بجلیاں کڑکتی ہیں، یہ بھی اسی کی فیوضِ رحمت حق ہے ہر ایک کے لئے امن تلاش کرنا چاہیئے۔

جو مرشد کا نام لیتا ہی غریب ہونے کی وجہ سے لوگ تنگ کریں۔ اس کی ہر طرح مدد کریں۔ حضرت ابوبکر نے حضرت بلال کو خرید لیا۔ چونکہ اس کا مالک اسے سخت سزا دیتا تھا۔

علاج اپنے ڈاکٹر کے کہنے پر نہ کیا۔ وہ دوسروں کا علاج کیا کرے گا۔ تو سمجھ لو کہ اس کی آنکھ کی خیر نہیں ناقص پیر۔ پیر سے بے پیر ہی بہتر ہے، کامل مرشد کا چالیس سے لیکر نوے دن تک پتہ چل جاتا ہے۔ مرشد کا باطن میں ملنا ضروری ہے، رات سوئے کو مرشد آکر ملے یا مسائل راہِ طریقت کے سمجھائے وہ کامل ہے امرید کے لئے جانوروں کی مسائل کافی ہیں۔ کہ فاختہ درخت پر بیٹھی خدا کا شکر ادا کررہی ہے، حالانکہ اس نے رات کے لئے کچھ سامان نہیں کیا۔ خواہ مرید کو کتنی تکلیف کیوں نہ ہو، موت کی تکلیف کا ایک ادنیٰ حصہ ہے پس چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر بے صبری نہ کرو،

پارہ ۸ سورۃ اعراف آیت ۶۷ تا ۶۸ قال یقوم لس سے لیکر ناصح امین ۰ ترجمہ:۔ کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا۔ علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں، اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں،

ارادت

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ٥ (پ ۴- سورۃ آلِ عمران آیت ۱۵۹)

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے"۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٥ (پ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - آیت ۱۲)

" اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے"۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط (پ ۲۸ - سورۃ طلاق - آیت ۳)

" اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے"۔

اللہ تعالیٰ پر توکّل ہی بندے کو محبوبِ خدا بناتا ہے۔ اللہ کی رضا کی موافقت سے بندے پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوتا ہے۔ توکّل ترازو کا کانٹا ہے۔ کمی بیشی کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ٥ (پ ۲۶ - سورۃ ذاریات - آیت ۲۰)

ترجمہ :- اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کی "۔

" وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ٥ (پ ۶ سورۃ مائدہ ۵ - آیت ۵۰)

" اور اللہ سے بہتر کسی کا حکم یقین والوں کے لئے نہیں "۔

ان آیات کی روشنی میں ارادت مندوں کو چاہیئے کہ فراخی و تنگی میں اللہ پر بھروسہ کریں۔ اگر ارادت میں غلطی ہو گئی ہے تو جلدی معافی مانگیں ایسا نہ ہو کہ پچھلا پھر آجائے۔ وقت گزر جائے۔ مُرشد زیادہ دیر ناراض رہنے کی وجہ سے شاید بعد میں نہ مانے معافی میں جلدی کریں کہ معافی سے سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ راہِ اللہ میں جی کھول کر خرچ کریں وہی تو

دے رہا ہے اور اسی کی راہ میں خرچ کرنے سے مُرید کا کیا جائے گا چونکہ اس کا تو کچھ بھی نہیں۔ اگر قلبِ مرید میں مُرشد کی محبت ہے تو ضرور کچھ نہ کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اگر مال اور اولاد میں سے کچھ تلف ہو جائے تو ٹھنڈے سانس نہ بھرے اور نہ ہی کسی کے سامنے خفت دبے چارگی کا اظہار کرے۔ بلکہ دُنیاوی کاروبار سے ہاتھ کھینچ لے۔ ایسا کرنے سے کشف و کرامت سے بھی نشر ہو گا۔ آنکھیں بند کر کے دھیان جمائے کہ میرا محبوب نہایت حُسن وجمال اور صفت وکمال کے ساتھ مُجھ پر جلوہ گر ہے۔ جب سالک سفرِ سلوک میں ہے۔ کمالیت کا امیدوار ہے جس وقت سالک سے اطاعتِ مُرشد میں فتور آجاتا ہے اور وہ ذوقِ اطاعت سے رُک جاتا ہے تو اُسے وقفہ پڑتا ہے۔ اگر جلدی اس سے واقف ہو کر تائب ہو جائے اور معافی طلب کرے تو پھر سالک بنتا ہے ورنہ اسی حالت میں رہتا ہے اور اس بات کا بھی قوی اندیشہ ہے کہ دیر ہو جانے پر اسے رجعت لاحق ہو جائے :-

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (پ ۹، سورۃ اعراف آیت ۲۰۱) ترجمہ:- بے شک وہ جو ڈر والے ہیں۔ جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی وقت اُن کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں "۔

شک وشبہ کو دل میں جگہ نہ دو۔ صبر اختیار کرو۔ دل برداشتہ مت بنو ثابت قدم رہو۔ پیچھے نہ ہٹو۔ اسی سے عرض کرو اور آزردہ خاطر ہونے کی بجائے منتظر و امیدوار رحمتِ مرشد رہو۔ ناامید نہ ہو اور اپنے دامن گناہوں سے آلودہ ہونے سے بچاؤ اور اپنے مُرشد کی اطاعت وفرمانبرداری سے اپنی زندگی کو آراستہ و پیراستہ کرو اور اس درِ فیض سے دُوری اختیار نہ کرو اور نہ ہی اس کی طرف متوجہ رہنے سے جی چراؤ۔ بارگاہِ مرشدی میں اپنے گناہ کی معافی چاہنے میں چاہے دن ہو یا رات تاخیر نہ کرے شاید رحمتِ مرشدی کا سایہ تمہیں اپنی پناہ میں لے لے اور وصالِ مرشدی حاصل ہو جائے اور ہمیں یہ انعامات سدا حاصل رہیں۔ قربتِ مرشدی سے آراستہ و مشرف اور اپنے عہد پر شاداں و مطمئن رہو۔ اپنے تمام معاملات کو مُرشد کے سپرد کر دو۔

ایک درویش کو بغداد میں کسی قصور پر گرفتار کر لیا گیا اور سزائے موت دی گئی جس کے لئے اُسے مقتل میں لا کر دھوڑ پر کھڑا کر دیا گیا۔ جلاد تلوار اُٹھائے جُونہی اس کی طرف بڑھا درویش کی نظر روضۂ مرشد پر جا پڑی۔ چنانچہ اس نے اپنا رُخ پھیر کر جانب مزارِ مُرشد کر لیا۔ جلاد نے درویش سے پُوچھا تُو نے قبلہ سے مُنہ کیوں پھیر لیا ہے؟ درویش نے جواب دیا ہز قبلہ کی طرف ہے تُو اپنا کام کر۔ جلاد اور درویش کے مابین یہ گفتگو ابھی جاری تھی کہ حکم سرکار آ پہنچا کہ اس درویش کو چھوڑ دو۔ سچی ارادت ایسی ہوتی ہے۔

مرید کو اپنے مرشد کی موجودگی حیاتی میں اور غیر موجودگی اس جہان سے رُخصت ہونے کے بعد یکساں ارادت ہونی چاہیئے۔ موت کے بعد دربارِ شیخ کی خدمت کرنی فرض ہے۔ اس راہ کی لغزش سات قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل اعراض، دوم حجاب، سوم تفاصل، سلبِ مزید، سلبِ قدیم، تسلّی اور عداوت۔ اور ان اقسامِ لغزش کی تفصیل وتمہید یوں ہے کہ دو دوست ہیں جو باہم ایک دوسرے کے عاشق و معشوق ہیں اور ایک دوسرے کی محبت میں مستغرق ہیں اور عاشق سے کوئی حرکت سرزد ہُوئی جو کہ معشوق کو ناگوار گُزری اور دوست نے اس سے مُنہ پھیر لیا۔ چنانچہ عاشق پر یہ فرض ہے کہ فوراً معافی مانگ لے اور اس کدورت و اعتراض کو دُور کرے اور اگر مرید پہلی حالت پر ہی قائم رہے گا اور اعراض کو دُور نہیں کرے گا تو اعراض حجاب میں بدل جائے گا اور مرشد اپنا رُخِ انور نہ دکھائے گا۔ اگر معافی نہ مانگی تو حجاب سے تفاصل وجدائی پیدا ہو گی اور اگر پھر بھی معافی کا طلب گار نہ ہُوا تو تفاصل سے سلبِ مزید کا پیش خیمہ ہو گا اس پر بھی گر مرید نے معافی نہ مانگی تو سلبِ مزید سے سلبِ قدیم ہو جائے گا۔ اسی طرح سلبِ قدیم سے تسلّی و اطمینان اور بالآخر معافی نہ طلب کرنے پر یہ تعلق عداوت میں بدل جائے گا۔ اپنے دل سے درِ مُرشد کا دربان بن جا۔ جس چیز کی مرشد اجازت دیں اُسے دل میں جگہ دے اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ۔ مرید کا ارادہ، خواہش وامنگ تمام ترانہی کی پیدا کردہ ہیں۔ مرید کو چاہیئے کہ کوئی امنگ، ارادہ وخواہش نہ کرے تاکہ اس سے کہیں شرک کا ارتکاب نہ ہو جائے اور نہ ہی تو شاہی محل میں داخلہ کے لئے

فقط اجازت پر ہی اکتفا نہ کر۔ کیونکہ ممکن ہے یہ بادشاہ کی طرف سے کوئی دھوکہ و فریب ہو۔ بلکہ تُو اس وقت تک صبر کر کہ جب تک تجھے داخل ہونے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ بادشاہ اپنے فعل کی وجہ سے ہرگز زیر عتاب نہیں لائے گا۔ یہ واضح رہے کہ ہم پر کوئی بھی مصیبت یا سزا ہماری شومئی خواہش حرص و بے صبری، بے ادبی کے سبب ہی آتی ہے۔ جب ہم کو مرشد اپنے آستانہ عالیہ کے اندر لے آئے تو اپنی نگاہیں نیچی رکھے۔ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ (پ ۱۲۔ سورۃ یوسف آیت ۲۴) ترجمہ:۔ ہم نے یونہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں۔ بے شک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے ہے"۔

مرشد اپنے مرید کے نزدیک بے حیائی اور بُرائی نہیں آنے دیتا۔ کیونکہ وہ ہمارے نیک مریدین میں سے ہے اس سے بُرائی اور بے حیائی کو دُور کرتا ہے۔ مرید اپنے آپ کو معذور (یعنی عذر کا سہارا لینے والا) کرنے سے بچلے تا کہ مرشد کا ارادہ اس کے خلاف نہ اُٹھ جائے۔ مُرشد کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے۔

مُرشد کے اعضاء آرام کرتے ہیں مگر دل آرام نہیں کرتا۔ سر کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل کی آنکھیں جاگتی ہیں۔ زبان ذکر کرتی ہے۔ مرید کو اپنی عقیدت کی صحت ٹھیک رکھی چاہئے۔ کہیں پاؤں نہ پھسل جائے۔ منافق مرید کو کچھ نہیں مل سکتا۔ چونکہ جب دنیا بغیر مشقت کے حاصل نہیں ہوتی تو پھر دین کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟ جو کچھ مُرشد سے حاصل کرنا ہے وہ بھی خالص ہی حاصل کرنا ہے وہ خالص عقیدہ سے ہی حاصل ہو گا۔ ایمان دار ہمیشہ مشقت میں رہتا ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔ مرشد سے ارادت کا دعویٰ کرنا اور مرشد سے مال وغیرہ چھپانا دو متضاد عمل ہیں اگر یہ بیک وقت مرید میں موجود رہوں گے تو مرید اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

مریض حکیم پر تہمت نہیں لگا سکتا اگر لگائے گا تو علاج نہیں ہو گا۔ مرید وہی آگے بڑھے گا جو بھٹی میں چرخ کھا کر میل کچیل سے صاف ہو جائے گا۔ اگر امتحان نہ ہوتا تو

عشق وولایت کے دعویدار بہت ہوتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

ترجمہ :- جولوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مُسلمان ہو گئے ۔"

مرید کے لئے مرشد سب سے بڑی آیت ہے۔ حکیم جو چیز چاہتا ہے مریض کو کھلاتا ہے، مرید کی غلط سوچ اس کے لئے آفت ہے۔ جوانی میں مرید ہونا فرض ہے تاکہ خدمت کر سکے، بڑھاپے میں کیسے خدمت کر سکے گا۔ جب ارادت مکمل اور پختہ ہو گی تو تبھی ولایت کے دروازہ تک رسائی ممکن ہو گی۔ ارشادِ خداوندی ہے :-

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ (پ ۱۳- سورۃ یوسف آیت ۷۹) ترجمہ :- کہا خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اس کو جس کے پاس ہمارا مال ملا جب تو ہم ظالم ہوں گے ۔" یعنی ہم تو اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس ہمارا مال ہے۔ ابلیس کی آنکھ ٹھنڈی مت کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ - (پ ۳- سورۃ آل عمران آیت ۲۷) ترجمہ :- اور مُردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے ۔"

حضرت ابراہیمؑ کو اُن کے والدین سے جو کفر کے باعث مُردہ تھے نکالا اور ایماندار زندہ ہے اور بُت پرست مُردہ تھے۔ حدیث پاک میں فرمانِ رسولؐ ہے :

"سب سے پہلے ابلیس نافرمانی کرنے سے ختم ہو گیا ۔"

دونوں جہان کو چھوڑ کر صرف مرشد کا نقشہ دل میں جماؤ تو یہ دولتِ خداوندی کا دل ہے۔ جسم کے واسطے الگ عمل ہے اور دل کے واسطے الگ ہے۔ جو مرشد کے کلام کی سختی اور سفر و فقر کی مشقت میں پرورش پاتا ہے وہ آئندہ کے لئے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس کے قلب میں نور بھر جاتا ہے۔ مرشد خاص مرید کو خاص بات بتاتا ہے اور عام کو عام بات۔ اللہ تعالیٰ نے جو بات موسیٰ علیہ السلام کو بتائی وہ دوسرے اولیاء کو نہیں اور جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی وہ کسی نبی کو نہیں۔ جس بات کے کرنے سے کسی کا فائدہ نہیں وہ بات نہ کر۔ مرشد سے خوشی کی زندگی طلب نہ کریں۔ لالچ، غرور اور تکبّر کے دریا سے ہوشیار اپنی ارادت سے استقلال کے ساتھ تھمے رہیں۔ جب تک

اپنی عقیدت مضبوط نہ ہو جائے اور جب عقیدت سے ترقی پاکر ارادت کا درجہ حاصل کر جائے گی اس وقت برکت کے ابتدائی آثار کا ظہور شروع ہو گا۔ اگر لوازماتِ سفر ہی ختم ہو جائیں تو سفر کیونکر ہو سکے گا۔ ابتداء ہی میں اگر ارادت خراب ہو جائے گی تو آئندہ برکاتِ تجلیات کی کیا توقع ہے۔ مُرشد کے لئے لازم نہیں کہ وہ مرید کے ساتھ کھانا کھائے یا مجلس کرے۔ مرشد کے خلاف ذرّہ بھر خیال آیا تو بس برکتِ قلبی سے خالی ہو گیا۔ وسوسہ جب دل میں ٹھہرتا ہے تو اس سے فکر جنم لیتا ہے تب وہ ایک غالب آجانے والی نفسانی ہوس و خواہش ہو جاتا ہے اور قلب اس جرثومہ کی مدافعت نہ کر سکنے پر بیمار ہو جاتا ہے اور نورِ قلبی جاتا رہتا ہے اور بعض اوقات بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ ۔۔۔ لے کر فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ ۲۳، سورۃ الزمر، آیت ۲۲) ترجمہ:۔ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے اس جیسا نہیں جو سنگدل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں وہ کُھلی گمراہی میں ہیں"۔

اس سے عقلِ سلیم زائل ہو جاتی ہے۔ اس پر پردہ سا پڑ جاتا ہے۔ جب بندہ اپنے قلب کو مُرشد کی طرف متوجّہ کرتا ہے تو قلب کی تمام پریشانی جاتی رہتی ہے۔ ہر مرید مراد بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ مراد نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُس کے حال پر توجّہ عنایت نہ فرماتے اور وہ مرید ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر مشیتِ الٰہی اس کے شاملِ حال نہ ہوتی۔ کیونکہ عالم میں کوئی چیز بغیر ارادۂ حق سبحانہٗ کے رونپذیر نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر مراد مرید بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ اس کو مراد بناتے ہیں تو اس کی بھی توفیق اس کو دیتے ہیں کہ وہ مرید بن جائے ویسے مرید اور مراد میں فرق یہ ہے کہ مرید وہ ہے جس کو مجاہدات و ریاضات کی مشقتوں میں ڈالا گیا ہو اور مراد وہ شخص ہے جو بغیر مشقت کے مقصد تک پہنچ گیا ہو۔ پس مرید مشقت میں پڑنے والا ہے اور مراد وہ جس کے ساتھ مہربانی اور آسانی کی گئی ہو۔ جتنی بلند مشقتیں ہیں اتنے بلند درجے ملتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۲۳ سورۃ صفت آیت ۸۰، ۸۱) ترجمہ:- بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں ۔"

ہر کام اخلاص کے ساتھ کرنا چاہیئے بغیر اخلاص کے منزلِ مراد نہیں ملتی۔ ظاہری ادب باطنی ادب کی علامت ہے۔ آپ کا شوق اعمالِ صالحہ کے لئے لازم ہے جو مرید بدتہذیبی کے ساتھ خدمتِ مرشد کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔ درویش اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اپنے مُرشد سے اپنی تمام تکلیفات نہ اُٹھالے۔ کیونکہ جو شخص اپنا بوجھ اپنے مرشد پر ڈالتا ہے وہ بے ادب ہے۔ مرشد کی خدمت بھی کریں مگر محسوس نہ ہونے دیں کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ کیونکہ وہ کسی قانون سے مجبور نہیں جو چاہے کرسکتا ہے۔ اگر مرشد فرمادیں کہ میں تم سے بہت خوش ہوں تو دل میں خیال نہ لائیں کہ فکر و بوجھ اُتر گیا بلکہ فکر پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اگر تم وحدت کے لحاظ سے سوچو کہ چلو جو ہوگا ٹھیک ہوگا تو یہ غلط ہے۔ اس خیال سے سنتِ انبیاءؑ فوت ہوجائے گی۔ عرض و دُعا کرتے رہنا چاہیئے خواہ قبول ہو یا نہ ہو۔ اگر مرید کا یہ نظریہ ہے کہ مُرشد نے ہمیں بلایا نہیں یا ہمارا حال دریافت نہیں کیا تو خُوب سمجھ لینا چاہیئے کہ دعوت الی اللہ کا مقام وہ مقامِ نبوت ہے یا دراثتِ نبوت کا وہ کامل مقام ہے اور جو شخص اس مقام میں قائم ہوتا ہے اس کو زبانِ نبوت میں نبی کہا جاتا ہے۔ مرید کو چاہیئے کہ اجازت سے ہر کام کرے جتنی بھی تنگی آئے آمین پکارے۔ غلط خیالوں کا محاسبہ کرے۔ یہ راستہ ہی شدت کا ہے اس میں نرمی کو دخل نہیں کیونکہ رخصتیں تو عوام کے لئے ہیں۔ طریقت میں روانگی نہیں۔ جو مرید عوام میں دُنیاداری کے لحاظ سے بلندیٔ مراتب کا خواہاں ہوگا اس پر زیادہ سختیاں کرنا چاہیئے۔ جس کو موتیوں کا ہار پہننا ہے وہ ضرور سختیاں برداشت کرے ۔

اولیاء اللہ کا جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مرید کتنا ہی بڑا صُوفی کیوں نہ ہوجائے لیکن مرشد پاک اس کو سزا دیتا رہے تاکہ اس کے دل میں کہیں

غرور نہ آجائے۔ ذکر فکر کی سخت تلقین کریں۔ اتنا زیادہ ناقص بھی خیال نہ کریں کہ وہ سلسلہ ہی چھوڑ بیٹھیں۔ مُرشد کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم جانے۔ مجلس میں مُرشد کے قریب نہ چھینکیں اور نہ ہی ناک صاف کریں۔ اپنی آمد پر مُرشد کو اطلاع دو اور جب اجازت و موقعہ ملے سب بات عرض کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (پ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۶۳) ترجمہ:۔ تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہانوں کا ہے۔"

مرید دردِ شوق سے آئے اور ذوق کی دوا کر جائے۔ دردِ فراق کے ساتھ آؤ اور وصال کی دوا پاؤ۔ فناء کا درد لے کر آؤ تو بقا، کی دوا حاصل کرو۔ شیخ کے جُوتے اپنی دستار سے صاف کرو۔ عاشق کے لئے معشوق سے معافی مانگنا لازم ہے۔ اپنی ارادت کے مطابق اپنا حصہ لینا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا سے لے کر وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۲۰) ترجمہ:۔ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے ہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے"۔

مُرشد کو زیادہ یاد (تصور) کرتا رہے۔ مُرشد کو حاضر و ناظر سمجھ کر ادب سے یاد کرنا چاہیئے۔ ایک دفعہ حضور پاک ﷺ کی دعوت زیدؓ بن حارث نے کی جب حضور پاک ؐ دعوت پر تشریف لے گئے تو زیدؓ کی بیوی زینب بنت جحش پر آپؐ کی نظر پڑی جو زیدؓ کی منکوحہ بیوی تھی۔ اس وقت زینب بی بی کھڑی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو پسند آئیں اور آپؐ نے کچھ کلمات فرمائے جس کا ترجمہ یہ ہے "اللہ پاک ہے قلوب کو بدلنے والا"۔ یہ بات زینبؓ نے سُنی تو وہ بیٹھ گئیں۔ جب زیدؓ گھر واپس آئے تو انہوں نے یہ سارا واقعہ زیدؓ سے بیان کیا۔ زیدؓ سمجھ گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری بیوی زبان دراز اور متکبر ہے مجھے اجازت دیں کہ زینب کو طلاق دے دوں مگر رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ یہ واقعہ تین دفعہ عرض کیا گیا تو تیسری دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ

طلاق دے دو۔ زیدؓ نے طلاق دے دی۔ تین ماہ بعد آپؐ نے اپنے مرید زیدؓ کو بھیجا کہ
جاؤ زینبؓ کو بلا کر لاؤ۔ تب زیدؓ، زینبؓ کے گھر گئے اور دروازہ پر ٹھہر کر آواز دی۔
زینب نے پوچھا کون؟ زیدؓ نے اپنا نام بتایا۔ زینب نے جواب دیا کہ آپ نے مجھے طلاق دے
دی ہے۔ زیدؓ نے کہا۔ آج میں اپنے مرشد کا قاصد بن کر آیا ہوں۔ تمہیں رسولِ اکرم نورِ مجسم
نے طلب کیا ہے۔ زینب نے کہا "مرحبا" اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگئیں اور رسولِ
مقبولؐ نے زینبؓ کو اپنے نکاح میں لے لیا اور وہی زیدؓ اس زینبؓ کو والدہ یا ماں کے
لفظ سے پکارتا اور زینبؓ بھی اسے بچہ یا مرید کہتی ہوں گی۔ دراصل اسی کو ارادت
کہتے ہیں کہ مرید اپنی مراد کے لئے سختیاں برداشت کرے۔ مرید کا کام ہے مجاہدات
میں مقام کرے۔ ریاضت و عبادت میں تکلیف اٹھائے۔ صبر کی تلخی چکھے اور نفسانی
لذتوں سے بچے :۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
سے لے کر قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ہ پ ۲۲-۱۱ احزاب آیت ۳۶ تا ۳۸) ترجمہ :۔ اور نہ کسی
مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں تو
انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک
صریح گمراہی بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت
دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور
تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا
اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو اور پھر جب زید کی غرض اس
سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے
ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب اُن سے ان کا کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم
ہو کر رہا۔ نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرمائی۔ اللہ
کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے۔"

حدیث شریف ہے۔ (جلد اول، بخاری شریف حدیث نمبر ۱۳) ترجمہ :۔ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبولؐ نے فرمایا کہ اس پاک ذات کی

قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"
ہر محبت چھوڑ کر محبت مرشد سب پر مقدم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عورتوں اور بچوں کی محبت کو محبت مرشد سے بڑھا دو۔ دیگر حدیث پاک ہے (جلد اول بخاری شریف حدیث نمبر ۲)
ترجمہ :۔ قتادہ انس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس میں یہ تین باتیں ہوں گی تو وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پائے گا۔ وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور رسول اس کا تمام کائنات سے زیادہ عزیز و محبوب ہو۔ دوم وہ شخص جو کسی شخص سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے کرے اور وہ شخص جو ایمان نصیب ہونے کے بعد کفر اختیار کرنے کو ایسا برا سمجھے جیسے کوئی آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔"
اپنے شیخ کے خلاف ہو گیا دوزخ خرید کرتا ہے۔ وہ ناقص مرید ہے جو مرشد سے مال و نذر کی طلب کرتا ہے۔ بہترین مرید وہ ہے جو جان و مال خرچ کر کے راہ حق کا متلاشی ہو۔ خاموش و تنہا رہنے سے سلامتی زیادہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (پ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۹۲) ترجمہ :۔ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔"
سب سے پیاری چیز جان ہے یہ ہی قربان کرنی پڑے گی۔ ارشادِ خداوندی ہے اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ (پ ۲۶ سورۃ ذاریات آیت ۱۶) ترجمہ :۔ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بیشک وہ اس سے پہلے نیکو کار تھے۔ ارشادِ دیگر ہے :۔ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ سے لے کر وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ؕ (پ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۱۵) ترجمہ :۔ تو اسی لئے بلاؤ اور ثابت قدم رہو جیسے تمہیں حکم ہوا اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اتاری اللہ نے اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ہمارے لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں، اللہ سب کو

منع کرے گا اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے لے کر اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ پ ۲۸ سورۃ صف آیت ۱۱) ترجمہ :۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے جان ومال سے جہاد کرو اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو"۔

مرید اپنے مرشد پر تن من دھن قربان کر دے۔

كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ترجمہ :۔ کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں"۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ سے لے کر اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۶-۷) ترجمہ :۔ تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے بہتر ہیں"۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ سے لے کر قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (پ ۸ سورۃ اعراف آیت ۵۶) ترجمہ :۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے"۔

تکلیف ہو یا خوشی ہو شیخ کو یکساں وقت پکالو۔" بخاری شریف جلد دوم حدیث ۳۱)
اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ مرشد کی خدمت کے لئے اپنا کوئی پیچھ پیش کیا جائے۔
ایک اور حدیث جسے حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ کی عادت تھی کہ آپؐ ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپؐ کو کھانا کھلاتی تھیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن اسی عادت کے موافق رسول اللہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا اور آپؐ کا سر دیکھنے لگیں۔ پھر آنحضرتؐ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے۔ ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے

عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا اس وقت خواب میں میری اُمت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے مجھے پیش کئے گئے جو بحری جہاز پر سوار تھے۔
اُمِ حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ دعا کیجئے کہ مجھے بھی اللہ ان لوگوں میں شامل کر دے اور بعد ازاں سواری سے گر کر اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ بخاری شریف جلد دوم حدیث ۵۷) اس حدیث سے ان لوگوں کا اعتراض ختم ہو گیا جو کہتے ہیں کہ پیر عورتوں میں بیٹھتے ہیں، پھر آپؐ کی دعا سے شہیدوں میں شامل ہو گئیں۔ چونکہ دیوار کے نیچے آ کر مر جانے یا سواری سے گر کر ہلاک ہو جانے والا شہداء میں شمار ہوتا ہے۔ مرشد مریدین کے گھر جا سکتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم لوگ دوسری اُمتوں سے باعتبار زمانہ اگرچہ آخیر میں ہیں لیکن مرتبہ میں بہت آگے اور بلند ہیں۔ نیز انہیں اسناد سے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جو شخص نے حاکم شریعت کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جو حاکم کی بے ادبی کرے گا یا نافرمانی کریگا اس نے میری نافرمانی کی۔ سنو امام ڈھال کی طرح ہے اس کی آڑ لے کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کی پناہ لی جاتی ہے۔ پس اگر وہ اسے ڈرنے اور عدل و انصاف کرنے کا حکم دے تو اس کو ثواب ملے گا اور وہ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو اس پر گناہ ہے۔

"بخاری شریف جلد دوم حدیث ۲۱۱"

مرشد کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اس حدیث سے یہ اعتراض بھی ختم ہوا کہ اللہ کو مانو، بندے کو نہ مانو کیونکہ حدیث کے مطابق بندہ کو ماننا اللہ کو ماننا ہے "جلد ۲، باب ۱۵۷" اپنے امام سے اجازت طلب کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق کہ مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور جب کسی کام کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اجازت حاصل کئے بغیر نہیں جاتے۔

"بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۸۱۵" عاصم ابی سعید بن معلی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا آپؐ نے مجھے بلایا میں نہیں گیا، نماز کے بعد گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب میں نے بلایا تھا تو کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی نماز پڑھ رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالے نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو جب تمہیں اللہ کا رسول بلائے تو چلے جاؤ۔

"بخاری شریف جلد سوم حدیث ۱۰۹" سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ حفصہ بنت حضرت عمرؓ خنیس بن حزافہ سہمی اپنے شوہر کے مر جانے کے بعد بیوہ ہو گئیں اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں سے تھے اور مدینہ میں فوت ہو گئے تھے۔ عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں میں نے عثمان بن عفان کے پاس حفصہ کا ذکر کیا۔ انھوں نے جواب دیا میں غور کروں گا۔ اس کے بعد میں کئی دن ٹھہرا رہا۔ پھر وہ ایک دن مجھ سے مل کر کہنے لگے مجھے ابھی نکاح کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا تجھ سے کروں۔ ابوبکرؓ خاموش ہو گئے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پھر میں چند روز ٹھہرا رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا پیغام بھیجا۔ میں نے حفصہ کا نکاح آپؐ سے کر دیا۔ اس کے بعد مجھ سے ابوبکر صدیقؓ ملے تو کہا جب تم نے مجھ سے حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا تھا تو تم ناراض ہو گئے تھے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا ہاں! ابوبکرؓ نے فرمایا مجھے تمہاری بات قبول کرنے سے انکار نہ تھا لیکن میں جانتا تھا کہ رسولؐ اللہ یہ ارادہ چھوڑ دیتے تو میں منظور کر لیتا۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مرید اپنی لڑکی مرشد پاک کو پیش کر سکتا ہے، مرشد چاہے منظور کریں یا نہ کریں، مرشد اپنے خاص مرید سے اندرونی صلاح مشورہ کر سکتا ہے، مرید اس راز کو کسی پیر بھائی سے نہیں کہہ سکتا۔

"بخاری شریف جلد سوم حدیث ۲۰۱۴" حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے امیر سے کوئی ایسی چیز دیکھی

جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہیئے کہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جُدا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مَرا۔

مرید اپنے شیخ کے ہر کام کو من جانب اللہ سمجھے اور اُن کے قدم سے بڑھ کر کوئی قدم نہ رکھے۔ اپنے شیخ کے سوا جہان میں کسی کو بڑا نہ سمجھے یہی سمجھے کہ اگر جہان میں کوئی شیخ ہے تو وہ میرا ہی مُرشد ہے۔ مرید کے ذہن میں اگر یہ آجائے کہ میرے مرشد کے سوا فلاں بزرگ بھی ہے تو بس اس کا اعتقاد ختم ہو گیا۔ مرید کے لئے اتنا سمجھنا ضروری ہے کہ جو مجھ کو اپنے شیخ سے ملے گا وہ میرے مرشد کے مرشد سے بھی مجھے نہیں مل سکتا اور حقیقت بھی یہی ہے جو چیز کے نام پر ہو گی وہی ملتی ہے۔ اپنے شیخ کے صحیح رابطہ سے ہر اولیاء خوش ہو کر شفقت اور لطف و کرم کی نظر رکھیں گے کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ مرید صادق ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے :- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ سے لے کر اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ہ (پ ۲۶ سورۃ حجرات آیت ۱۵) ترجمہ :- ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

مُرشد کے غصہ سے ناراض نہ ہونا چاہیئے۔ شیخ کے مقربان اور نزدیک رہنے والوں کو کسی طرح رنجیدہ نہ کرنا چاہیئے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کس وقت کس موقعہ پر مرشد سے تیری شکایت کر دیں اور تیرا کام بگڑ جائے اور خبر بھی نہ ہو۔ اگر ایک بار شیخ کو تجھ سے رنج پہنچ گیا تو تُو نے اُنہیں رنجیدہ کر دیا تو معاف کر دینے کے باوجود اس کے دل میں گرہ سی پڑی رہے گی اور برابر اس کے دل میں یہ بات آتی رہے گی کہ اس شخص سے ایسی حرکت کیوں ہوئی۔ شیخ کے ہر احکام پر چلنا مرید کو لازمی ہے۔ اگر مرید کے دل میں ذرہ بھر شیخ کے خلاف خیال آگیا تو معاملہ درہم برہم ہے مرید اپنے ارادہ کا پکا ہو۔ اس کی خواہش اتنی زبردست ہو کہ سارا زمانہ بھی مل کر اس کو اس کی خواہش و ارادہ سے روک نہ سکے۔ رنج و الم اور دُکھ درد میں بھی رہ کر اس کو کسی حالت میں قرار نہ ہو۔ شیخ کے ملنے کے بغیر آہیں بھرنا، گریہ و زاری کرنے والا گدا ہونا چاہیئے۔ ایک گھڑی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا

سراپنے مالک کے در سے نہ اٹھائے۔ اس کو کتنی ہی ذلت اور خواری اٹھانی پڑے لیکن وہ اس کے در پر سر جھکائے رکھے۔ اپنے عقیدہ کو مضبوط رکھے بے شک کسی کے گھر سے روٹی مانگ کر کھانی پڑے۔ مرشد کے رشتہ سے اپنا دل نہ پھیرے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ سے لے کر اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
(پ ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۸) ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہو گا ان کے آگے اور ان کے داہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے یا واپس کر دے اور ہمیں بخش دے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔"

شیخ کا ہر فرمان ماننے پر ہی قلب میں نور پیدا ہوتا ہے۔ جب دنیا کی طرف نظر کریں تو سوائے پریشانی کے اور کچھ نہیں۔ مرید کا جینا مرنا مرشد کے لئے ہے تب بقاء کی زندگی ملتی ہے۔ جب تک اپنا آپ مرشد کے حوالے نہ کیا جائے اُس وقت تک بات نہیں بنتی۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ سے لے کر یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ۝ (پ ۱۶، سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴) ترجمہ:۔ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اُس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور اُسے قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔"

مرشد کو باپ پر اس لئے ترجیح دی جاتی ہے کہ باپ آسمان سے نیچے لایا یعنی دماغ میں خیال ہوتا ہے وہاں سے نیچے لایا اور مرشد زمین سے اُس کو آسمان کی سیر کراتا ہے۔ جو انسان سو سال کی عبادت کرنے سے بھی نہیں پہنچ سکتا، روحانی پرورش کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ سے لے کر یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ۝ (پ ۱۴، سورۃ الحجر آیت ۹۸ تا ۹۹) ترجمہ:۔ تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔"

مرید اپنے شیخ کی تعریف مرتے دم تک کرے۔ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ سے لیکر

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پ ۱۰۔ سورۃ توبہ آیت ۲۴) ترجمہ :۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا" فرمان مرشد پاک کے اعلان اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا۔ جہاد دو قسم کے ہیں۔ جہادِ اکبر اپنے وجود کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ جہاد اصغر دوسرے ملک سے ہے۔ اس آیت سے معلوم ہُوا کہ مرشد کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اگر ذرہ بھر بیوی، لڑکا، لڑکی، بھائی، ماں باپ یا دیگر کوئی فرد یا مال سرمایہ وغیرہ بلکہ اپنی پیاری چیز بھی شیخ پر قربان کر دیں۔ پیاری چیز صرف اپنی جان یعنی اپنا وجود و روح ہے یہ بھی قربان کرنی پڑے تو کر دیں۔ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔ مرید کے دل میں یہ آئے کہ آخرت میں اس کی کوئی قدر و قیمت ہے یا یہ کہ شیخ کے علاوہ اس جہان میں کوئی اور بھی شیخ ہے، تو مرید کی ارادت درست نہیں ہے۔ مرشد سے کوئی سانس چھپا کر نہیں رکھنا چاہیئے۔ مرید کو کیسی ہی پریشانی کیوں نہ ہو اگر سستی کرے گا تو مار کھا جائے گا۔ مرشد کے اشارے پر کام کریں ورنہ راستہ بند ہو جائے گا۔ پھر ساری عمر دیکھتا رہ جائے گا۔ شیخ کے کلام کی تحقیق نہ کریں۔

مرید کو پیر پرست ہونا چاہیئے اس لئے کہ شیخ انوارِ لاہوتی کا مظہر ہے۔ اس کے پردے میں اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ ان کا احترام کرنا اللہ کا احترام کرنا ہے مرید عاشق ہے معشوق شیخ ہے۔ مرشد ساقیٔ رحمت ہے۔ مرید کو اپنے شیخ کا عاشق ہونا چاہیئے۔ شیخ سے دل ملا کر رکھنا چاہیئے۔ شادی، غمی میں اپنے شیخ اور اپنے پیر بھائیوں سے میل جول رکھنا چاہیئے۔ شیخ دودھ پلانے والی ماں کی طرح ہے۔ اگر بچہ دودھ پلانے والی ماں سے علیحدہ ہو جائے تو ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر بچہ دودھ چھوڑ دے تب بھی بچہ کی نگہداشت ضروری ہے کہ بچہ خراب عادات میں داخل نہ ہو جائے۔ نیز مہلک کیڑے مکوڑوں سے بچانا والدہ کا فرض ہے۔ قصہ مختصر کہ مرید مرشد کی نظر کے بغیر کسی وقت بھی

برے طریقہ پر جا سکتا ہے۔ بعیت ایک بار ہی ہونا ہوتا ہے، دوسری بار بعیت ہونا کافر ہونا ہے۔ مرید کے دل میں اگر کوئی بری بات پیدا ہوتی ہے تو اس کا ذکر کسی سے نہ کرے بلکہ دل ہی دل میں وقتاً فوقتاً دل کو ملامت کرتا رہے۔ حلقۂ ارادت میں داخل ہونے والے جب تک مرید علومِ طریقت کی تکمیل نہیں کر لیتا تب تک اس کو داخلِ ارادت و بعیت نہیں کہا جا سکتا۔ ارادت پختہ ہونی چاہیئے چاہے کچھ بھی ہو جائے ارادت میں فرق نہ آئے۔ حضرت خواجہ قطب الدینؒ کا ایک مرید شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا جب اس کو بھوک نے تنگ کیا تو اس نے اپنے شیخ کے گاؤں کی جانب منہ کر کے کہا یا قطب شیئاً للہ! چنانچہ شیخ شہاب الدین نے اس کی آواز سن کر ایک خادم سے فرمایا۔ اس درویش کو کھانا کھلاؤ اور جو کچھ حال گزرے بیان کرو۔ خادم نے بھی کھانا لا کر آگے رکھا اور جب درویش کھانا کھا چکا تو اس نے آستانۂ مرشد کی طرف منہ کر کے عرض کی یا قطب الدین آپ نے اس غلام کی خوب خبر گیری کی۔ جب خادم شیخ شہاب الدین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا حال گزرا؟ خادم نے عرض کی حضرت کیا عرض کروں میں نے اس درویش جیسا ناشکرا کسی کو نہیں پایا کہ کھانا تو آپ کے درِ اقدس سے کھایا مگر شکرانہ اپنے مرشد کا ادا کیا۔ شیخ نے فرمایا ایسا مت کہو یہ سب تمہیں تعلیم دینے کے لئے کیا گیا ہے۔ مرشد کا کام خواہ تمہاری نظر میں خلافِ شریعت ہی کیوں نہ ہو مگر مرید اعتراض نہیں کر سکتا۔ مرید وہ ہے جو آتشِ ارادت میں جلا ہوا ہو اس کی نظر میں سب کچھ مرشد ہی ہے۔ اگر مرید مقامِ ناز میں پہنچ جائے تب بھی خود کو مقامِ نیاز ہی میں لاوے کیونکہ مقامِ نیاز عاشق کے لئے اور مقامِ ناز معشوق کے لئے ہے۔ مرید کو مکھی بن جانا چاہیئے لاکھ اڑائے پھر وہیں بیٹھ جائے۔ عمل سے زیادہ درجہ ادب کا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (پ ۹ سورہ انفال آیت ۲۰) ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو۔" وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ ۔۔۔ سے لے کر مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ (پ، سورۃ انعام آیت ۵)

ترجمہ :- اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو۔"

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لے کر یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ لا - (پ ۶ سورۃ مائدہ ۵، آیت ۵۴) ترجمہ :- اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔"

جب ارادت دل میں داخل ہو جائے تو دل نور سے بھر جاتا ہے۔ یقین وارادت تین چیزوں کو پیدا کرتی ہے۔ عام لوگوں سے میل جول کم رکھنا، ان کے عطیات پر ان کی مدح سرائی نہ کرنا اور اگر کچھ بھی نہ دیں تو اُن کی مذمت بھی نہ کرنا۔ دل کا تمام دارومدار ارادت پر ہے۔ اس سے تکمیل عشق ہوتی ہے اور ارادت سے معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ ارادت کی بدولت ہی سے کچھ لوگوں نے پانی پر سیر کی اور ہوا میں اُڑے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۱۹ سورۃ شعراء آیت ۳)

ترجمہ :- کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔"

(پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۸۹)

ترجمہ :- فرمایا تم دونوں کی دُعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔"

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا سے لے کر اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پ ۲۶، سورۃ حجرات، آیت ۱۴) ترجمہ :- گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا سے لے کر فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (پ ۵، سورۃ النساء آیت ۴۶) ترجمہ :- اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سُنا اور مانا اور حضورؐ ہماری بات سُنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں اور اُن کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا۔ لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر مخلوق کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مرید پر واجب بات یہ ہے کہ مُرشد کی خدمت میں لگا رہے۔ حق تعالیٰ خود اپنے غلام کے قلبی حالات پر مطلع ہے۔ کامل مُرشد کے لئے مرید کا امتحان لینا جائز ہے تاکہ مرید پر واضح ہو جائے کہ جن مراتب کا دعویٰ ان کے قلب میں پایا جاتا ہے وہ صحیح نہیں تاکہ وہ اس دعویٰ سے توبہ کرے مُرشد کے علاوہ اور کوئی امتحان نہیں لے سکتا۔ ارشادِ خداوندی ہے :- وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ سے لے کر وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ٥ پ ٢٦ سورہ محمد آیت ١٦) ترجمہ :- اور ان میں سے بعض تمہارے ارشاد سُنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتیں علم والوں سے کہتے ہیں ابھی انھوں نے کیا فرمایا یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی اور وہ اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے "۔

اگر مرید ذوق وجدان سے محروم ہے تو قلب سے معتقد ہو کر ایمان ویقین کامل لے آئے۔ جب انسان اہلِ کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدارِ جمال سے بے بہرہ ہو جائے تو اس وقت پیر و مرشد کے حالات سے باخبر رہنا ضروری ہے۔ باخبر تب ہو سکتا ہے جب آنا جانا آن بان میں ہو ورنہ مرید تاریکیوں میں ڈوب جائے گا۔ اگر حسنِ عقیدت ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر زمانے میں بزرگوں کے اخلاق وعادات کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ ان کے ہر کلام کو مجلس میں پڑھا جاتا ہے جس سے اُن کا جمال اور زیادہ مزین ہو جاتا ہے۔ مرشد کا وجود ایک ہمہ گیر رحمت اور علم نعمت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ٥ پ سورۃ آیت) ترجمہ :- اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو "۔

مرشد کے حالات کو بیان کرنا ضروری ہے جو دراصل اس عظیم نعمت کا شکر ہے جس نے اپنے مُرشد کے کمالات کو نہیں پہچانا اس نے اس صفت کی خاص قسم کی نعمت کی قدر وقیمت نہ جانی۔ ایسے آدمی نے نہ تو شکر ادا کیا نہ اُن کی محبت کو اپنایا۔ یقین جانو اُس نے خدا کی پہچان نہیں کی۔ اگر بندہ اپنے مرشد کا مرید ہے تو مرید کو اپنے مرشد کا تذکرہ اچھا لگتا ہے۔ غرضیکہ بزرگوں کا تذکرہ ایک ایسی عبادت ہے جسے ہر آدمی محنت ومشقت کے بغیر

ہر حال میں ادا کر سکتا ہے۔ مرشد سے نسبت و محبت کی ضرورت ہے۔ مرشد کے حالات و واقعات سُننے سے قلب میں بہت جلد ایسی ہی ایک امتیازی نسبت حاصل ہوتی ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ بزرگوں کے حالات سُن کر ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ان کو یہ سعادت ابدی صرف اس لئے حاصل ہوئی کہ وہ حسنِ عمل کے پیکر ہیں۔ جس سے خود اُس کے دل میں لامحالہ حسنِ عمل کی طرف قدم بڑھانے کا ایک لازوال جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ یہ پاکیزہ ارواح ہمارے اس طرح یاد کرنے سے خوش ہوں۔ اس کے عوض اپنے طالب کے لئے اپنے دروازے کو کھول دیں۔ بزرگوں کے سایہ میں تمام عالم روشن ہے۔ آپ غمِ عشق میں ہوا ہے اپنا مشغلہ بنالو بے خبری سے اپنے بسترِ غفلت پر سوئے نہ رہو۔ جو محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنے محبوب کے پاس بیدار رہتا ہے۔ اس خوف سے سوتا نہیں ہے کہ کہیں اس کا نام جھوٹے قسم کے مدعیوں میں نہ لکھ دیا جائے۔ جب وہاں تنہا ہو جانا ہے تو پھر اس جہان میں تنہا کیوں نہیں ہو جاتے تاکہ وہاں کی خوش نصیبی حاصل ہو جائے۔ ہر ایک اپنی استعداد کے مطابق اپنے مرشد کے فیض سے مستفیض ہوتا ہے جس طرح مٹی اور پتھر میں فرق ہے یہاں کی ذلت و رسوائی سے آخرت کی خجالت و ندامت سخت اور بدتر ہے۔ جو پہلے آگ میں جل چکی ہو اُس کو دوزخ کی آگ کیا جلائے گی۔ اس عاشق پر دوزخ کی آگ حرام ہے جو اس دُنیا کی آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ وہ سُوکھی لکڑی کی طرح ہیں دوزخ کی آگ فوراً پکڑ لے گی۔ مُرشد کو دیکھنے سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جلال تبریزی اپنے مرشد کے ساتھ سفر میں چُولہا اپنے ہمراہ رکھتے اور جب مرشد روٹی کی ضرورت محسوس کرتے تو اسی وقت تازی روٹی تیار کر کے پیش کرتے تھے۔ مرشد کا امر تسلیم کر لینے میں سلامتی ہے۔ مرشد کو آرام پہنچاؤ یہ خدا کے ظہور کا مقام ہے معشوق خوش ہو گیا تو عاشق کی بات بن گئی۔ مرید کی غلطی اس کے لئے حجاب ہے۔ مرید غفلت سے کام نہ لے۔ ہر کام جس کے کرنے میں جذبہ نہ ہو وہ قابلِ قبول نہیں۔ جیسے جذبہ حال میں جو کام کیا جاتا ہے تو فوراً قبول ہو جاتا ہے۔ اس جذبہ کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ یہ جذبہ کبھی بچپن میں کبھی جوانی میں، کبھی بڑھاپے میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک قطرہ

کو سیلاب کہتا ہے۔ جو شخص اہلِ عیب میں سے اہلِ ہنر ہو گیا دراصل وہ ایک پوشیدہ آفتاب کا حامل ہے انجام کار وہ خود ایک دن آفتاب بن جائے گا۔ اسی کے دروازے کا ہو جا۔ اگر کوئی مشغولیت سے محروم ہے تو واویلا نہ کرے۔ جملہ کائنات سے دل برداشتہ ہو کر دل جمعی سے خدا کی جانب متوجہ ہو جانا اولیاء کرام کا کام ہے۔ اس جہان کے لوگ چند ایکڑ زمین اور پیٹ کے لئے چند لقموں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اور بے سکون نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ دلجمعی کا سبب نہیں ہے۔ مرشد کی گلی کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناؤ۔ چند درویش ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مینڈک پھدکتا ہوا اس مجلس کے قریب آیا۔ مینڈک کو دیکھ کر ایک شخص دانا اس مجلس سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر لوگ اس کی بزدلی پر ہنسنے لگے اور اس سے دریافت کیا کہ تم مینڈک سے کیوں ڈرتے ہو؟ اس دانا نے جواب دیا کہ میں مینڈک سے نہیں ڈرتا البتہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اس کے پیچھے کوئی سانپ آرہا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی درویش کمزور ہو اس کا سلسلہ نہایت مضبوط ہو تو اس سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ اس کو رنجیدہ کرنے سے اس کے سلسلہ کے تمام مشائخ کبیدہ خاطر اور رنجیدہ دل ہو جائیں گے۔ ایک چوہے نے جنگل میں ایک اونٹ کو کہا کہ تم کسی کے ہو رہو۔ اس اونٹ نے کہا بھائی چوہے میں تمہارا ہو رہا۔ جب اونٹ کی رسّی کسی درخت میں پھنس گئی تو اس نے اپنے یار چوہے کو یاد کیا۔ چوہے نے آکر اس اونٹ کی رسّی درخت سے کاٹ دی اور اونٹ آزاد ہو گیا۔ وراثت بغیر الفت کے نہیں ملتی۔ شیخ کی محبت اگر مرید سے نہیں تو شیخ کے احوال میں ہرگز سرایت نہ کریں گے۔ اگر شیخ کی ایک لمحہ نظر غیر مرید پر بھی اٹھ جائے تو احوالِ شیخ سرایت کر جائیں گے۔ وراثت کی منتقلی بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ اچھی صحبت سے ہی نعمت ملتی ہے ایسے ہی وصال ہوتا ہے۔

علم ذوق دیتا ہے بلند ہمتی دیتا ہے۔ ہر حالت میں خوش رہنا بصیرت دیتا ہے جس میں مندرجہ ذیل پانچ چیزیں ہوں گی وہ خلافت کے لائق نہیں۔ جہالت، مسلمانوں کی بے حرمتی، بے ہودہ کاموں میں مشغول رہنا، خواہشات کی پیروی کرنا اور بداخلاقی سے پیش آنا۔

جو کچھ ملتا ہے وہ شیخ کی صحبت سے ملتا ہے۔ مرشد کا چہرہ برکت وفیض کا خزانہ ہے۔ مرید علم وادب کو اپنا نصب العین بنالے۔ موسمِ سرما کی سخت ٹھنڈی ہواؤں میں اور موسمِ گرما کی تپتی ہوئی تیز دھوپ میں اپنے مرشد کا امر بجالائے۔ جو دقتوں میں پھنس کر ڈگمگائے وہ مرید نہیں ہے۔ دنیاوی خواہشات میں ہلاکت ہے۔ جس کام کے لئے شیخ امر فرمائے مرید اپنے لئے سرمایۂ حیات سمجھے۔ اگر مرید اپنے آپ کو ڈھیلا رکھے گا تو مار کھا جائے گا سجدہ کرنے کے بغیر اللہ کے نزدیک ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ كَلَّا ۗ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (پ ۳۰ سورۃ علق آیت ۱۹) ترجمہ :۔ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔"

جو مرشد کی صحبت میں رہے ان کے سینے پاک ہو چکے ہیں۔ جان لیں کہ یہی لوگ اکابرِ دین جنہوں نے کلمہ اسلام کی بلندی کے لئے اپنی طاقت صرف کی اپنے مالوں کو اسلام کی بلندی میں خرچ کیا۔ دن رات کام کیا اپنے قرابت داروں اور قبیلوں کو اور اولاد اور بیویوں کو اور اپنے وطنوں اور گھروں کو اپنے چشموں اور کھیتوں کو اور اپنے درختوں اور نہروں کو مرشد کی محبت پر ترجیح دی۔ دردمندوں کے لئے درودیوار سے پریشانیاں آتی ہیں۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خوامخواہ تعظیم ہی کی جائے انہیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی منع ہے۔ جو مرشد کے خلاف ہو انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی دنیوی غرض اور کام ان کے متعلق ہو ان کے سوا کسی سے کام حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدرِ ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیئے اور کمالِ اسلام تو یہ ہے کہ دنیوی غرض کے لئے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ ان دشمنوں سے میل جول اور انس ومحبت بہت تقصیروں میں شامل ہے۔ ان سے ملنے میں کفر بڑھتا ہے دین کمزور ہوتا ہے۔ یہ بہت بڑا نقصان ہے ان کے ملنے سے دولتِ اسلام ہاتھ سے کھوئی جاتی ہے۔ ان نالائق لوگوں کا کام ہی یہ ہے کہ اسلام اور اہلِ اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ عقیدہ خراب کرتے ہیں۔ ہمیشہ ان کی ذلت

خواری کے در پہ رہنا چاہیئے۔ دولتِ اسلام کے حصول کی علامت اہلِ کفر کے ساتھ بغض و عناد رکھنا۔ دیوانگی بلندیٔ اسلام کی خاطر اپنے نفع و نقصان سے آگے گذر جانے سے عبارت ہے۔ محب اپنے محبوب کا پورا مطیع ہوتا ہے۔ کامل محبت کی نشانی آپ کے دشمنوں کے ساتھ کامل بغض و عداوت رکھی جائے۔ محبت میں سستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ محب، محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلح نہیں کر سکتا دو مختلف محبتیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ لوگ خود گمراہ ہیں دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ مرید اپنی آنکھ کو نیند سے آشنا نہ ہونے دے۔ مرشد کے پاس رہنا ذکر کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ سلطانی خیمہ کی طرف بڑھنا چاہیئے تب عاشق کا دل شکار کیا جائے گا۔ اپنے آپ کے دل میں ہمیشہ روتے رہنا چاہیئے۔ حیا ایمان کی شاخ ہے۔ اپنی مجلسوں میں نااہلوں کو نہ آنے دیں۔ جس نے مرشد کی تابعداری نہیں کی کسی نے ان کی اس دعوت کو قبول نہیں کیا شرک کے اندھیروں سے نکلنے کے لئے تابعداری ضروری ہے۔ ایک شخص سر تا پا خیر ہے لیکن کوئی اس سے برائی کی امید رکھے ہوئے ہے تو اس کے سامنے یقینی برائی ہی آئے گی۔ ابوبکرؓ جب حضور پاکؐ کو دیکھتے تو خیر و برکت کے منتظر رہتے اور ہمیشہ انہیں خوشیاں ہی میسر ہوتیں۔ اس کے برعکس ابو جہل ملعون جب حضور پاکؐ کو دیکھتا تو برائی سے دیکھتا وہ خوف زدہ رہتا آفت و تباہی اس کے سر پر رہتی۔ مرشد کو جیسا مانو گے ویسا ہی کام لے لو گے۔ جس مرید پر مرشد کی نظرِ شفقت، لطف و رحمت نہیں ہے وہ کتنا ہی عبادت و ریاضت مجاہدہ اور تقویٰ کرے اس کا انجام بخیر نہیں ہوگا۔ بارش رحمت ہے اس سے غلہ اگتا ہے۔ رحمت عمارتوں، گاؤں اور شہروں کو غرق بھی کر دیتی ہے۔

فرید الدین عطار کے پیر شیخ امین الدین سات سو مریدوں کے ساتھ شہر سے باہر سفر کے لئے نکلے۔ راستہ میں ان کی نظر ایک فرنگن لڑکی پر پڑ گئی وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ رفتہ رفتہ سات سو مریدوں میں سے ایک ایک کر کے سب منتشر ہو گئے۔ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ وہ فرنگن لڑکی روزانہ باہر سؤر چرانے کے لئے نکلتی تھی اور شیخ اس کے ساتھ ہو جاتے تھے اور اس سے کھیل تفریح کرتے تھے۔ حضرت خواجہ فرید الدین عطار کو جب یہ واقعہ معلوم

ہُوا تو وہ اپنے مرشد کی خدمت میں آئے۔ دیکھا کہ مرشد فرنگن لڑکی کے ساتھ کھیل تفریح میں مشغول تھے۔ حضرت عطار نے یہ دیکھ کر دُور ہی سے سر زمین پر رکھ دیا اور پرانے ادب واحترام پر قائم رہے۔ شیخ امین الدین کچھ دنوں میں اس فرنگن لڑکی کے ساتھ ایسا گھُل مل گئے کہ قریب تھا کہ وہ عیسائی مذہب قبول کرتے اور اس لڑکی کو حاصل کرنے کی خاطر اپنے مذہب سے پھر جاتے کہ حضرت فریدالدین عطار کو بہت سخت تشویش لاحق ہوئی کہ اب وہ کیا کریں۔ جس دوسری صبح کو شیخ امین الدین کو عیسائی بننا تھا۔ اس شب کو حضرت فریدالدین عطار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ امین الدین کی مدد کے لئے آیا ہوں۔ اس فرمان سے ظاہر ہُوا کہ امین الدین کا انجام بخیر ہوگا۔ صبح کے وقت اس جگہ پر سب لوگ جمع ہوئے کہ عیسائی بنانے کی رسم ادا کریں اور امین الدین کو عیسائی مذہب میں شامل کیا جائے۔ یکایک خواجہ فریدالدین عطار آگے بڑھے کہ جو کچھ میرے شیخ کے ساتھ تم لوگ کرنا چاہتے ہو میرے ساتھ بھی کرو کیونکہ یہ میرے مرشد ہیں۔ جو کچھ یہ ہوں گے وہی میں بھی ہوں گا۔ لوگ ان کی باتیں سُن کر بہت پیچ و تاب میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ جس قوم میں ایسی وفاداری ہے اسے کوئی ان کے مذہب سے روگرداں نہیں کر سکتا۔ پھر اس فرنگن لڑکی کو بلا شرط ان کے حوالہ کر دیا۔ وہ مسلمان ہو کر ان کے ساتھ رہنے لگی۔ درویشوں کا راز ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتا۔ عقیدت مکمل کے بعد دیدار ہے۔

حضرت سلیمان فارسی اسلام لانے سے پہلے کئی یہودی انصاری اور آتش پرست اربابِ روحانیت سے ملاقات کر چکے تھے لیکن ان سے متاثر نہ ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو چہرہ مبارک دیکھتے

ہی کلمہ طیبہ پڑھ لیا، اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک مجھ سے اپنی جان و مال اور اولاد سے زیادہ محبت نہیں کرتا، مرشد کے خلاف ایک بات بھی کرنا سینکڑوں مصیبتوں میں ڈال سکتا ہے، اگر مرشد رات کو دن کہے تو بلا چون وچرا مان جائے اپنی عقل کی ٹانگ نہ اڑائے کیونکہ مرشد کی نظر کی وسعت مرید کی نظر کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے جس کا عقیدہ حقیقی نہ ہوگا، وہ فیض یابی سے محروم ہوگا، اس کے سب کام فضول اور بے کار ہوں گے، جب آنکھیں ہی روشن نہ ہوں گی، تو ہزار سورج طلوع ہوں اندھیرا دور نہیں ہوسکتا، اسی طرح جب تک مرشد سے اعتقادِ کامل نہ ہوگا، فیض جاری نہیں ہوسکتا۔ خواہ مرشد اپنی جگہ کتنا ہی کامل کیوں نہ ہو امرشد کے خلاف وسواس آتے رہنے سے اعتقاد کی بنیاد کمزور اور متزلزل رہتی ہے پھر کس طرح مرشد سے فیض حاصل ہوسکتا ہے، جب تک کسی رہنما کی رہنمائی سے قلب مطمئن نہ ہو تو پھر کیونکر منزلِ مقصود تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے، خود کو مرشد کے رنگ میں رنگ لو، مرشد کا اسم گرامی بھی احترام سے لیا جائے، پس جب تک قلوب و روح، ظاہراً و باطناً اعتقاداً وعملاً پیرانِ عظام کے تابع نہ ہوں گے یقیناً گمراہی کے سوا کچھ بھی میسّر نہ ہوگا، ہر خواہش کو ختم کرکے صرف مرشد کے لئے زندہ رہے، مرشد کے لئے مرے، مرشد کے لئے عبادت ہو، جس کو رضائے مرشد مل گئی اس کو سب کچھ مل گیا۔ جس کو رضائے مرشد نہ ملی اس کو کچھ نہ ملا مرشد کی ہدایت کے مطابق عمل کرے غفلت سے دور رہے، پھر منزل کا راستہ آسان ہوگا، مرید اپنے مرشد میں فنا تب ہوسکتا ہے، پہلے مرشد پر مکمل و کامل یقین لے آئے، حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا، حضرت ابراہیمؑ کا فرمان حضرت اسماعیلؑ نے قبول کیا۔ تو اسماعیلؑ کے متبادل دُنبہ حاضر کردیا، حضرت ایوبؑ کی عقیدت یقین و ارادت میں آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے جو کیڑا نیچے گرتا

اس کو اٹھا کر اپنے جسم کے سوراخ میں رکھ لیتے، حضرت ذکریاؑ عقیدت ارادت میں آرے کے نیچے شہید ہوئے حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی ختم کر کے پھر دی گئی حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک ہونے کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیے۔ آپؐ کے دانت شہید ہوئے آپ نے اپنی عقیدت ارادت یقین میں فرق نہیں آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھا، اسی طرح عقیدت رکھتے ہوئے صحابہ کرام شہید ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام کربلا کے میدان میں اپنے مرشد اور دادا مرشد کا حکم تسلیم کرتے ہوئے بہتر ۷۲ تن شہید ہوئے،

ابراہیم ادہمؒ نے عقیدت میں بادشاہی چھوڑ دی، علاؤ الدین علی احمد صابرؒ ۲۴ سال درخت کو پکڑ کر کھڑے رہے بوعلی قلندرؒ ۳۶ سال پانی میں کھڑے رہے، پنڈلیوں کا گوشت مچھلیاں کھا گئیں، مگر عقیدت میں فرق نہیں آنے دیا۔ آج کل کے زمانہ کا حال کچھ اور ہی ہے اللہ تعالیٰ سردی گرمی طوفان سیلاب وغیرہ میں مبتلا کر کے آزماتا ہے، علم الیقین کا درجہ تب حاصل ہو گا، جب آئینہ قلب کو گرد و غبار سے بالکل صاف و شفاف کر لیا جائے اپنا نام بالکل مٹا دے ذاتِ وحدہٗ کے وجود کی حقیقت کو ہر جگہ تسلیم کرے مرید کے وجود کا نام و نشان باقی نہ رہے، تب یقین کی دولت سے مالا مال ہو گا، یقین کے تین مراتب حصولِ فیضان کے لئے ہیں، علم الیقین کے درجہ میں ہمیں مکاشفہ ہوتا ہے اور عین الیقین کے درجہ میں مشاہدہ ہوتا ہے، اور حق الیقین کے درجہ میں معائنہ ہوتا ہے، اپنی ہستی کو فنا کئے بغیر وصالِ حق ناممکن ہے، پہلا علم الیقین ظاہری چیز کا علم سے یقین ہو، کہ وہ اس طرح کا نقشہ یا صورت رکھتی ہے لیکن سامنے موجود نہ ہو جس طرح مدینہ شریف موجود ہے، دیکھا نہیں یقین ہے، دوسرا عین الیقین ہے، جس چیز کا علم سے یقین ہوا تھا، اور اب اپنی آنکھوں سے دیکھ کر یقین ہوا ہے، کہ اس چیز کا وجود اس طرح کا ہے۔

تیسرے الیقین حق الیقین ہے، اب اس چیز کا اپنے جسم سے تعلق اور ذائقہ اور فائدہ کیا ہے یہ حق الیقین ہے، یہ ظاہری باتیں ہیں اسی طرح باطن میں کسی اولیائے کسی چیز کے متعلق بتانا یہ باطنی علم ہے، پھر اس کو باطنی آنکھوں سے دیکھنا پھر اس کا ذائقہ اپنے آپ کو فائدہ لینا روحانی علم میں پرواز کرنا ہر جگہ خدا موجود سمجھنا علم الیقین، خدا کو دیکھ لینا عین الیقین ہے، اور اس میں فنا ہو جانا حق الیقین ہے سب کچھ تصفیہ قلب سے تجلیاتِ باری کا نزول و انکشاف ہونے لگتا ہے۔ آغاز بھی اللہ ہے، انجام بھی اللہ ہے جس نے ذات کو دیکھا نہیں،

اس کی ہر نیکی گناہ ہے چونکہ وہ شک میں ہے اور شک ہی گناہ ہے حدیث میں ہے، کہ عبادت میں اللہ دیکھ رہا ہے، یا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو دیگر حدیث ہے کہ عنقریب اللہ کو آخرت میں چودھویں رات کے چاند کی طرح دیکھو گے، اللہ تعالےٰ کو دیکھنا اس میں فنا ہونا یعنی مرشد کی پہچان اور اس میں فنا ہونے ہی میں سب یقین شامل ہے، علمِ یقین تو منزل کی طرف ابتدا ہے سفر کی جبکہ عین الیقین شاہراہِ سفر ہے منزل حق الیقین ہے، جب تک منزل نہ ملے عقلمند حضرات سفر جاری رکھتے ہیں، جس طرح پھول میں خوشبو ہے، اس طرح ہر جگہ ذات ہی ذات ہے، جیسا قرآن کریم میں ارشاد ہے،

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ ۝

پ ۲۵ سورۃ جاثیہ آیت ۲۰ ترجمہ:۔ یہ نصیحتیں ہیں واسطے لوگوں اور ہدایت اور رحمت واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں،

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ پ ۲۶ سورۃ زاریات آیت ۲۰

ترجمہ:۔ اور بیچ زمین کے نشانیاں ہیں، واسطے یقین لانیوالوں کے،،،

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ پ ۲۹

سورۃ نوح آیت ۲۱ ترجمہ:۔ کہا نوح ؑ نے اے پرودگار میرے تحقیق انہوں

نے نافرمانی کی، میری اور پیروی کی اس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اس کو مال اس کے نے
اور اولاد اس کی نے مگر خسارا دیتا سوتے جاگتے سُفرِ سلوک میں اپنے شیخ کا احسان
ماننا چاہیئے، غفلت اپنی طرف سے سمجھو، بعض دریا جیسی خوفناک نئے کا عبور اور
قطع کرنا ضروری ہے، یہ کئی طرح کی ہلاکتوں اور راہزنی سے بچنے کے لئے احتیاط
ضروری ہے، طاعات اور صوفی کو خطرہ ہے، اس راستے کی تمام مشقتیں برداشت
کرنا پڑتی ہیں، ان گھاٹیوں کو عبور کرنے سے ہی مرید کو عمدہ سرمایہ ہاتھ آتا ہے،
جس شخص کے پاس ایک نفس جیسی چیز ہو اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے، اپنی
حفاظت کرنے کا نام ہی ارادت ہے، کوئی اعضاً نافرمانی نہ کر سکے سختیاں اور
مصیبتوں کو برداشت کرنا ہی ارادت ہے فتنے غفلت کے پردے ہیں،
دین میں ارادت و استقامت ایسے ہی ضروری ہیں جیسے عمارت کے لئے بنیاد
ضروری ہے دین کی بنیاد ارادت ہے مرید کو چاہیئے کہ مرشد کی نسبت پر چلے
اور ذرہ بھر تجاوز نہ کرے تاکہ کل روز قیامت ان سے شرمندہ نہ ہو اس
کوچے میں قدم رکھنے والے جب تک دستِ بلا سے دروازہ نہیں کوٹتے دروازہ
نہیں کھلتا، جب تک زبانِ ندامت اور غم سے طلب نہیں کرتے مقصود حاصل نہیں
ہوتا اور جب تک دِل کے قدم سے نہیں چلتے منزل گاہِ عزت تک نہیں پہنچتے۔
مرید مچھلی کی طرح ہے، مرشد پانی کی طرح ہے، مرشد سورج کی طرح مرید زمین
کی طرح ہے، مرید جہالت کا پتلا ہے، مرشد ہدایت کا مجسمہ ہے، مرشد اپنے
مرید کو غلاظت سے نکالتا ہے، مرشد کی ہر طرح جواں مردی ہے،
اپنے مرشد سے دعا کراتا ہے گھر جلا قبول نہ ہونے کی وجہ سے مرید ناراض
نہ ہو، ورنہ دِل سرد ہو جائے گا، مزا نہیں آئے گا، حضرت طفیل بن عمر دوسی
نے فرمایا اپنے والد کو نہ تم میرے ہو نہ میں تمہارا ہوں باپ نے کہا اے بیٹے
کیوں کیا بات ہے، میں نے کہا میں اسلام لے آیا دینِ محمد مصطفیٰ ؐ کا اتباع
کر لیا جب عمر دوسی اسلام لے آیا اور بیعت ہو گیا۔ غسل کر کے لباس بدل لیا۔

بیٹے کے پاس آئے اور بتایا تو بیٹے نے سلام پیش کیا بات ہے عقیدت کی جس نے سمجھ لی بلڈنگ اور حکومت میں مرید کی بھلائی نہیں ہے ایسی چیزیں مرید کے لئے دردِ سر اور دردِ پیٹ کی بیماری ہے، جب یقین مکمل ہوتا ہے تب کہیں مقام کا پتہ چلتا ہے، شیخ چھوڑ کر دنیاوی کاروبار میں مصروف ہوں مرشد کے خلاف زبان دراز کرنے والوں کی زبان کھینچ لے تب عقیدہ کامل ہے جو الفتِ مرشد کا دعویٰ کرے اور غیر کا طالب ہو اس کا دعویٰ باطل ہے، دنیا کے مرید بہت ہیں، مشائخ کے مرید بہت کم ہیں، روحانیت بغیر جھکے تذلیل و رسوائی گوارہ کئے بھی حاصل نہیں ہوتی خود کو ذلیل کرنا مرید کے اپنے لئے ہی باعثِ عزت ہے، میٹھے کے ساتھ کڑوا برداشت کرو۔ لذتوں سے بے رغبتی رکھو۔ زمین کی طرح مٹی بن جاؤ اس پر ہر طرح کے ہل چلتے ہیں، یہ مٹی بے زبان ہے جس کا کوئی شیخ نہیں اس کے ساتھ کیوں مشغول ہوتے ہو قبائے دین میں جو گناہ کی بدبو ہے، اس کو محبتِ شیخ سے صاف کردو اپنے جسم کو موٹا تازہ نہ کرو زیادہ گوشت کیڑوں ہی کی نذر ہوتا ہے مرشد کے کرم سے عزور و تکبر مت کرو، کہیں تمہاری محنت کسی اور کو نہ مل جائے، دِل ہی ذکر کرتا ہے، دِل ہی فکر کرتا ہے، دِل ہی نصیحت کرتا ہے کلمہ شریف پڑھنے کے بعد پھر اور کو پوجتے ہو، کلمہ پڑھنے کا مقصد تو یہ ہے کہ سوائے اپنے اللہ کے کسی کو نہیں پوجنا ہے، اگر اپنے کنبہ کے کسی فرد کو کو پوجنا تو پھر کلمہ کا مقصد نہیں سمجھا بے سمجھ پڑھ رہے ہیں، اولیاءِ کرام کے پروگرام کو مت جھٹلاؤ۔ اپنے آپ میں اہلیت ہونے کے باوجود صالحین کے مشابہ نہ کرو بے شک ہر چیز اولیا کرام والی کیوں نہ ہو، بٹیا ہمیشہ بٹیا ہی رہے گا، اور باپ ہمیشہ باپ ہی رہے گا۔ شیخ کے پاس جلدی جلدی جانا چاہیئے اپنی عقیدت کے سفر کو ہمیشہ مسلسل جاری رکھیں، عقیدت میں مسکین کا لباس پہن کر گزارو ہمیشہ گریہ وزاری کرو۔ بخل و کینہ خلقِ خدا سے چھوڑ دو۔

درویشوں کی غمخواری کرے

پہلے دل کو برائی سے کر پاک تو پھر خلوصِ عقیدت سے کر جستجو
اور ایسے سجدوں سے اللہ ملتا نہیں ہرگز سر جھکانے سے کیا فائدہ

مرید یہ دیکھے کہ شیخ کے پاس اس کا نام بدبخت ہے یا نیک بخت ہے اگر مرید کا سارا فکر کھاتے پیتے خواب نکاح کی طرف ہے، تو یہ تمام فکر کافروں اور منافقوں کا ہے۔ مرید کے پاس عقل گمنام خزانہ ہے اسی سے وہ کام لے تو اپنے گناہوں کو دیکھ کر سوگ کا لباس پہن لے مرید خدمتِ شیخ کرتا رہے، خواہ اس کو بازار میں لے جا کر شیخ فروخت کر دے۔ خواہ بھیک منگوائے یا کپڑے اتروائے ننگا کر دے بات ساری دل کی ہے، یہ تمام اعضائ کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ باتمیز ہو تو رعیت بھی باتمیز ہوتی ہے، علم صرف چھلکا ہے، اور امر کے تابع مغز ہے جب قلب مخلص ہو تو اعضائ مخلص ہوں گے، اور قلب اعضائ کا پیرو رہتا ہے، جب قلب سیدھا ہے تو ارادت بھی مضبوط ہے، خیرات ایک دروازے کی کافی ہے پہلے ارادہ کو مضبوط کرو پھر منزلِ مقصود حاصل ہوگا، پہلے عقیدت بعد میں مراد کوئی مرے یا جئے مگر مرید اپنی عقیدت میں فرق نہ لائے صبر نہیں تو ارادت غلط ہے، شیخ کی سختیوں پر خوش رہنا چاہیئے، شیخ تامع شفیق ہے، مرید کے دل شفا اور دوا مرشد ہے، توحید نور ہے شرک اندھیرا ہے، بغیر شیخ کی ارادت کے مرید کا دل آسیبوں کا گھر ہے، شیخ سے کرامت طلب نہ کرو مرید اپنے حجرے میں صرف اپنے مرشد کا قیام کرائے اور کسی کو نہ اپنے دل میں بسنے دے وہی فکر ہے، جو تم کو فکر میں ڈال دے ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ سے لیکر وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ پ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۸ ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس نے اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دینِ اسلام میں کچھ تنگی نہ رکھی، تمہارے

باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اگلی کتابوں میں اور قرآن میں تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو تم تمام لو یہ تمہارا مولا ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوٓا سے یکروَلَکُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ پ ۱۴ سورۃ نحل آیت ۹۴ ترجمہ:۔ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے، اور تمہیں بڑا عذاب ہو، جب عقیدت مندین جاؤ تو پھر پیچھے چکر نہ لگا تاکر ارشاد باری تعالیٰ ہے،

انس بن نضر نے دیگر اصحابہ سے پوچھا کہ تم لوگ یہاں کس وجہ سے بیٹھے ہو ان لوگوں نے کہا، کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں، تو حضرت انس رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم لوگ زندہ رہ کر کیا کریں گے، اٹھو سب کے سب شہید ہو جائیں۔ جس طرح گدھا پانی سے قبہ نہیں کر سکتا، مرید کو بھی مرشد سے محبت ہونی چاہیئے، پھر عنایت خاص ہوتی ہے مرشد کے راز کو کسی کے پاس نہ بتائیں، ایسا نہ ہو کہ تمہارا امتحان لینا پڑے اپنے آپ کو لغزشات سے بچانا چاہیئے، جس چیز کو مرشد پسند فرمائے وہی کرو اپنے کام میں غفلت نہ برتو، بزدلی نہ دکھاؤ، خیانت نہ کرو، اگر مرید نے اپنے مرشد کو چھوڑ دیا تو اس کے تمام عمل ضائع ہو جائیں گے مرید کے قول و فعل میں اختلاف نہیں ہونا چاہیئے، عبداللہ بن ابی سلول نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے والد کو قتل کرنے کے لئے کسی اور کی ڈیوٹی نہ لگائیں، میں خود اس کا سر آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا، اس نعمت کا موقع مجھے ملنا چاہیئے، یہاں سے جا کر حضرت عبداللہ نے اپنے باپ پر تلوار سونتا لی۔ اور کہا کہ جب تک تو یہ نہ کہہ دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لے آیا ہوں

تم کو نہیں چھوڑوں گا، حضور پاک بہت خوش ہوئے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا مانگی حضرت عمران رضؓ کے والد حصین مسلمان ہونے کے بعد بیعت ہو گئے
تو حضرت عمران رضؓ نے اپنے پیر بھائی (والد حصین) کے ہاتھوں اور پاؤں کا بوسہ
لیا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمران پہلے اپنے والد کے سخت
مخالف تھے، لیکن اب دیکھو ادب، آپؐ بہت خوش ہوئے پیر بھائی کی
مدد کرو خواہ زر سے خواہ میٹھے بول سے مدد کرو، قرآن میں ہے، رشتے داروں
کی مدد کرو بیٹا مسلمان، باپ کافر ان دونوں کی کوئی رشتہ داری نہیں کیونکہ
دین کا فرق ہے اسلام کے مخالف لوگ اسلام کی سربلندی میں ناخوش ہیں،
مرشد کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے، خواہ کتنی ہی گالیاں دی جائیں، چونکہ حضور پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گالیاں دی اور تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں، حضرت اویس
قرنی رحؒ کو حضورؐ سے کمال کی محبت تھی،

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہونے کی خبر
سن کر اپنے سارے دانت اکھاڑ ڈالے تھے، کہ میرے محبوب کے دانت
مبارک تو شہید ہوں اور میرے دانت موجود رہیں، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی صحبت نصیب نہ ہو سکی تو اصحابی کا درجہ پانے سے محروم رہے اور دینی جذبہ
رکھنے والوں کو چاہیئے کہ مرشد کی صحبت و مجلس میں رہنے کی از حد کوشش
کرے مرید اپنے اوپر غور کرتے ہوئے سوچے کہ ابتدائے حال میں تو اس میں
بہت تیزی اور روانی تھی، مگر اب وہ سست روی اور ضعف میں تبدیل ہوتی جا
رہی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے اس میں چاہت اور ہمت لگن اور اس
کے حال پر خاص لطف و کرم تھا مگر اب اس کی لگن میں کمی مرشد سے منہ پھیرنے
کی وجہ سے عنایت و مہربانی مرشد بھی نہیں رہی، رحمت الٰہی کے دروازے
تو ہر وقت کھلے رہتے ہیں، مگر مایوس رحمت ہیں، جن میں طلب کی کمی ہے،
سورج تو طلوع ہے، اور اس کی شعاعیں تمام دنیا کو منور و تاباں کر رہی ہیں

اور گرمی بھی فراہم کر رہی ہیں اگر ہم ہی کسی بے روشن دان کے پچھلے کمرے میں ہوں تو وہ ہم تک کیونکر پہنچیں گی، اس کی روشنی کے لئے ہمیں کسی صحیح مقام پر پہنچنا ہی پڑے گا۔ تبھی ہم اس کی روشنی سے بہرہ یاب ہوسکیں گے اسی طرح ہمیں رحمتِ خداوندی کے حصول کے لئے اس کے فرمان وقرآن اور سنتِ رسول ؐ پر عمل پیرا ہونا ہی پڑے گا، اور خوشنودیٔ مرشد کے لئے محبتِ مرشد لازمی امر ہے، اس کے بغیر خوشنودیٔ رسول نہیں ہوسکتی۔ جو ناقص بات ہمارے ذہن میں جنم لیتی ہے مرشد پاک کو اس کا علم ہوتا ہے، پہلے مرشد سے مرید کو ملتا ہے، پھر اہل خانہ میں سرایت کرتا ہے، تیزی سے بچنا چاہیئے یعنی جلدی جلدی مرشد پاک کی عنایت ہو جائے یہ غلط خواہش ہے پہچان مرشد اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک ایمان نامکمل ہے مرشد پاک سے پیار رکھیں ارادت خود بخود ٹھیک ہو جائیگی۔ محض سنی سنائی باتوں پر معتقد ہونے والا مار کھا جاتا ہے مرید کی نیکی کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو مگر پیرو مرشد کے خلاف ایک لمحہ کی سوچ پھر بھی بڑی خطا ہے مرید اندیشہ نہ کرے طلب کرے، اکثر اولیاء نے ارادت سے نکل کر افسوس کا اظہار کیا آخر گرفت ہی میں مزا ہے، تمام اولیاء نے فرمایا کہ ہم ارادت میں رہتے تو اچھا تھا، آج یہ حجاب تو نہ دیکھتے۔ مرشد کی طرف سے کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیئے اگر ہوا تو عقیدہ غلط ہے،

فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت ۳۲ :۔ ترجمہ تو اپنی جان کو ستھرا اور پاک نہ بتا۔ اگر مرید اپنے آپ کو پاک سمجھے تو وہ منزلِ مقصود نہیں پاسکتا مرشد کی نظر سے کسی وقت بھی گناہ بخش دیئے جا سکتے ہیں، اگر مرشد پریشانیوں میں خوش ہے تو مرید کے لئے وہی غنیمت ہے، اپنی خطا پر شرمندہ ہو، اور شیخ کی رحمت کے اُمیدوار رہو، ارادت کے واسطے جوانی کے دن بہت مفید و خوب ہیں، کسی شیخ کا مرید دریائے دجلہ

میں غرق ہوا چاہتا تھا، کہ اچانک غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا مگر ایک دو تین ہاتھ مسترد کرکے اس نے اپنے شیخ ہی کے ہاتھ کو پکڑا اور کنارے آلگا،

مرید کا وجود مرشد کا گھر ہے، ذاتِ حق کا حکم ہے، گھر میرا ہو اور حکم کسی کا چلے قابل برداشت نہیں، باغ میرا ہو پھول کوئی اور توڑے گوارا نہیں، زمین یعنی دل ذاتِ حق کی ہو حکم ابلیس کا چلے بات طاغوت کی مانی جائے فسق ہے ظلم ہے، فساد ہے زیادتی ہے، اور کفر ہے،

گھر مرشد کا ہو قانون نفس کا خواہش کا اپنی مرضی کا اور رسم ورواج کا ہرگز قبول نہیں، زندگی اس دنیا کے محوّر پر جب بھی اپنی گردش مکمل کرے گی ایک اور جہاں ہوگا، ایک نیا ماحول ہوگا، اور ان دیکھے مناظر اور وہ لوگ جو آج اللہ کے قانون کے سامنے نفس آرائیاں اور فرماں آرائیاں کرتے ہیں گھر ایک ہو اور حکم دو چلیں تباہی یقینی اور فسادِ ابدی ہوگا، پانی ٹھہرا رہے تو وہ بھی گندا ہو جاتا ہے، تغیر و تبدّل نعمت ہے، حرکت میں برکت ہے، سفر وسیلۂ ظفر ہے، اور انقلاب ایک مبارک عمل کا نام ہے، ہر لحظہ اور ہر آن خوب سے خوب تر کی جستجو رکھنا عبادت ہے، رک جانا، ٹھہر جانا اور اڑ جانا بہت بڑی بدی ہے، خود پسندیدگی سخت سیال یعنی خزاں کا موسم ہے، متحرک رہنا ہی عبادت ہے، حالتِ حرکت میں سکون ہے، حرکت میں برکت ہے یہ ٹھیک ہے، کہ درستگی غلطی میں ہوتی ہے، لیکن غلطی سے غلطان نہ کرے بدبو بدبو ہوتی ہے، اور خوشبو خوشبو ہی ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے،

ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم ؕ

پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۸ ترجمہ: تو اگر انہیں عذاب دے تو تیرے ہیں اور اگر انہیں معاف فرمادے تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے،

لات ومنات کے سرکچلے فرعونیت ونمرودیت بھرے نظاموں کا خاتمہ کیا،

بھوکے اور فاقہ زدہ انسانوں کو معاشی خوشحالی بخشی عورت کو آبرومندانہ مرد کو باوقار کیا، رنگ ونسل قوم وقبیلہ کی فرضی اور عارضی حدبندیاں ختم کر کے مساوات کا حکم دیا۔ درس دیا،

حضور پاک ﷺ کو عمر نے عرض کیا کہ یہ کتاب تورات میں بہت اچھے اچھے مسئلے ہیں پیش کی تو حضور پاک ﷺ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے عمر کیا کر رہے ہو پھر دونوں سے ہاتھ باندھ کر معافی مانگی اسی طرح مرید اپنے مرشد کو کسی کتاب کا حوالہ نہیں دے سکتا۔ نہ ہی کتاب دکھا سکتا ہے، مرید کو کتنی تکلیف کیوں نہ ہو، اپنے آپ کو بیٹا نہیں چاہیئے، پھر مرشد کے سامنے یہ گناہِ کبیرہ ہے، مرشد کے سامنے جوتی پہن کر نہ چلیں، جہاں جانور مویشی چلیں وہاں جوتی پہن لیں مرید کو سات سال پیار سے تعلیم دیں، دس سال ہو جائیں تو سختی سے مار کوٹ کر تعلیم دیں مرشد قرضدار نہیں ہونا چاہیئے،

ہر نئے مرید کو غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا کہ وہ پہلے گھر کے کاموں میں مصروف ہو گا اس کا آستانہ پہ آنا اور وہاں رہنا دشوار گزار ہو گا، چونکہ پہلی باتیں رہن سہن، اس کے دل میں گھر کیا ہوا ہوتا ہے، اس مرید کو اپنے پرانے رسم ورواج کو یکسر ختم کر کے فرمانِ مرشد کو اپنانا چاہیئے، انسانیت کے پاؤں میں اس سے بھاری کوئی زنجیر نہیں، دوست آشنا کا چھوٹنا۔ ماں باپ اہل اولاد سے کنارہ کشی آسانی سے برداشت نہیں کر سکتے، اسی طرح حق وباطل کی تمیز نیک وبد کی پہچان کرنی مشکل ہے خاندانی رسم ورواج ختم کر دینا ضروری ہے، یہ ایسی عبادت نہیں کہ مصیبت آنے پر چھوڑ دی جائے بلکہ یہ عاشقانہ عبادت ایسی ہے، اس سے لذت بڑھتی رہتی ہے، بعض ایسے مرید ہیں، حبِ باطن میں سیر ہوتی رہتی ہے، تو ٹھیک ورنہ دور یہ لوگ سلسلہ کے کنارے پہ کام کرتے ہیں، اپنا پورا وجود سلسلہ میں داخل نہیں کرتے،

پارہ ۱۷ سورۃ حج ایت ۱۱ ومن الناس سے لیکر علی وجھہ :-

ترجمہ :- اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارے پر کرتے ہیں، پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں، اور جب کوئی جانچ آکر پڑی منہ کے بل پلٹ گئے۔ مرشد اپنے مریدوں کے لئے سیرابی کا اصلی سرچشمہ ہے، روحانی فائدہ ہوتا ہے مرشد کی محبت ہر محبت پر غالب ہونی ضروری ہے، سدا بہار فقیر کوئی کوئی مرید بنتا ہے، مرید ظاہری الائشوں سے پاک ہو جائے روحانیت کے میدان میں ہر مرید کا کام نہیں۔ کہ ٹھہر جائے۔ مرید کو وہی کرنا چاہیئے جس کا حکم ہو۔ مرید کی پیشانی آستانہ مرشد پر جھکتی ہے۔ ہماری تمام محبت ہمارا تمام توف۔ ہماری تمام امیدیں۔ ہماری تمام دعائیں۔ ہماری تمام التجائیں ہماری تما عاجزیاں صرف ایک مرشد پاک پر نثار ہیں پارہ ۵ سورۃ نساء آیت ۳۱ ان تجتنبو سے لے موخدا کریماہ = ترجمہ = اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہو اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

دیدار

پہلے پہلے علم کی آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسری بار ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا جاتا۔ تیسری بار دل کی آنکھ سے دیکھا جاتا۔ چوتھی بار سر کی آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ سر کی آنکھ سے دیکھنا بہت بڑا اعظیم ترین کمالات میں سے ہے۔ دیکھنا پھر ایسا دیکھنا کہ آنکھ نہ کسی

طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ آنکھ حد سے کیسے بڑھ سکتی ہے۔ جب زیادت عبادت ہی ہے:
عبادت میں اِدھر اُدھر منہ کرنا تو گناہ ہوتا ہے۔ تمام عبادتوں میں سے زیادت سب سے
بڑی عبادت ہے۔ اس عبادت کی مثل کوئی عبادت نہیں ہے نہ ہی ہو سکتی ہے۔ جس طرح
صحابہ کرامؓ اپنے مرشد حضور پاکؐ کو دیکھ کر نماز توڑ دیتے تھے۔ اسی طرح آج بھی وہی طریقہ ہے
کہ مرید اپنے مرشد کے مقابلہ میں کسی چیز کو اولیت نہیں دے سکتے۔ قرآن مجید میں ہے کہ
(سورۃ انعام آیت ۱۰۴) لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۵ آنکھیں اسے احاطہ نہیں کر سکتیں۔ سب
آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہ لطیف اور خبیر ہے۔ ایک جگہ ہے کہ بغیر وحی کے کلام
نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید میں ہے (پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۵۱) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ
سے لے کر علی حکیم ۵ اور کسی بشر کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے۔ مگر وحی
کے طور پر۔ یا یوں کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو۔ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اُس کے
حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے۔ سر کی آنکھوں
سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ قرآن شریف میں ہے (پارہ ۳۰ سورۃ تکویر آیت ۲۳) وَ
لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۵ ترجمہ :۔ اور بے شک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر
دیکھا۔ آفتاب کی جائے طلوع یعنی دماغ کا مغز، جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ اس
جگہ پر استواء ہے۔ یہ مومن کا دل ہے یعنی مغز۔ اسی جگہ سے تمام فرشتگان کا نزول ہوتا
ہے۔ یعنی ارادے جب اپنی پہچان کرنے سے رب کی پہچان ہے تو پھر سیدھی بات
ہے باطن میں نام اللہ ہے ظاہر میں محمد۔ احمد۔ یعنی وجود مقدس ہے لہٰذا تکرار بند۔
اس وقت بظاہر حضور پاک کا وجود مرشد کا وجود ہے (پارہ ۲۲، سورۃ احزاب،
آیت ۳۶) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ سے لے کر ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۵ ترجمہ :۔ اور نہ کسی مسلمان
مرد نہ عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ
اختیار ہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ اللہ تعالیٰ
سوتا نہیں، مغز سوتا نہیں۔ اگر سوتا ہو تو رات کے واقعات کیسے دیکھ سکتا ہے۔ صبح
کو محمد بیان کرتا یعنی وجود مقدس بیان کرتا ہے۔ یہ واقعہ ایسے ہونے والا ہے۔ جنتی

لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ جنت نام ہے سکونِ قلب کا۔ جنت اللہ کے نیک بندوں سے ملتی ہے۔ ملتا ہے (پارہ ۳۰، سورۃ فجر آیت ۲۹ تا ۳۰) فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ہ ترجمہ:۔ پھر میرے نیک بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آجا۔" جب تک بندہ بعیت نہیں ہوتا جنت نہیں ملتا۔ جنت عین سکونِ قلب کا نام ہے۔ جب سکون ہو گا تو اپنی پہچان کرے گا۔ جب تک بندہ دنیاوی خیالات اور پریشانیوں میں پھنسا ہوا ہے وہ کیسے دیدار کر سکتا ہے۔ جنتی ہو تو دیدار ہو۔ پھر قرآن شریف میں ہے۔ جو ادھر اندھا ہے وہ آگے بھی اندھا ہے۔ جب تک ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا باطن کیسے دیکھ سکتا ہے (پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۲) ومن کان سے لے کر واضل سبیلا ہ اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے۔ اور۔ اور بھی زیادہ گمراہ۔ جو لوگ امر کے تابع ہیں ان کو انعام پر انعام ملتا رہے گا یعنی دیدار پر دیدار ہوتا رہے گا۔ حضورؐ پاک نے فرمایا (حدیث مسلم شریف، حدیث ۳۵۸) رسول اللہ نے فرمایا میں رب کو اس طرح دیکھتا جس طرح چاند سورج کو دیکھتا ہوں۔ گویا وہ بندہ دیکھ سکتا ہے جو جنتی ہو۔ جب مرشد کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اسم اللہ وجود محمدؐ ہے۔ پھر مرشد کا ہی دیدار کرنا اور کس کا دیدار کرنا ہے۔ (پارہ ۲۹ سورۃ قیمۃ آیت ۲۲ تا ۲۴) وجوہ یومئذ سے لے کر باسرۃ۔ کچھ چہرے اس دن اپنے رب کو دیکھتے ہوئے تروتازہ ہوں گے۔ جن کو مرشد نے پہچان کرا دی۔ جو لوگ دنیا میں پھنسے رہے وہ دیدار سے محروم رہیں گے۔

(پارہ ۳۰، سورۃ مطففین آیات ۱۴ تا ۱۵) کلا بل ران علیٰ قلوبھم سے لیکر یومئذ لمحجوبون ہ ترجمہ:۔ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔ پہلے فنا فی النفس دوم فنا فی المرشد، سوم فنا فی الرسول، چہارم فنا فی اللہ، پنجم بقا باللہ، سوم والی منزل پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ جس تصویر کا تصور کیا جائے وہ برقعہ پہن کر اگر قبر میں آجائے تو پوچھا جائے، کون رب کون رسول؟ کون سا دین؟ تو صاف ظاہر ہے کہ کس کا نام لیا جائے گا۔ جانی پہچانی تصویر کا نام لیا جائے گا۔ جو دانہ درخت پر آفتاب

کے رُخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز رنگ کا پودا بن جاتا ہے۔ جو دانہ سائے یعنی اندھیرا میں ہو اس کا رنگ سفید ہو گا۔ جو پودا راستہ کے نزدیک ہو گا اس پر گرد و غبار پڑ کر سبزا چھپا ہُوا ہو گا۔ اسی طرح مرید مرشد کے سامنے رہتا۔ ادھر دُنیا میں بھی پھنسا ہُوا ہے۔ وہ اندر سے سبز ہے باہر سے خراب ہے۔ جس مرید نے ہر چیز کو دور پھینک کر صرف مُرشد کو ہی اپنایا وہ اندر اور باہر سے ٹھیک ہے۔ بدعقیدگی مرید کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ جو درخت کی خدمت کرے گا وہی سائے میں بیٹھے گا۔ ادب شفاعت۔ رحمت کا باغ ہے۔ بے ادبی شہوت غضب کا باغ ہے۔ جو باغِ رحمت میں داخل ہو جائے گا وہ رحمت کا فروٹ ضرور کھائے گا۔ مرید کے لئے بہترین خوراک دیدار مرشد ہے۔ (پارہ ۳۰ سورۃ والضحیٰ آیت ۵) وسوف یعطیك ربك فترضیٰ ٥ ترجمہ :- اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ سخت جواب دینا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے لیکن جس بات سے عظمت مرشد میں فرق آئے وہ مرید کو گوارا نہیں ہو سکتی۔ جو مسلمان ہو کر کافر ہو جائے اس کو دیدار نہیں ہوتا۔ (پارہ ۶، سورۃ مائدہ، آیت ۵) نصف ومن یکفر سے لے کر من الخسرین ٥ ترجمہ :- اور جو مسلمان رہ کر کافر ہو جائے اس کا تمام عمل وغیرہ سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔ جو لوگ دیدار کے خلاف ہیں۔ اُن کے پاس نہ بیٹھو۔ (پارہ ۱۲، سورۃ ہود آیت ۱۱۳) ولا ترکنوا سے لے کر لا تنصرون ترجمہ :- اور ظالموں کی طرف نہ جُھکو۔ تمہیں آگ چھُوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔ بندہ جب صبح کو اُٹھتا ہے اس کے دو خریدار ہوتے ہیں۔ ایک رحمان ایک شیطان۔ صبح کو جس کے ہاتھ فروخت کرو گے، سارا دن اس کے احکامات کے مطابق گزرے گا۔ جس نے مرشد کا نقشِ قدم اپنایا وہ مرشد کا ہے ورنہ مرشد اس کا نہیں (پارہ ۱۳، سورۃ ابراہیم آیت ۳۶) نصف فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی ٥ ترجمہ :- تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا۔ مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہ کرے (پارہ ۳۰، سورۃ نباء آیت ۳۸) یوم یقوم الروح سے لے کر وقال صوابا ٥ ترجمہ :- جس دن جبرئیل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے

پر بادشاہ کوئی نہ بول سکے گا۔ مگر جسے رحمٰن نے اجازت دیا اور اُس نے ٹھیک بات کہی۔ حالات کے ساتھ ساتھ احکامات کو بھی بدلنا پڑتا ہے۔ مرشد کے رُخِ زیبا کو دیکھنا عبادت ہے۔ کائنات میں کسی عبادت کا یہ مرتبہ اور مقام نہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت فوراً ہم رسول اللہ کے رُخِ زیبا کو دیکھتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں جب حضورؐ پاک کی صحت کچھ ٹھیک نہ تھی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز کی جماعت کھڑی کی جب حجرہ شریف سے حضور پاکؐ تشریف لائے تو تمام نماز توڑ دی اور حضور پاکؐ کی زیارت کرتے رہے۔ (جلد دوم، مسلم شریف حدیث ۱۳۳۳)۔

حضور پاکؐ نے فرمایا کہ جس طرح ہم چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہیں اسی طرح تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے (جلد دوم مسلم شریف حدیث ۱۳۴۷) مرشد کا مرید کے انگوٹھی رات کو چکتی تھی۔ انگوٹھی چاندی کی تھی۔ (مسلم شریف حدیث ۱۳۹۷) مرشد کا مرید کے گھر سے کھانا استعمال کرنے تشریف لے جانا اور مرید کا مرشد کو روکنا۔ حضور پاکؐ کو صحابہؓ کرام نے روک لیا کہ کھانا استعمال کرنے کے بعد تشریف لے جانا (جلد دوم مسلم شریف حدیث ۱۴۰۰) صحابہ کرامؓ، حضور پاکؐ کو برکت کے لئے بلا کر لے جاتے تھے۔ وہاں محلے والے جمع ہوتے تھے۔ زیارت کے لئے حضور پاکؐ اپنے مرید حضرت انسؓ کے گھر دُعا فرمائی۔ آپ کی دُعا سے حضرت انسؓ کے گھر سو سے زیادہ بچے پیدا ہوئے۔ ان کا باغ سال میں دو بار پھل دینے لگا۔ مُرشد کا حق ہے اپنے مریدؓ کے گھر میں برکت کی دُعا خیر مانگے۔ امام وہ بن سکتا ہے جس کو قرآن کا زیادہ علم ہو۔ (جلد دوم، مسلم حدیث ۱۴۳۱) اگر سب برابر علم والے ہوں تو وہ کرے جس نے پہلے ہجرت کی۔ قاری حافظ سے مراد قرآن کو زبانی یاد کرنے کا نہیں بلکہ اس کے اصل مفہوم کو سمجھنے والے قاری ہیں (سورۃ اعراف ۱۴۳) ولما جاء موسیٰ سے لے کر اول المومنین ٥ ترجمہ:- دیدار کرنا ہو تو اللہ رسول کو راضی کر لو۔ رسول راضی کرنا، اللہ کو راضی کرنا ہے (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۶۲) یحلفون باللہ سے لے کر کانوا لمومنین۔ ترجمہ:- اللہ، رسول کی ایک مرضی ہے جو رسول فرمائے وہی ہوتا ہے۔ رسول کا دیدار اللہ کا دیدار ہے۔"

(پارہ ۵، سورۃ نساء آیت ۸۰) من یطع الرسول سے لے کر علیھم حفیظ ہ ترجمہ:۔
جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے مُنہ پھیرا۔ تو ہم نے
نہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ کے جسم اطہر کو اپنا جسم فرمایا ہے۔
(پارہ ۹، سورۃ انفعال آیت ۱۷) فلم تقتلوھم سے لے کر سمیع علیم۔ ترجمہ:۔
تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ میں نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب جو خاک تم نے پھینکی۔ تم
نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے۔
بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔ (پارہ ۴، سورۃ نساء آیت ۱۴) ومن یعص سے لے کر
عذاب مھین۔ ترجمہ:۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں
سے بڑھ جائے۔ اللہ اسے آگ میں داخل کر دے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے
خواری کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے رسول کا دیدار ضروری ہے۔ رسول کے
دیدار کے لئے مرشد کا دیدار ضروری ہے۔ مرشد کا دیدار اللہ تعالیٰ کا ہی دیدار ہے جو مرشد
کے خلاف ہے اس کے پاس مت بیٹھو۔ ان کی باتیں مت سُنو۔ حضور پاکؐ کے پاس اگر تھوڑی سی
چیز ہوتی تو اس میں برکت ہوتی۔ مرشد کا آستانہ عالیہ اصل عبادت کی جگہ ہے چونکہ ادھر
مرشد کا ظاہر باطنی دیدار ہوتا رہتا ہے (پارہ ا سورۃ بقرہ آیت ۱۲۵) واجعلنا البیعت
سے لے کر والرکع السجود۔ ترجمہ:۔ اور جب ہم نے اس کو لوگوں کے لئے مرجع
اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنایا۔ ہم نے تاکید فرمائی
ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو۔ طوائف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع
وسجود والوں کے لئے اصل عبادت دیدارِ مرشد ہے۔ یہاں دن رات ہر لمحہ رحمت ہے۔
اس جگہ عبادت کرو گے تو رحمت کے چھینٹے تم پر بھی پڑ جائیں گے۔ اسی طرح ہر دربار پر
رحمت ہوتی ہے۔ مُرشد کے آستانہ پر شان کریمی ہے۔ یہاں رحمت کی برسات ہوتی ہے۔
دیدار ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ اللہ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں وہ مرشد کا دیدار کریں۔
بس اللہ کا دیدار ہے۔ (پارہ ۳۰۔ سورہ آل عمران آیت ۳۱) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ سے لیکر
غفور رحیم۔ ترجمہ:۔ اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو

تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس جہاں میں ذی اختیار کون لوگ ہیں؟ (پارہ ۵، سورۃ نساء آیات ۸۳) والی اولی الامر ترجمہ :- اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو دیدار پاتے۔ (جلد دوم مسلم شریف حدیث ۱۵۳۹) سب اصحاب ایک ساتھ اس وقت جمع ہو گئے تھے، جب حضور پاکؐ جماعت کرتے تھے اور صحابہ کرام جلدی جلدی دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے تاکہ اپنے آقا کا چہرۂ انور دیکھ لیں۔ آقاؐ پہلے منہ دائیں جانب کر کے کھڑے ہوتے تھے جب اقامت پڑھی جاتی تو فوراً سیدھے کھڑے ہو کر نماز نیت باندھتے۔ سب اصحاب کوشش کرتے کہ دائیں جانب پہلی صف میں جگہ بنائیں تاکہ دیدار کر لیں، اور بعض اصحاب ہر وقت سامنے بیٹھتے تھے۔ مرشد کے بیٹھنے کے لئے ہر زیب و زینت کریں۔ مرید عقیدت کا گلشن بنے گا تب اُسے دیدار نصیب ہو گا۔ جب دیدار ہو جائے تو خوشی مناؤ۔

اپنے وجود کی تلاوت سے دل کا زنگ اتر جاتا ہے وجود کی صفائی ہو جاتی ہے وجود کی تلاوت کرنے والے کو بغیر مانگے ملتا ہے۔ حضرت بلال کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ کی بیوی نے کہا ہائے بہت دکھ کی بات سنائی ہے حضرت بلال نے فرمایا واہ بہت خوشی کی ہی بات ہے چونکہ عنقریب اپنے محبوب آقا اور پیارے پیر بھائیوں سے ملاقات کرنے والا ہوں اس سے قبل جب مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری وصال فرمایا تو صحابہ کرام پر قیامت برپا ہو گئی زندگی اجڑ گئیں غم مرشد میں لوگ بے قرار ہو گئے مدینے کی گلیوں میں ان جگہوں کو چومتے جہاں محبوب کے قدموں کے نشان تھے زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں اگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ روشن کو دیکھ لیتیں تو ہاتھ کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کو کاٹ ڈالتیں۔ مرشد سلامت تو ہر چیز سلامت۔ ہر پریشان عاشق کو اپنے محبوب کے دیدار کے سوا پیاس نہیں بجھتی۔ بیمار کے پاس بہت غمگسار

وہ کیوں نہ آئے جسے دیکھنے سے قرار آئے دیدارِ رحمت ایسا پھول ہے جس کو دیکھنے سے
سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے مرید کو دیدارِ مرشد کے بغیر صبر و قرار نہیں ہوتا مرید داغ
مفارقت برداشت نہیں کرتا۔ حضور پاک کی محبت میں جانوروں کو بھی بے حد صدمہ ہوا
ایک دراز گوش گدھا جس پر سرکارِ مدینہ اکثر سواری فرمایا کرتے تھے فرطِ غم سے بے تاب
ہو کر کنوئیں میں چھلانگ لگا دی اور جاں بحق ہو گیا۔ آپ سرکار کی اونٹنی دیدار کے بغیر
رہنے لگی کھانا پینا چھوڑ دیا اور جان دے دی دیدار کی تمنا اپنے دل میں پیدا کریں
دیدار کی جستجو کرتے رہیں کبھی تو ہماری قسمت چمک اٹھے گی کبھی تو تیرا دیدار ہو گا۔ تجھ
سے تجھی کو مانگوں تو سب کچھ مل جائے۔ سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے جس
کو چاہتے ہیں دیدارِ شفا دیتے ہیں۔ اجڑا ہوا دل جلوؤں سے بسا دیتے ہیں۔ اگر مرشد کا دیدار
کرنا ہے تو سادات۔ اولیاء کرام سے محبت رکھئے وگرنہ خواب کا دروازہ بند ہے۔ زیارت
مرشد ہوئی تو ناپسندیدہ نہیں تھی تو وہ ہمیشہ عمدہ حال میں رہے گا اگر ویران جگہ میں دیدار
ہوا تو ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا اگر مظلوم قوم کی سرزمین میں تو ان کی مدد کی جائے
گی۔ اگر مغموم نے زیارت کی تو اس کا غم جاتا رہے گا اگر مقروض تھا اللہ تعالیٰ اس کا قرض
ادا فرمائے گا اگر کوئی تنگ دست ہے تو تنگی دور ہو جائیگی رزق کشادہ ہو گا۔ اگر
مریض ہے تو شفا پائے گا۔ اگر زیارت میں تاخیر ہو جائے یا کسی کو زیارت ہوتی ہی
نہیں تو اس میں بھی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ ان کی مرضی ہے تاخیر میں
بھی کوئی نہ کوئی حکمت ہو گی۔ زیارتِ مرشد سب سے کبیر عبادت ہے۔ بداخلاقی
بے ادبی ٹوٹا ہوا برتن ہے یہ برتن کسی کے کام نہیں آ سکتا بے ادبی سے بدبختی ملتی ہے۔ بے
ادب کفر کی طاقت ہے باادب اسلام کی طاقت ہے دیدار کرنے والے کب آرام سے
بیٹھتے ہیں دیوانوں پروانوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی رہتی ہے
پھلدار ہی درخت کو ہی پتھر مارے جاتے ہیں

مخالفین مرشد سے میل جول نہ رکھیں گے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ سے لیکر حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥

پ ۲۸ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲

ترجمہ :- تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں، اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا، اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سُنتا ہے اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے، بدیقینوں کو تمہارے مرشد اور سلسلہ کے خلاف بے ادبی کرنے والوں سے محبت اور میل جول جائز نہیں، حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مبازرت کے لئے طلب کیا مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا، حضرت عمر فاروق رضی نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مشیرہ کو روز بدر قتل کیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب وحمزہ وابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے، صاف ظاہر ہے کہ باپ بیٹے کنبے والے یا

دوست کوئی بھی شیخ کے خلاف ہو تو ان سے میل جول ختم کر دیا فرض عین ہے اس وقت کافر اور مسلمان کی جنگ تھی اس وقت دین اسلام اور دُنیا کی جنگ ہے لہٰذا ان سے بات چیت کرنا گناہ ہے، جو مرشد کے خلاف ہو جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ تیرے شیخ کے خلاف کھلم کھلا یا اشارۃً توہین و تذلیل کرتا ہے، اس سے اس طرح دور رہ جیسے پرہیز گار آدمی شیطان سے دور رہتا ہے، اگر ان سے ملاقات رکھیں تو صاف ظاہر ہے، کہ مرشد سے کوئی محبت نہیں۔ مرشد پر طعن و تشنیع کرنے والوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے، حضرت صدیق اکبرؓ نے فوراً منہ پر طمانچہ رسید کیا، اس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ صدیق اکبرؓ سے دریافت فرمایا آپ نے عرض کی یارسول اللہؐ! اس وقت اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو ایسے کلمات پر گردن اڑا دیتا اس کو عقیدت کہتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے يكر فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ پ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۲۳۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اپنے باپ بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا۔ تو وہی ظالم ہیں۔

جس جگہ مرشد کے خلاف لوگ باتیں کریں، مرید وہاں سے کنارہ کش رہیں، وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ سے لیکر وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ پ۵ سورۃ النساء آیت ۸۹۔ ترجمہ:۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں، کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ، ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے، شیخ ان سے ناراض ہے، خواہ وہ پہلے مرشد سے بیعت ہی کیوں نہ ہوں لیکن

انہیں ملنے سے تمہیں بھی غضب کا حصہ مل جائے گا،
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ سے لے کر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ہ پ۲۸ سورۃ مجادلہ آیت ۱۴ : ترجمہ :- کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں،
ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنا منع ہے، خواہ کوئی ہو بعض لوگ بیعت ہونے کے بعد شیخ کو چھوڑ جاتے ہیں، اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ہ پ۵ سورۃ النساء آیت ۱۳۷ ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے نہ انہیں راہ دکھائے، ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنا منع ہے جو خود غلط ہے دوسروں کو بھی غلط سبق دے گا، ارشاد ہوتا ہے،
یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ہ پ۲۸ سورۃ ممتحنہ آیت نمبر ۱ ترجمہ :- اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں، اس حق کے جو تمہارے پاس آیا، گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے اللہ رب پر ایمان لائے، اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو، تم انہیں خفیہ پیغام محبت بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں، جو تم چھپاؤ اور جو تم ظاہر کرو تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ہ پ۲۸ سورۃ ممتحنہ آیت ۱۳ ترجمہ :- اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں
جن سے مرشد ناراض ہو ان سے بالکل بات نہیں کرنا چاہیئے ورنہ تم کو بھی غضب کا حصہ مل جائے گا، مرشد جو بھی ارشاد فرمائیں اسے تندہی

سے سرانجام دیں خواہ بھوک و پیاس اور ذلّت کا سامنا کرنا پڑے لوگ
صوفی اور درویش کو اپنے مرشد کا گداگر کہتے ہیں، مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ سے لیکر
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ہ پ۱۴ سورۃ نحل آیت ۱۰۶۔ ترجمہ: جو ایمان لا کر اللہ
کا منکر ہو۔ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دِل ایمان پر جما ہوا ہو
ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب،
مرید اگر کوئی شیطان صفت بندہ پیچھے اپنے لگائے تو اس سے تعلق
توڑلیں۔ مرشد کی مخالفت تعلق مرشد کو منقطع کر دیتی ہے، اور جو مرید قول و
فعل مرشد پر اعتراض کرتا ہے، اس کے لئے صحبتِ مرشد بے سود ہے،
وَهُمْ يَنْهَوْنَ سے لیکر وَمَا يَشْعُرُوْنَ ہ پ۷ سورۃ انعام آیت ۲۶
ترجمہ:۔ اور وہ اس سے روکتے ہیں، اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں،
مگر اپنی جانیں اور انہیں شعور نہیں،
یہ جاہل لوگ مرشد سے وابستہ ہونے سے روکتے یا خدمت کرنے سے
روکتے ہیں، فَمَا اسْتَطَاعُوْا سے لیکر مُنْتَصِرِيْنَ ہ پ۲۷ سورۃ زاریات
آیت ۴۵۔ ترجمہ:۔ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے اور نہ وہ بدلے سکتے تھے،
مرید کے عزیب ہونے کی صورت میں وہ اپنی طریقت کے خلاف لوگوں
کو دل سے تو بُرا سمجھے اور ان سے تعلق ختم کرلے، فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ
اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ہ پ۲۱ سورۃ سجدہ آیت ۳۰۔ ترجمہ:۔ تو ان
سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو بے شک انہیں بھی انتظار کرنا ہے، جب دوستی
ختم کروگے تو شاید واپس آجائے اگر تم سے وہ لوگ پوچھیں کہ تمہارا مرشد
کیسا ہے، تو جواب دو کہ کامل شیخ ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے،
وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ سے لیکر اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ہ پ۱۱ سورۃ یونس آیت ۵۳
ترجمہ:۔ اور تم سے پوچھتے ہیں، کیا وہ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب
کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا نہ سکو گے لوگ ہر طرح کی

بایں پرے ہیں مگر مرید بھرا سے ہیں،
فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ سے لیکر کٰذِبِیْنَ ۝ پ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۲۷
ترجمہ:۔ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے، ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں، اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے، بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں، تمہارے مرشد کی مخالفت اور تمہاری مخالفت تمہارے گھر سے بھی ہو سکتی ہے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے،

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ سے لیکر غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پ ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۱۴ ترجمہ:۔ اے ایمان والو، تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں، تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر معاف کردو اور بخشدو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اللہ والوں کی مجلس میں اگر اس قسم کا کوئی آدمی طلب حق نہ رکھتا ہو، اپنی غرض کے لیۓ قریب ہو گیا ہو، تو ان کی محفل میں بدمزگی پیدا کر دیتا ہے، مرشد کی محفل میں نیک مقاصد کے لیۓ حاضر ہو۔ تاکہ نورِ بصیرت، نورِ ایمان کی دولت نصیب ہو جاوے، مرشد کی صحبت میں حاضر ہو تو ان کی باتوں کی طرف متوجہ رہے اور اچھی طرح ان کو سمجھے، پہلے لوگ اولیاء اللہ صالحین کی طلب میں مشرق و مغرب کا چکر لگاتے تھے، وہ لوگ جلد دلوں کے حکیم بن جاتے تھے،

مگر آج کل لوگ ان بزرگوں سے نفرت کرتے ہیں، طریقت کا اصل لباس برائی سے پرہیز ہے، اگر دل کی زمین میں نرمی اور شفقت و رحمت ہے، تو تخم نکلے گا، اگر زمینِ دل سخت کلر اور شور ہے، تو یہ زمین ویران رہے گی، اس میں بیج ڈالنا گویا رقم کو ضائع کرنا ہے، ظاہری رزق کے لیۓ تو تو تکلیف اٹھاتا ہے، لیکن دل کی خوراک کے لیۓ تکلیف نہیں اٹھاتا یہ چاہتے

ہیں کہ ایسے ہی کسی تگ و دو کے بغیر ہی مل جائے بہت ہی مشکل حاصل کرنی ہے، جب ادب مکمل ہے وہ دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو گئے جس کو دنیا کی محبت راس آجائے اُسے محبتِ حق کہاں راس آتی ہے، جو گوبر کا کیڑا ہے وہ پھولوں میں جا کر نہیں ٹھہر سکتا۔ آپ کسی تھانیدار کے متعلق روزانہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں تو جب اسے پتہ چلے گا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ آپ کے خلاف ہو کر کسی مقدمہ میں پھنسا کر سزا دے گا، یہ تو دنیا کا چکر ہے، مگر ادھر دین کا معاملہ ہے جب مرشد کے خلاف بات ہوگی، تو صاف ظاہر ہے کہ تمام اولیاء کرام خلاف ہوں گے، پورا محکمہ خلاف ہو گا، مرید اپنے مرشد کے سامنے ایسے ہونا چاہیئے جیسے ایک خالی مکان کا ساکن اور معدوم و بے نشان ہو جائے، اس وقت گویا تیرے کان اس امر الٰہی کے علاوہ سننے سے بہرے تیری آنکھیں پٹی بندھی ہوئی دکھاری یا مادر زاد اندھی ہو جائیں، اور تیرے ہونٹ اس سے متعلق کچھ بولنے سے زخمی یا سوجے ہوئے ہوں اور تیری زبان کی یہ کیفیت ہو گو یا گونگی یا توتلی ہے، اور تیرے ہاتھ شل اور کسی چیز کو پکڑتے سے عاجز و لاچار ہیں، اور تیرے دونوں پاؤں زخمی جو امر الٰہی کے خلاف نہ چلیں اور تیری خواہشات نفسانی ختم ہو کر رہ جائیں، اور یوں معلوم ہو کہ پوری قوّت حقیقی راستہ پر مبنی ہوئی ہے، اور پیٹ کی یہ حالت ہو کہ تصوّر یار ہی سے بھرا رہے۔ اور کھانا کھانے کی کوئی خواہش نہ ہو عقل پر جنون طاری ہو جائے اور جسم مردہ کی طرح جسے قبر کی طرف اٹھا کر لے جایا جا رہا ہو،

مرشد کا تبرک فیض دیتا ہے

حضرت ابو ایوب کا مکان دو منزلہ تھا۔ انہوں نے بالائی منزل پیش کی لیکن آپؐ نے زائرین کی آسانی کے لیے نیچے کا حصّہ پسند فرمایا۔ ابو ایوب دو وقت آپ کی خدمت میں کھانا بھیجتے اور آپؐ جو تبرک چھوڑتے ابو ایوب اور اُن کی زوجہ کے حصّہ میں آتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کا جس جگہ نشان پڑا ہوتا ابو ایوب وہاں سے جلدی کھاتے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر اپنے عقیدت مندوں کو موئے مبارک عطا فرمائے جو زیادہ حضرت ابو طلحہ انصاری کے ہاتھ آئے۔ حضرت انس بن مالک کے پاس بھی موئے مبارک اور نعلین مبارک لکڑی کا پیالہ حضرت علی کے

پاس تلوار اسی طرح کسی کے پاس عصائے مبارک کسی کے پاس انگوٹھی کپڑے چمڑے کا تکیہ کاشانہ نبوت کے یہ نور کے ذرے تھے جو حضور پاکؐ کا پیالہ تھا اس پیالہ کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔ اس پیالہ میں اصحاب صفہ کھانا کھاتے تھے اور گرد بیٹھ جاتے تھے۔ مرشد کے دستِ مبارک سے فیض روحانی ملتا ہے۔ حضور پاک نے جس کھانے پر ختم شریف پڑھا اس کو تبرک بنایا اور اصحابہ کرام کو کھلایا تبرک میں برکت پڑی کہ اسّی آدمی کھانا کھا گئے جس جس چیز میں حضور پاکؐ نے ہاتھ ڈالا تبرک اور زیادہ ہو گیا یا لعاب دہن ڈالا تبرک ہوا اور زیادہ ہو گیا۔ سفر میں قدم فاصلے سمٹ گئے دودھ کے پیالہ میں برکت خشک چشموں کڑوے کنوؤں کو لعاب دہن ڈال کر ہرا اور میٹھا کر دیا۔ کم پانی میں آپ کلی کر دی پانی زیادہ ہو گیا۔ تمام لشکر پی گیا۔ تبرک ایک رحمتِ خاص ہے۔ حضور پاکؐ کا لباس مبارک میں یہ تاثیر ہے کہ اس کے اوڑھنے سے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر عجائباتِ غیب منکشف ہونے لگے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بزرگوں کے تبرکات سے خاص خاص فوائد کا حصول متوقع ہونا صحیح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ میں سے جب کوئی شخص انتقال کرتا تو اس کے کفن کے لیے یہ آرزو کی جاتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی کپڑا مل جائے چنانچہ جب عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کے فرزند نے جو مخلصین صحابہ میں سے تھا اپنے باپ کے کفن کے لیے حضور پاکؐ سے کپڑے کی درخواست کی تو آپؐ نے براہ کرم اپنا جامہ مبارک عطا فرمایا تاکہ بخشش ہو جائے۔ مرشد تبرک دے کر اپنے مرید کو غسل دیتا ہے۔ تازہ کرتا ہے نیا بناتا ہے۔ افعیینا بالخلق سے لیکر من خلق جدید ۔ پ۲۶ سورۃ ق آیۃ۱۵ ترجمہ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہہ میں ہیں۔ مرشد تبرک سے اپنے مرید کو زندہ کرے چاہے نظر قلب سے زندہ کرے چاہے نہ کرے۔ یہ اس کی

اپنی مرضی ہے، مرشد تبرک میں اپنا لعاب فضلا وغیرہ ہی کیوں نہ دے وہی عنایت سکون قلب ہے گو تم کو یہ فعل برا لگے۔ یہ الفاظ برے لگیں، لیکن حقیقت لکھ رہا ہوں، کتب علیکم سے ے کرو انتم لا تعلمون o پ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۱۶ ترجمہ:۔ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے، جو مرشد تبرک عنایت فرمائے آمین کرو اسی میں فائدہ ہے تبرک ظاہری دیا جائے، یا باطن میں دیا جائے، جو دیا جائے قبول کرو، انکار نہ کرو تبرک کلیوں اور غنچوں کی سگفتگی کا موجب ہے اسی تبرک سے قلب کھل جاتا ہے، اور توحید کے نغمات شروع ہو جاتے ہیں، روح مستفیض ہوتا ہے بعض بزرگوں کا فیض تبرک میں ہی ہوتا ہے، مرید کو موسم خزاں سے بچنا چاہیئے، مرشد کا تبرک آب زم زم کھڑے ہو کر مرشد کی طرف منہ کرکے یا پھر مرشد کے دربار کی طرف منہ کرکے تبرک استعمال کریں، موسم خزاں نفس امارہ کی طرف سے آتا ہے نفس کی مخالفت سے موسم بہار آتا ہے، مرشد کی نرم و سخت باتوں سے مرید کی پشت پناہی ہوتی ہے فرمان مرشد کو خوشی خوشی قبول کرنا چاہیئے، اولیاء کرام کی بات کو گوش ہوش سے سننا چاہیئے، جب تبرک کے ذریعہ سے روحانی پانی کا چھینٹا غفلت پر پڑتا ہے، تو ظاہری خیال کا دربار کے ختم ہو جاتے ہیں، مرشد کسی مرید کو تحفہ عنایت کرتا ہے وہ تبرک ہے، اگر وہ مرید تبرک کی قدر نہ کرے، لاپروائی برتے اسے ضائع کر دے تو وہ گنہگار ہوگا، مرشد کی عنایت پر مرید عید منائے تبرک ان بلبلوں کے لئے ہے، جو سلسلہ میں چہچہاتی ہیں، خالد بن ولید نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عدد موئے مبارک ایک چیز میں باندھ کر ایک پوٹلی میں رکھ کر اپنی دستار میں رکھے

ہوئے تھے اس تبرک سے ہر میدان جنگ میں فتح حاصل کرتا آیا تھا، مرشد پاک اگر ظاہر یا باطن بوسہ لیتا ہے، تو مرید سمجھے کہ ہمیں لعابِ دین کا تبرک ملا ہے وہ مرید خوش قسمت ہے اگر مرید مرشد کے ہاتھ کا بوسہ لیتا ہے تو وہ بھی تبرک ہے مرشد اپنے تھوک اور کلی کا تبرک عنایت کر سکتا ہے مرشد کی کلی کا پانی مرید کے لئے آبِ حیات ہے جب مرشد کپڑے کی صورت میں تبرک عنایت کریں پہلے مرشد کو سجدہ ریز ہو پھر کپڑے کو بوسہ دے جب خلافت نامہ عنایت ہو تو پہلے مرشد کو سجدہ پھر خلافت نامہ کو بوسہ دیں۔ مرشد کے دربار شریف آستانہ عالیہ شریف کی مٹی مرید اپنی قبر میں برائے بخشش رکھ سکتا ہے، تاکہ قبر میں اولیاء کی بھی آمد ہو پھر قبر نورٌ علیٰ نور ہو جائے جو لوگ بزرگانِ دین سے محبت رکھتے ہیں، وہ ضرور برکات و تبرک سے نوازے جاتے ہیں، تبرک میں چار چیزیں بلکہ ہر عنایت برکت ہے کھانے کی چیزیں کھڑے ہو کر استعمال کریں، آبِ زم زم سبیل کا پانی، وضو کا پانی، مرشد کی عنایت کوئی چیز ہو، حدیث مُسلم شریف میں روایت ہے،

حدیث ۱۰ باب ۲ ترجمہ:۔ ارکان اسلام میں ہے حضرت انسؓ کے پاس حضور پاک کی ایک چھڑی تھی، آپ نے وصیت کی تھی، اس چھڑی کو آپؓ کے ساتھ دفن کر دیا جائے اس چھڑی کو آپ کے کفن میں رکھ کر دفن کر دیا۔ یہ روحانی بات کی حقیقت ہے اس بارے میں سوال نہ کیا کرو، ارشادِ باری تعالیٰ ہے

یاایہا الذین امنو سے لیکر غفور حلیم ہ پ۷ سورۃ مائدہ آیت ۱۰۱

ترجمہ:۔ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے، تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی، اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے، تبرک کا قصد ہر صورت کرنا چاہیے، تاکہ مل جائے،

پہنانے کا حکم دیا۔ تاکہ بخشش ہو جائے مسلم جلد دوم حدیث ۲۰۶۳ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک چاندی کی ڈبیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک تھے، جب کسی کی آنکھ میں یا جسم کے اور حصہ میں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ پانی لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے بال منڈانے کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مبارک بال کر فرمایا انہیں لوگوں میں تقسیم کردو، ایک صحابی حضور پاک کی چادر شریف اپنے پاس رکھی جو عنایت ہوئی تھی، حضور پاکؐ کے بال ناخن اور کپڑے، ٹوپی، قمیص وغیرہ کو خاص سنبھال کر رکھتے تھے، جو ان کو حضور پاک سے عنایت فرمایا ہوا تبرک تھا، حجامت کے وقت اگر کوئی بال گر پڑتا تو اصحابہ اکرام ٹوٹ پڑتے اور اٹھا لیتے،

پارہ ۱۳ سورۃ یوسف ایت ۹۲ اذھبو سے لیکر اجمعین تک میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی، اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔ پارہ ۲ سورۃ بقرآیت ۲۴۸ وقال لھم سے لیکر کنتم مومنین اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا، اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی عنایت سے دلوں کا چین ہے، اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں، معزز موسیٰ علیہ السلام اور معزز ہارون کے ترکہ کی۔ جاتے لائیں گے اسے۔ فرشتے بے شک اس میں نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے حضرت موسیٰ اس صندوق کی برکت سے فائدہ اٹھاتے۔ اللہ کے رنگ میں رنگ جاہیئے،

پارہ ۱ سورۃ بقرایت ۱۳۸ صبغۃ اللہ سے لیکر عبدون ترجمہ ہم نے اللہ کا رنگ لے لیا۔ اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے ہم اسی کو رنگ کو پوجتے ہیں، عرس کے موقع پر آستانہ عالیہ سے بھائیوں کے دھکے لگیں

تو یہ عظیم تبرک ہے، یہاں کے دھکوں میں بڑی برکت ہے، ایلکہ دینے کا
شکریہ ادا کرنا چاہیئے یا اس کو کچھ نذرانہ پیش کرنا ضروری ہے، تبرک
ایک فیض ہے اسکی مثال اُکتا بلکہ جو مٹی پتھر پر پڑی ہوتی ہے وہ بھی
دھل جاتی ہے، پتھر کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے، اسی طرح زمینوں میں فرق
ہے بعض بارش سے اچھی فصل دیتی ہے، بعض بارش سے بیکار ہو جاتی ہے
اسی طرح لوگوں کے عقیدے ہیں، تبرک عقیدے کے مطابق کام کرتا
ہے، حدیث مسلم جلد سوم ۳ حدیث نمبر ۳۰۵

ترجمہ :- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے عقبہ کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف گئے اور ان کو نحر
کیا، پھر حجام بیٹھے ہوتے تھے، آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ کیا
اور اس نے دائیں جانب مونڈ دی - جو لوگ قریب بیٹھے تھے، آپ نے ان میں
وہ بال تقسیم کر دیئے، پھر آپ نے فرمایا دوسری جانب مونڈ دو اور کہا ابو طلحہؓ
کہاں ہیں اور وہ انکو دے دیئے، حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی ٹوپی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک بال رکھا ہوا تھا وہ جب بھی کسی جنگ میں
جاتے اس موئے مبارک کی برکت سے فتح نصرت حاصل کرتے جنگ یمامہ
میں ٹوپی گر گئی تو وہ فوراً اس کی طرف جھپٹے ان کے ساتھیوں نے تعجب کیا کہ
ایک ٹوپی کے لئے اتنا خطرہ مول لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا
میں اس ٹوپی کی قیمت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا، لیکن مجھے یہ بات ناپسند تھی
کہ یہ ٹوپی مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
موئے مبارک ہے، آپ نے اپنے بال اپنے صحاب میں اس لئے تقسیم کئے
تاکہ آپ کے بعد صحابہ میں آپ کی برکت باقی رہے اور انہیں آپ کی یاد
آتی رہے اور اس سے آپ نے اپنی وفات کے قریب اور اپنی رفاقت
کے زمانہ کے اختتام کی طرف اشارہ کیا اور ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ

کو آپ نے اسی لئے بال تقسیم کرنے کے لئے فرمایا تھا، کیونکہ آپؐ کی قبر مبارک انہوں نے ہی کھود کر لحد بنائی تھی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے جسم سے نکلا ہوا خون پیا۔ ان میں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام فصلا لگانے والے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر نے بھی خون پیا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی خون پیا، دار قطنی، طبرانی، ابو نعیم نے روایت کی ہے حضرت ام ایمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا، ابو رافع کی بیوی سلمیٰ نے حضورؐ پاک کے غسل سے گرے پانی کو پی لیا۔ حضور پاکؐ نے فرمایا۔ تیرے پر دوزخ کی آگ حرام ہے، حضور پاک کے بال کو پانی میں بھگو کر پی لیتے تو بیماری جاتی تھی، حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے رسول کریمؐ کے کچھ بال اور ناخن مبارک منگوائے اور وصیّت کی کہ یہ میرے کفن میں دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، مرشد کا تبرک دیا ہوا اکثر اصحابہ کرام نے موت کے وقت اپنی قبر میں ساتھ لیجانے کا حکم دیا، عقیدت کی دولت کس کس کے پاس ہوتی ہے جب آپ کی کوئی نشانی کی زیارت کرتے سے پہلے ہی باوضو درود شریف کثرت سے پڑھتے۔ کنز العمال صفحہ ۲۷۶ میں ہے، سرکار دو عالم کا ارشاد ہے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی۔ اس پر جنت حرام ہے،

پارہ ۱۵ - وَاِن مِن شئ اِلا یسبح بحمدہ ولٰکن لا تفقھون تسبیحھم ہ ترجمہ:۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس کی تعریف کے ساتھ، لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں، بزرگان کے تبرکات کی تعظیم کرنا ان سے نفع و برکت حاصل کرنا چاہیئے بیہقی کی حدیث میں عبد اللہ بن انس رضؓ سے روایت ہے، حضور پاک نے خوش ہو کر عبداللہ بن انسؓ کو اپنا عصاء عطا فرمایا، ارشاد فرمایا کہ اس عصاء کو اپنے پاس رکھو۔ یہ قیامت میں تیرے میرے درمیان نشا

ہے اس عصا کو پہلے سرکار دو عالم ﷺ اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے حضرت عبداللہ بن انس رضہ اس عصاء مبارک کو کپڑا پہنا کر رکھ دیا اور فرمایا کہ میرے مرنے پر میرے ساتھ اس عصا کو دفنا دینا تاکہ بخشش ہو جائے اس کی تابع داری کی تو آپ سرکار اپنے بعض بیمار لوگوں کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالتے۔

حدیث مسلم ۳۴۳ میں ہے شرح صحیح مسلم صفحہ ۴۶۳ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت جابر رضہ کی عیادت کے لئے گئے، وہ بے ہوش تھے، آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی حضرت جابر رضہ پر ڈالا۔ وہ ہوش میں آگئے، صالحین کی استعمال شدہ اشیاء تبرک ہے اس سے برکت حاصل ہوتی ہے، نذر پوری کرنے پر تبرک کے امید ہو سکتے ہیں، ج = ۲۹

مرشد سے تبرک اس کو ملتا ہے، جس نے ہر آسانی دشواری خوشی نا خوشی امرما نا ہو۔ آپ کی اطاعت کی ہو، اپنے آپ کو چھوڑ کر شیخ میں فنا ہو جائے،

مرشد جس جگہ چاہیں قیام کریں

حضور پاکؐ نے ایوب انصاری کے مکان میں سات مہینے تک قیام فرمایا۔ جس نے بھی عشق کیا وہ پاک دامن رہا۔ اور وفات پائی وہ شہید ہوا لوگ عالم شوق میں استقبال کو نکلے یہاں تک کر پردہ نشینانِ حرم بھی جوش میں گھروں سے نکل پڑیں عورتیں شعر گاتیں نکلیں اللہ کی محبت میں کھانا کھلاؤ کسی سے محبت کرو تو اچھا ہے،

والطعمون سے لیکر ویتیماً واسیرہ پ ۲۹ سورۃ دہر آیت ۸

ترجمہ:۔ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو، خیر و شر حق و باطل اور ظلم و انصاف جب باہم ٹکراتے ہیں، تو بالآخر خیر کو شر پر حق کو باطل پر نور کو ظلمت پر انصاف کو ظلم پر فتح حاصل ہوتی ہے ۔ حضور پاک ﷺ کے ظاہری وجود نہ ہونے پر اصحابہ کرام جب مدینہ شریف کی گلیوں سے گزرتے تو ان کی آنکھیں اشک آلود ہو جاتی تھیں مسلمان چونکہ خود حسین ہے اس لئے حسن پسند اور حسن پرست ہے، اس لئے وہ ساری کائنات کو اسی زاویئے سے دیکھتا ہے، اور اہل کائنات کو انہیں حسین جلووں کا متوالا بنانا چاہتا ہے جس کا وہ خود مشتاق اور اسیر ہے حسین مسلمان کی حسن پسند طبیعت اور حسن پرور فکر کا تقاضا ہے۔ مرشد کے فرمان میں سینکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، مرید زندگی بھر اپنے مرشد سے آنکھ ملا کر بات نہ کرے ایسی جرأت عقیدہ خراب کرتی ہے۔

فنا بیس برس بعد ہوتی ہے

فنا سات قسم کی ہے، اوّل فنا فی الشیخ دوم فنا فی الرسول سوم فنا فی اللہ اسی طرح سات فنا ہیں اور فی فنا کے لئے سات سال درکار ہیں، چونکہ

حفظِ مراتب چھ ہیں، ساتویں جگہ انسان کامل ہے ہر مراتب میں سات سال کی ضرورت ہے، گویا کہ ایک فنا میں سات سال لگے، اسطرح ۴۹ سال کے بعد بقا باللہ یہ پہلا درجہ انسان ہونے کا ہے، یہاں ولایت کی ابتداء ہے، جب لوگ اس نفس محبتِ الہیٰ کے زینے پر چڑھتے ہیں تو مخلوق انہیں طرح طرح کی تکلیف پہنچاتی ہے اس پریشانی میں جو ثابت قدم رہا۔ وہ کامیاب ہو گیا، یہ آگ کا تالاب ہے ہر طرف سے آگ ہے۔ اگر ڈر گیا تو ناکام رہا۔

بیعت ہوئے کو ۱۲ برس ہو جائیں تو شعور صحیح ہوتا ہے، شہرت سے بچاؤ مخلوق سے کناؤ شروع جس مرید کا قلب اپنے مرشد کے خلاف ہے وہ قلب کبھی روحانیت سے بہرہ نہیں سکتا اگر مرید کی آنکھ مرشد کو دیکھنا گوارہ

نہیں کرتی تو وہ آنکھ اندھی ہے ان میں ولایت نہیں آسکتی مرشد کا باطنی لباس وہ پہن سکتا ہے، یعنی ذکر فکر کر سکتا ہے جس کی ارادت مضبوط ہے جس کی ارادت کمزور ہے ذکر فکر اس کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جو باطن کا لباس پہن سکتا ہے وہ ظاہر کا لباس بھی پہن سکتا ہے یہ بات اس وقت تک نہیں بتائی جا سکتی جب تک اس قابل نہ ہو کہ مخلوق سے کناڑہ کرے خالق سے رشتہ قائم کرلے،

ہر زمانہ اپنی ضروریات اور اپنے موسمی امراض کے لحاظ سے کسی طبیب مرشد خاص کا محتاج ہوتا ہے، پہلے شناسائی ہوتی ہے، پھر سلسلہ کلام شروع ہوتا ہے جب کوئی کسی سے باتیں کرتا ہے، پہلے اپنے ذہن کو اس کی جانب منتقل کرتا ہے، پھر اس سے کلام کرتا ہے، مریض جب تک ظاہری باطنی نجاست ہے، ان تمام نجاستوں سے کلی طور پر پاک نہیں ہوتا تب تک راحت نہیں تجلیاتِ الہیٰ کا انکشافات نہیں طالب حق پر

اوقات خاص میں غلبہ طاری ہوتا ہے، اس وقت کو مرید بہت غنیمت سمجھے، کوئی بڑا چھوٹے کو انعام دے اور چھوٹا انعام کی قدر نہ کرے اسے ضائع کردے، انعام دینے والا اس ناقدری پر ناراض ہوتا ہے، اور آئندہ کے لئے انعام دینا بند کر دیتا ہے مرید اپنے مرشد پاک کو ایک نازک مزاج مہمان سمجھے ناراض ہونے کے بعد شاید ساری عمر تمہارے گھر نہ آئے وقت کو سنبھالنا مرید کا کام ہے، تجلّیات کا وقت آتا ہی رہتا ہے جو باتیں فہم میں رکھ کر اس فانی جہان سے جاؤگے، وہی آگے حافظہ کے صندوق میں محفوظ تھیں وہی سامنے آتی جائیں گی، اپنے مرشد سے ان کی کے حسین کی بھیک مانگ لو، اگر مل جائے تو غنیمت ہے۔

اگر انسانی زندگی میں یونہی حوصلہ ہار بیٹھے تو پھر اسکے لئے زندہ رہنا مشکل ہو جائیگا کیونکہ زندگی تو نام ہے نشیب و فراز کا کامیابی اور ناکامی کا زندگی کیساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے پھر انسان ناکامی سے کیوں گھبرائے اور حوصلہ ہار کر کیوں بیٹھ جائے ہمت نہ ہارنی چاہیئے، موسم ہمیشہ سدا بہار چمن نہیں رہتا ہے،

نماز

درستگی صرف کلمہ طیبہ سے ہوتی ہے۔ مُرشد کے طریقہ کو اپنا کر ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ نفس کی پرورش کرنے میں روح کی ہلاکت ہے۔ نفس میں سات عیب ہیں۔

1: خود پسندی — 2: غرور و ریاکاری

3: غصّہ — 4: حسد

5: مال کی محبت — 6: عزّت کی خواہش وجاہت ہیں۔

دو ہی رکعت نماز ہے کثرت کو حکم ہے۔ کہ اپنی وحدت کی تلاش کرو۔ وحدت پانے کے لئے اپنی پہچان کریں۔ دو جہان ہیں۔ ایک دنیا ہے۔ دوسرا دین ہے۔ ایک فانی ہے۔ دوسرا بقا ہے۔ (دوسرا باقی ہے۔) دو سانس کا یہ جہان انسان پُتلا ہے۔ انسان کی ذات صفت کے ساتھ قائم ہے۔ دو سانس کے ساتھ نفی اثبات کا ذکر کرنا ہے۔ دونوں سانس ہر وقت دوگانہ نماز پر قائم ہیں۔ جو انسان دونوں سانسوں کے ساتھ مرشد کا ذکر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ مسجد اقصیٰ کا مرتبہ ولیاں میں پاتا ہے۔ تمام ولی اس جسم میں آکر بیٹھتے ہیں جب باطن کی ایسی محفلیں ہونی شروع ہوں گی۔ تو پھر نماز قلب حضور ہو گی۔ پھر دونوں جہان دنیا و دین میں ہر طرف اللہ تعالےٰ ہی نظر آئے گا۔ صرف معنوں میں فرق نہیں۔ بلکہ لفظوں میں ہے۔ رحمت۔ فضل۔ فیض یہ تینوں لفظوں کے معنے تو ایک ہیں۔ لیکن لفظ اور طرح سے ادا کیے جائیں گے۔ ظاہر انسان کے باطن کو چھپاتا ہے۔ جب تک ملاقات نہ ہو۔ قلب کے حضور نماز نہیں ہوتی۔ چونکہ ارشاد ہے۔

الصلوٰۃ معراج المومنین ہ

جب تک تزکیہ نفس نہیں۔ قلب صاف نہیں۔ اگر قلب صاف نہیں تو

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ملتے۔ حضور نہ ملیں تو نماز کی جماعت نہیں ملتی۔ جماعت نہ ملی تو معراج نہیں۔ جب معراج نہ ہو تو رحمت کیسے مل سکتی ہے۔ جماعت کی حاضری لگی نہیں۔ لبیک کہا نہیں تو کیا معلوم کہ عبادت قبول ہوئی کہ نہیں جبکہ نام بلایا نہیں گیا۔ حاضری لگی نہیں اس لئے جسم کے تمام جوڑوں کو خباثت سے پاک صاف کریں۔ جو غیر خیال دل میں آئے۔ فانی کرو صرف اللہ ہی کا نام دل میں رہے۔ جب دل صاف ہو گیا تو پھر مسجد اقصیٰ نظر آئے گی۔ پھر سرور عالمؐ وہاں امامت کرتے نظر آئیں گے۔ وضو کے بغیر ہم مسجد میں جا نہیں سکتے۔ جب مسجد میں جا نہیں سکتے تو وضو کے بغیر نماز ادا کرنی بُت پرستی ہے۔ یعنی گناہ ہے۔ نماز میں جو جو وہم و دلیل تشریف لائیں۔ وہی معبود اسی کے ہیں۔ ان کا وہ پردا ہے۔ منہ سے اللہ کہنا لیکن دل بیوی بچوں کی طرف جب نماز میں کھڑا ہو۔ زبان الحمد للہ دل گھر کے کام اور بیوی بچوں کی خدمت کرتا ہے۔ یہی بُت پرستی ہے۔ منہ سے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہے۔ لیکن دل تو بڑے چھوٹے بچوں کو بڑے بت بناتا ہے۔ جب دل نماز کی طرف ہے۔ تو نماز کیسے نہ ہوگی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح اپنے پرندے بُت توڑے تھے تو ہم بھی تو ملتِ ابراہیمی رکھتے ہیں۔ لیکن بُت نہیں توڑتے۔ لالچ۔ لوبھ سنگار وغیرہ بُت ہیں۔ کعبہ جسم ہے۔ انسان کا حضرت خلیل علیہ السلام کی طرح ہم بت خانہ گرائیں گے۔ تو بات بنے گی۔ انسان کا جسم برتن ہے اس کو صاف ستھرا کرنا ہے۔ جسم ایک پیالہ ہے۔ اس کو صاف کر کے مرشد کے پاس جانا چاہیئے پھر مُرشد اس کو شرابِ توحید سے بھر دیں گے۔ پھر دل نورِ الٰہی میں ڈوبا رہے گا۔ جب اپنی وحدت پاؤ گے تو لات منات عُزّا

کعبوں یعنی دو تُنے نظر آئیں گے۔ جس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خانہ کعبہ سے بُت گرائے تھے۔ اس کعبے سے بُت نکالنے بہت مُشکل ہیں۔ مُشکل کو آسان کر کے دل نور اللہ ہوتا ہے۔ پھر تمام جسم نُور ہوتا ہے۔ کعبہ بن جاتا ہے۔ ہر طرف سے خلقت آتی ہے اور سجدہ سجود کرتی ہے۔ جب حضور نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ سے خانہ کعبہ یعنی جسم سے بُت پرستی ختم کی تو پھر حوضِ کوثر پینا شروع کیا۔ ظاہر میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے لیکن باطن میں دل بُت پرستی کرتا ہے۔ ساری عمر شرک و نفاق میں گزارتے ہیں لیکن پھر بھی اسلامی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ دل ایمان لے آئے گا پھر ہر سانس کے ساتھ نماز لاگو ہوگی۔ اپنے اصلے کی طرف آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ روح جسم کو جانتی ہے۔ اور جسم اس کا واقف نہیں۔ صفت چھوڑ کر ذات کی طرف جانا۔ اپنی ذات کی طرف جاتا ہے۔ اپنی ذات چھوڑ کر دوسری ذات کی طرف مت جائیں۔ یعنی دوسرا مُرشد نہیں پکڑ سکتے۔ امام کی آنکھ روشن ہونی چاہیئے۔ جب، دل روشن نہیں تو نماز تسلی بخش نہیں اگر آنکھ روشن ہو۔ لیکن دل اندھا ہو تب بھی نہیں۔ جس کا دِل اندھا ہے۔ وہ خواہ کتنا بڑا عالم فاضل کیوں نہ ہو۔ مگر اس سے وہ جاہل بہتر ہے۔ جو دل کا کامل ہو۔ جو اندھا ہو وہ گندی نالی میں گر سکتا ہے۔ پاکی پلیدی کا کوئی پتہ نہیں۔ دل روشن ہو جائے بغیر ہرگز پرہیز ہونا ناممکن ہے۔ ظاہر کا اندھا جس طرح نالی میں گرتا ہے۔ اسی طرح باطن کا اندھا پلیدی میں غسل کرتا ہے۔ ظاہری پلیدی پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔

لیکن باطنی پلیدی صرف مرشد ہی دھوتا ہے۔ چونکہ دھوبی کپڑوں کو صاف کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ ظاہری پلیدی کی بدبو بیس قدموں تک

آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی صفتیں ہیں۔ دو میں منقسم ہیں صفت جلالی اور صفت جمالی۔ مثلاً قہار۔ جبار

صفت اول : یعنی جلالی سے متعلق ہے اور رحیم و کریم۔ منان۔ حنان غفور۔ شکور۔ یہ صفت دوم یعنی صفت جمالی سے متعلق ہے۔ ان دونوں صفتوں کے تقاضے بھی الگ الگ ہیں۔ صفت جمالیہ کا تقاضہ محبت ہے صفت جلالیہ کا تقاضا حکومت ہے۔ حدیث شریف ہے۔

الصلوٰۃ معراج المومنین

ترجمہ : نماز مومن کے لیے معراج ہے

نماز کا معنی دعا۔ درخواست التجا۔ یاد۔ ذکر ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ اعلیٰ میں ارشاد ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ

ترجمہ : بے شک کامیاب ہوا۔ وہ جس نے پاکی حاصل کی اور خدا کا نام یاد کیا پس نماز پڑھی۔ سورۃ قٓ میں ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ ؕ

ترجمہ : بے شک نماز تمام برائیوں کو دور کرتی ہے۔ اور سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ؕ

ترجمہ : اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح پڑھ آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے کچھ وقت میں تسبیح پڑھ اور دن کے کناروں میں۔

قرآن پاک کی سورۃ صٓفت میں آیا ہے۔

أَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ترجمہ: اے ابراہیم! تُو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیں گے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝

ترجمہ: کہہ دیجئے اللہ نے سچ فرمایا تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو۔ یہ پاک ہے ابراہیم مُشرک نہیں تھے۔ اللہ کے لئے لوگوں پر حج ہے جو اس کی طاقت رکھتے ہوں۔ اور پھر اعمال و کردار کو خالصتًا توجہ اللہ سمجھ کر اُن کی تکمیل و تعمیل کو محض خوشنودیٔ محبوب سمجھنا۔ شیوہ عاشقی و طالب ہے۔ اسی لئے قرآن فرماتا ہے۔ سورۃ انعام میں ارشاد ہے۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی میرا جینا میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا۔ میں پہلا فرماں بردار ہوں۔ سورۃ حج میں ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۝

ترجمہ: اللہ کے لئے جہاد کا حق ادا کرو۔

حقیقت میں عبادت کا مغز اور محبت کا پُورا ثبوت اسی سے مِل سکتا ہے۔ دُنیا میں جان سے بڑھ کر انسان کو کوئی عزیز نہیں اس کی حفاظت و سلامتی کے لئے ہمہ وقت کوشش

کرتا رہتا ہے۔ جس شخص کو مُرشد کا قُرب حاصل ہو جائے اور قلب چل پڑے تو اس کو درود و وظائف ذکر و فکر اور اعضائی عمل کی طرف متوجہ ہونا گناہ ہے فقیر بمنزلہ بادشاہ کے ہیں۔ بادشاہ کو عدل سے کام ہے نہ کہ محبت و شفقت سے واسطہ ہے۔ جس کی زبان بمنزلہ وحی ہو۔ اسے قُرب الٰہی سے پیغام آتے جاتے ہیں۔ جب انسان فقر کے مقام پر پہنچتا ہے۔ لوگ مُرید ہوتے ہیں۔ رقص کرتے ہیں۔ ان کو لوگ دیوانہ اور خبطی وغیرہ کا خطاب دیتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت و معرفت کے اندھے اسے نہیں جانتے۔ وہ بے عقل حیوان ہیں۔ مُرید کی بابت معلوم ہونا چاہیئے کہ آیا یہ محمود ہے یا مقصود ہے۔ مردود ہے یا مُرتد بلا یہ یہ ہے جس کا مُرشد کمزور ہو گا یا خود نا اہل ہو گا۔ جاہل آدمی فقر شروع کرے گا تو آخر کار مجنوں و پریشان ہو کر رجعت کھا کر دیوانہ اور کافر بن جائے گا۔ ذکرِ جلی عام چراغ کی طرح ہے۔ ذکر باطن یعنی خفی آفتاب کی طرح ہے۔ ذکر جلی دودھ ہے۔ تو ذکر خفی گھی ہے۔ ذکر جلی بدن ہے۔ ذکر خفی روح ہے ذکر جلی زراعت ہے۔ تو ذکر خفی غلّہ ہے ذکر جلی میں سالہا سال محنت و مشقّت کرے لیکن ذکر خفی میں بہت جلدی مقام ربوبیّت حاصل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ مرشد کامل ہو۔ پس جب مرشد ہدایت دست بیعت کرے تو ذکر فکر کی تلقین کرے تو تہ دل سے قبول کرے۔ ذکر خفی سے عقلِ کُل پیدا ہوتی ہے قلبِ سلیم پیدا ہوتا ہے نفسانی عقل دنیا کی طلب کرتی ہے۔ دِلی عقل باطنی معرفت کی طالب ہوتی ہے۔ روحی عقل ناشائستہ افعال سے روکتی ہے۔ خیالی عقل اسرارِ الٰہی سے مشرف کرتا ہے۔ جو برتن میں ہوتا ہے۔ وُہی اس سے ٹپکتا ہے۔ مُرشد مثل چہرہ دیکھنے والے آئینہ کے ہیں جس طرح آئینے میں سے ہر رنگ خواہ سیاہ یا سُرخ دکھائی دیتا ہے۔ مُرشد صراف کی طرح ہے۔ سونے چاندی کو پرکھ لیتے ہیں ایمان یا اعتقاد ہے۔ اغنیاء بادیدار ہے اور دیدار قلب بیدار ہے۔ معرفت کافی

قسم کی ہے۔ معرفتِ قلب، معرفت نفس۔ معرفت روح۔ معرفت سر۔ معرفت خلق
معرفتِ شیطان۔ معرفتِ جنونیت معرفتِ فرشتگان مؤکل معرفتِ ذکر و فکر
معرفت درود و وظائف فنا فی اللہ معرفت فنا فی محمد معرفت فنا فی الشیخ ہزاروں کتابوں
کے سارے احوال مُرشد کے قال کے ایک نقطہ میں آجاتے ہیں۔ مرید کے لئے
کیمیا معرفت حاصل کرنا فرض عین ہے۔ اسی طرح حاصل کرنے کے بعد چھوڑ دینا بھی
فرض عین ہے۔ جو معرفت کے بارے میں لکھا ہے۔ اتنی ہی قسم کا تصور ہے۔ تصورِ مُرشد
تمام اعضاؤں میں اسی طرح مل جائے۔ جیسے دودھ میں پانی مل جاتا ہے۔ تصور سے
راستے کی محبت، ذکر، فکر، ذوق، شوق، مراقبہ توجہ مکاشفہ معرفت توحید سب کچھ دیدار
کی خاطر ہے۔ دُنیا کا طالب ہیجڑا نامراد۔ باطن کا طالب عورت اور معرفت کا طالب مرد ہے
لیکن اپنے آپ کو صغیرہ کبیرہ گناہوں سے بچانا سخت مُشکل ہے۔ یہ پیاسا پانی پیتا ہے
اور بھوکا کھانا کھاتا ہے اور عاشق سر فدا کرتا ہے۔ طالب مولا کا پیاسا دریائے معرفت
کو مُستقلی سے پلاتا ہے۔ اور طلب مولا کا بھوکا اپنا خُونِ جگر پیتا ہے۔ جو مُرشد کے
فرمان کے مطابق اپنے آپ میں سفر نہیں کرتا۔ اللہ تعالٰی اسی کو ظاہری سفر میں مُبتلا
کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ جو اپنے آپ میں ذکر و فکر کے مراقبہ سے اور مجاہدہ و تصورِ شیخ سے
باطن کے اندر نہیں جاتا وہ اس آیت کو نہیں سمجھتا۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○

ترجمہ: میں بیچ تمہارے نفسوں کے ہوں۔

کیا تم نہیں دیکھتے اپنے دل میں مجھ کو نہیں پاتا جو سفرِ باطن اختیار نہیں کرتا وہ
منزل سے دُور ہے۔ دُور رہنے والا فضول بھٹکنے والا ہے۔ نماز و تسبیح اور زُہد و تقوی
میں جس کا تعلق جسم سے ہے جس کا رُوح سے تعلق ہے وہ باطنی کشف ہے۔ عاشقوں
کی نماز اپنے وجود کو عدم کرنا اور جاہلوں کی نماز رکوع و سجود ہے۔ درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔

آنکھوں کو اندھی بنالو تاکہ لوگوں کے عیب نہ دیکھے کانوں کو بہرہ کرلے اور زبان کو گونگی کرلے۔ پاؤں لنگڑے کرلے۔ ان باتوں کی صلاحیت آدمی میں ہوتی ہے۔ جب صلاحیت پکڑ جاتا ہے تو آدمی کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ جب دِل میں خطرات آنے شروع ہوتے ہیں۔ جو دِل کو سیاہ کرتے ہیں۔ صرف حق تعالیٰ کا اندیشہ دل کو سیاہ نہیں کرتا۔ جب دل سیاہ ہوجاتا ہے تو گویا مُردہ ہوجاتا ہے۔ جیساکہ جس زمین میں کلر شور زیادہ ہوجائے وہ بیج قبول نہیں کرتی اور کہتے ہیں کہ یہ زمین مُردہ ہے۔ اسی طرح دِل سے ذِکر فکر نہ کیاجائے تو اس دِل پر دیو پری غالب آجاتے ہیں۔ پس جو دِل دیو پری کی نشست گاہ ہے۔ وہ مُردہ ہے۔

تمت

"انسان اوّل، آخر انسان ہے۔ خطا ونسیان اسی کا خمیر ہے۔ کسی کو اب تک جو غلطی معلوم ہوئی ہے وہ ضرور مجھے مطلع فرماکر ممنونِ کرم کریں۔ اگر چھاپہ کے اغلاط اور سہو کے چند مسامحات رہ گئے ہیں تو ناراضگی معاف فرمائیں۔ آخر میں پاک پروردگار کی بارگاہِ عالی میں دُعا ہے کہ وہ میری خطاء ونسیان سے درگزر فرماکر اس خدمت کو قبولیت کا شرف بخشے اور مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفید فرماکر اس گنہگار کے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ مصنّف کے لئے توشۂ آخرت و مغفرت اور رحمت اور خدمتِ دین کی توفیق دے۔ ایمان پر خاتمہ فرما اور دارین کی نعمتیں اور سعادتیں میرے مقدّر میں کردے۔"

مصنف کی کتابیں

- ★ صحیفۃ السالکین
- ★ خطوط سالکان
- ★ ولائیت صغریٰ کی معراج
- ★ صحیفۃ الذاکرین
- ★ سیرتِ مریدین
- ★ صحیفۃ العاشقین
- ★ سمط الشامہ

(زیرِ طبع)

- ★ مقصدِ حیات جلد سوم
- ★ صحیفہ العارفین
- ★ جواہر خمسہ

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ فیضان نقیب مدینہ کالونی

نقیبی روڈ سوئی گیس لائن ○ مانانوالہ ○ ضلع شیخوپورہ